بدھ دیو جی کی سوانح عمری

اور

بودھ دھرم کا بیان

چوتھا حصہ

جس میں

بودھ سنگھ ۔ بودھ دھرم شاستر ۔ عیسائی مذہب اور بودھ مذہب میں مشابہت ۔ بودھ مذہب کا اصلی صورت پر قائم نہ رہنا اور مختلف صورتیں قبول کرنا ۔ بودھ دھرم کا عروج و زوال مع نتیجہ بحث درج ہیں

مؤلفہ

شردھے پرکاش دیو جی پرچارک برامھ دھرم

براہمھ سمت ۸۲ ——✻—— اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع

مطبوعہ نول کشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور

اشاعت اول (جلد ۱۰۰۰) قیمت فی [illegible]

ضروری التماس

میری عین خواہش تھی کہ یہ کتاب ۱۹۱۰ء میں ہی چھپکر منظور نظر ناظرین ہوتی چنانچہ اُسوقت اس کا دیباچہ تیار ہوکر چھپ بھی گیا تھا لیکن مجھے نہایت افسوس ہے کہ مختلف ناموافق حالات کیوجہ سے سال گزشتہ میں یہ ارادہ پورا نہ ہوسکا۔ اب ایشور کی کرپا سے یہ کتاب مکمل ہوکر ہدیہ ناظرین ہوتی ہے امید ہے کہ شایقین اسکے مطالعہ سے مستفیض ہونگے۔

لاہور
اکتوبر ۱۹۱۱ء

پرکاش دیو

فہرست مضامین

دیباچہ

اس کتاب کا پہلا حصہ جس میں بُدھ دیو جی کی پیدایش سے لیکر سادھنا اور سدھی تک کے حالات چھ ابواب میں درج ہیں پہلی مرتبہ بماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء اور دوسری مرتبہ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء اور دوسرا حصہ جس میں دھرم پرچار آخری وقت اور بودھ دھرم تین ابواب ہیں پہلی مرتبہ ماہ مئی سنہ ۱۹۰۲ء اور دوسری مرتبہ مئی سنہ ۱۹۰۸ء ۔ اور تیسرا حصہ جس میں مضامین متعلقہ بودھ اخلاق ۔ بودھ کہانیاں اور تمثیلیں درج ہیں بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء ہدیہ ناظرین ہوا تھا جس کا دیباچہ لکھتے وقت میں نے عرض کی تھی کہ اگر راقم کی صحت اور حالات زندگی نے اجازت دی تو چوتھا حصہ بھی جس میں بودھ سنگھ اور سماج کی ساخت و قواعد۔ (۲) بودھ مذہب کی کتب مقدسہ و پالی زبان (۳) عیسائی مذہب اور بودھ مذہب میں مشابہت (۴) بودھ دھرم کا اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہ کر مختلف صورتیں اختیار کرنا (۵) تے بیجیہ سُت (تری بدیا سوتر) (۶) بودھ دھرم کا عروج و زوال مضامین درج ہونگے جلد شائع کیا جائیگا اور تب یہ کتاب بُدھ دیو جی کی سوانح عمری اور اقوال و مذہب پر حاوی ہو کر بالکل مکمل ہو جائے گی ۔

لیکن مجھے نہایت افسوس ہے کہ میری صحت اور دیگر حالات زندگی نے مجھے اجازت نہ دی کہ یہ کتاب حسب وعدہ جلد ہدیہ ناظرین کرسکتا۔ خاص کر پچھلے تین سالوں سے میری صحت اس قدر خراب رہی کہ ذیابطیس کے بڑھ جانے کی وجہ سے کاربنکلوں کا سلسلہ شروع ہوگیا اور پچھلے سال تو خاصکر پانچ چھ مہینہ کے عرصہ میں یکے بعد دیگرے پانچ کاربنکل نمودار ہوئے اور اُن میں ایک اس قدر مہلک تھا کہ میری زندگی کی کچھ امید نہ رہی تھی لیکن پرماتما کو یہ منظور تھا کہ اس ناچیز زندگی کے ذریعہ کچھ اور عرصہ تک میرے ہموطنوں کی کچھ روحانی خدمت ہوسکے اسی واسطے یہ وجود جس کے لئے میں اُنکا شکر گزار ہوں قائم رہا اگرچہ میں جس صورت سے اس کتاب کو پبلک میں پیش کرنا چاہتا تھا اتنا تو مجھ سے نہیں ہوسکا لیکن اِس خیال سے کہ موجودہ حالت مرض میں میری صحت اور زندگی کا کم اعتبار ہے اب زیادہ دیر کرنا مناسب نہیں یہ چوتھا حصہ ہدیہ ناظرین ہوتا ہے اگر اِس کتاب کے مطالعہ سے میرے ہموطن بودھ دھرم کے عقاید وغیرہ کے متعلق صحیح علم اور واقفیت حاصل کرسکیں تو میں اپنی محنت اور کوشش کو سُپھل سمجھونگا چونکہ اب یہ کتاب مکمل ہوتی ہے اِس واسطے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بودھ دھرم کی ایشور (خدا) پرلوک (عاقبت) اور روح وغیرہ کے متعلق کیا تعلیم ہے اور براہمہ دھرم اور ویدانت کے ساتھ اُس کا کیا تعلق ہے اِس امر پر پوری روشنی ڈالی جائے +

بودھ دھرم میں سب سے مقدم سادھن کو خیال کیا گیا ہے۔ اور اسی پر سب سے زیادہ زور بھی دیا گیا ہے۔ اِس میں بھجن کیرتن وغیرہ

کا کوئی طریق نہیں ۔ بودھ دھرم کی تعلیم یہ ہے ۔ کہ آتم پُربھاؤ یعنی اپنی طاقت اور کوشش کے ذریعہ اپنے حواسوں پر تصرف حاصل کر کے اپنے دِل سے دویش (عداوت) ۔ ہنسا (حسد) کام (شہوت) ۔ کرودھ (غصہ) ۔ لوبھ (لالچ) ۔ موہ (گرویدگی) کو دور کر کے مکتی (نجات) حاصل کرو ۔ تب تم سِدّھی حاصل کر سکو گے ۔

اپنی تدبیر اور کوشش ہی ہماری مُکتی کا ایک ذریعہ ہے ۔ ہماری مکتی ہمارے اپنے اختیار میں ہے ۔ اپنی کوشش سے ہی اِس نہایت خوفناک بھوساگر سے پار ہونا ہوگا ۔ بُدھ دیوجی کے بستر مرگ کے آخری الفاظ اُن کی اس غیر معمولی بہادری ۔ استقلال ۔ حوصلے اور آتم نِربھر کا پورا پورا ثبوت دیتے ہیں ۔ اُنھوں نے اُس نازک وقت میں اپنے پیارے شاگرد آنند کو مخاطب کر کے کہا ۔ "بھائی آنند ! میری زندگی کے اسّی برس پورے ہوئے ۔ اب میرا یہ سفر ختم ہوا ۔ اب میں یہاں سے رخصت ہوتا ہوں ۔ دیکھو ۔ میں آتم نِربھر کے ذریعہ بیخوفی اور دِلی اطمینان کے ساتھ جا رہا ہوں ۔ تُم کو چاہیئے کہ تم مضبوط عہد کرو ۔ تم بھی اپنے اوپر بھروسہ کرنا سیکھو ۔ تُم اپنے چراغ آپ بنو ۔ اور خود ہی اپنی پشت و پناہ ہو ۔ راستی کا آسرا لو ۔ اپنے علاوہ کسی دوسرے پر بھروسہ نہ کرو ۔ تُم یہ دیکھ کر افسردہ اور رنجیدہ نہ ہو کہ میں اب یہاں سے ہمیشہ کے واسطے رخصت ہوتا ہوں ۔ میں اپنی زندگی کو "دھرم اور سنگھ" میں باقی چھوڑ چلا ہوں ۔ اور وہ میری زندگی ابدی اور لازوال ہے ۔ تُم اِسی دھرم کی دل و جان سے پیروی کرو ۔ اس دنیا کے دُکھ ۔ رنج اور غم و تکالیف سے آزاد کرنے کے لئے میں ایک

دانا حکیم کی طرح تمہارے لئے دوائی لایا ہوں۔ تُم اِس کا استعمال کرو۔ میری اِس نصیحت کو یاد رکھو۔ کہ جس کی پیدائش ہے۔ اُس کی موت بھی ہے۔ اور جس کی ترقی ہے اُس کا تنزل بھی ہے۔ اِس دنیا کی تمام چیزیں فانی اور ناپائدار ہیں۔ اِس اصول کو سمجھکر نہایت ہوشیاری اور کوشش کے ساتھ اپنی مکتی کے لئے آپ کوشش کرو۔ اس طور پر اپنی طاقت کے سہارے میرے بتلائے ہوئے پاک اور سیدھے راستے پر چلو۔ یقیناً تمہارا بھلا ہوگا۔ اور تم دُکھ اور رنج سے علیحدہ رہکر بیحد شانتی اور نِربان پد کی لازوال دولت اور پاک برکتیں حاصل کروگے"۔

دھرم کا کوئی ایسا طریق جو انسانی فطرت کے برخلاف۔ اور انسانی سوسائٹی کی ترقی میں سدِ راہ ہو کبھی نہ کبھی وقت پاکر ضرور ہی نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ بغیر کسی لگاؤ یا تعلق کے انسانی سوسائٹی قائم نہیں رہ سکتی۔ ایسا دھرم جس میں ایشور کے یقین کی تعلیم نہ ہو۔ زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھیر سکتا۔ انسان اپنے سے اعلےٰ دَیوشکتی (الٰہی طاقت) پر بھروسہ کئے بغیر دھرم کے راستہ پر چلنے کے بالکل ناقابل ہے۔ ہم کو ایک ایسا گیان مئے (علیم کُل)۔ منگل مئے (بھلائی کُل) پُرش (ذات) چاہئے۔ جو ہماری پوجا (پرستش)۔ ارچنا قبول کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہو۔ ہم کو ایک ایسا راجا چاہئے۔ جو ہمیں اس دُنیا کی تمام تکلیفوں۔ مصیبتوں۔ مشکلات اور دِقتوں سے بچانے کی طاقت رکھتا ہو۔ ہم کو ایک ایسا رفیق ایسا محب چاہئے۔ جس سے اپنے دل کا دُکھ سُکھ ظاہر کرکے اس دُنیا میں نیک مشورہ اور عاقبت میں نیک انجام حاصل کرسکیں۔ اِس میں کچھ شک

نہیں کہ روحانی دنیا میں آتم پربھاؤ۔ یعنی اپنی کوشش اور تدبیر کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ لیکن دیو پرساد (فضل خدا) کے بغیر دھرم کی جڑ ہی خشک ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ کے ساتھ ساتھ نریشور بودھ دھرم اپنی اصلی حالت کو قائم نہ رکھ سکا۔ اور بگڑ بگڑا کر کچھ کا کچھ بن گیا۔ اور اس کا اپنی جنم بھومی بھارت ورش سے جلا وطن ہونے کا ایک باعث یہ بھی ہے۔ بودھ لوگ خواہ ایشور کی ہستی کے یقین کو چھوڑ کر اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا طریق دریافت اور معلوم کیوں نہ کریں۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اکثر جگہوں میں بودھ لوگوں میں سخت درجہ کی بت پرستی نے جگہ حاصل کی ہے جو بدھ دیوجی ایشور کا نام اور ذکر تک زبان پر لانا نہیں چاہتے تھے۔ اسی بدھ دیوجی کے پیرو اور سادھک اسی کو بجائے ایشور کے مان کر اس کی ارادھنا اور پوجا کرنے لگے۔ پرتی ما پوجا۔ بدھ وغیرہ کی ہڈیوں۔ دانتوں وغیرہ کی ارچنا۔ طرح طرح کی جاترا۔ مہا اُتسب وغیرہ کا رواج ان میں برابر پایا جاتا ہے۔ فاہیان سن عیسوی کی پانچویں صدی کے شروع میں بدھ کی بہت سی مورتیاں دیکھ گیا تھا۔ صرف شاکیہ بدھ کی ہی نہیں بلکہ ایک ایک دیوآلے میں دیگر بدھ دیوتاؤں کی مورتیاں موجود تھیں۔ اور ان کی ارچنا ہوتی تھی۔ ایک طرف تو دیکھا جاتا ہے کہ بودھ لوگ ایشور اور اس کی کرپا پر یقین نہیں رکھتے۔ لیکن دوسری طرف اگر خیال کیا جائے تو یہی لوگ انسان پرستی اور بت پرستی کے آدی گورو یعنی سب سے پہلے پھیلانے والے ہیں۔ جوں ہی بدھ دیو جی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی

ہندوستان کی ایک حد سے دوسری حد تک سینکڑوں مقامات میں سینکڑوں دیوی اور دیوتاؤں کی پتھر کی مورتیاں نصب ہو گئیں اِس کا ثبوت شری کھیتر (جگناتھ) الورا۔ اجنٹا۔ کھنڈگری وغیرہ مقامات ہیں۔ بُدھ گیا میں تارا دیوی اور باگیشوری دیوی۔ بیشالی میں دھیانی بُدھ۔ امی تابھ اور بودھی ست۔ اَولوکی تیشور۔ نالند بہار میں اَولوکی تیشور۔ تارا۔ تری شرا۔ بجر براہی۔ باگیشوری وغیرہ کی مورتیاں پائی جاتی ہیں بہت سی جگہ بہت سے بودھ دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں اور مندر اب بھی دیکھے جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ دیو پرشاد کے یقین کو چھوڑ کر آتم پُرشارتھ (اپنی کوشش) کے اصول پر زیادہ زور دینے کا عمل بھی اِس دھرم میں پایا جاتا ہے۔ ایشور کی دیا (رحمت) پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے دھرم سادھن (مذہبی طریقوں) میں بے قاعدگی اور بے ترتیبی پیدا ہونے لگی۔ اور رفتہ رفتہ وہ دھرم سادھن خودروی کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ خودروی اور بے اعتدالی کے ذریعہ بناوٹی سِدھی حاصل کرنے کے طریق کا نام ہی تنتر شاستر ہے۔ زمانہ پاکر بودھ دھرم میں نہایت خوفناک۔ مکروہ اور گناہ آلودہ تانترک کریا کانڈ داخل ہو گیا۔ ہندو عقیدہ کے ماننے والے سِدھ جوگی جیسے انیما۔ لگھیما۔ بیاپتی وغیرہ آٹھ قسم کی سِدھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ویسے ہی بودھ لوگوں کا بھی یقین ہے کہ اس فرقہ کے سِدھ لوگ بھی غیر معمولی طاقت حاصل کر کے نہایت عجیب و غریب معجزے اور کامل کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہوا میں اُڑنا۔ پانی کے اوپر سے آمد و رفت کرنا۔ پہاڑوں اور سمندروں کو جنبش دینا۔ پہاڑ اور زمین کی تہ میں دیکھنا۔ ارادہ کی طاقت

سے ہوا پیدا کرنا۔ آگ برسانا۔ گُم شدہ اور پوشیدہ چیزوں کا پتہ لگانا وغیرہ وغیرہ "

اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ بودھ شاستر یعنی فلسفہ کا بنیادی اصول اور اُس کا اصل اصول کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ "کرم پھل" ہی اس فلسفہ کا بنیادی پتھر ہے۔ بعض بعض درشن تت (عقاید) ہندو اور بودھ دھرم میں مشترکہ ہیں۔ یہ تت بھی اُنہی مشترکہ تتوں میں سے ایک تت ہے۔ ہندو دھرم کی بھی یہی تعلیم ہے۔ کہ بھلے اور بُرے کرموں کے مطابق انسان کا انجام ہوتا ہے اور اُس کو ویسی ہی سزا اور جزا ملتی ہے۔ اس میں بودھ دھرم کی کچھ خصوصیت نہیں۔ کوئی راجہ پیدا ہوتا ہے اور کوئی رعیت کوئی دولتمند اور کوئی غریب۔ کوئی آرام اور کوئی سُکھ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ اور کوئی بلا وجہ دُکھ کے ساتھ دن کاٹتا ہے اور طرح طرح کی سختیاں اور ظلم برداشت کر رہا ہے اس غیر مساوات کا باعث کیا ہے؟ ان کے خیال کے مطابق تمام دُکھ۔ رنج۔ گناہ۔ بے انصافی۔ ظلم وغیرہ کے باعث کا حل "کرم پھل" ہے۔ اس دنیا میں برائی کا موجب تلاش کرنے پر نہیں ملتا۔ پچھلے جنموں کا بھلا یا بُرا کام ہی اس معمے کو حل کرتا اور اس مشکل سوال کا جواب دیتا ہے۔ لیکن اس کرم کے مسئلے کی خصوصیت جیسے بودھ دھرم میں پائی جاتی ہے ویسی کسی اور جگہ نہیں دیکھی جاتی۔ بودھ دھرم کی تعلیم کے موافق کرم ہی زندگی ہے اور کرم ہی دیوتا ہے اور جو کچھ ہے۔ وہ سب ہی ناپائیدار اور موت کے مطیع ہے۔ صرف کرم پر ہی موت کا ہاتھ نہیں۔ بُدھ کی نصیحت ہے کہ " جیسا بیج بوؤ گے ویسا ہی

پھل بھی پاؤگے۔ کرم کے بندھن کو کوئی نہیں کاٹ سکتا۔ ہم جو کچھ جانتے دیکھتے ہیں۔ وہ سب کچھ تبدیلی پذیر۔ اور محض نام اور روپ ہے اِس مادی دُنیا میں کوئی چیز مستقل نہیں اور روحانی دنیا میں بھی کوئی چیز پائیدار نہیں۔ جیسے یہ جسم پانچ عنصروں کا مجموعہ ہے۔ آتما بھی (روح) چند اوصاف اور سنسکاروں کا بنا ہوا ہے۔ اِن کی بھی کچھ اصلیت نہیں۔ کرم ہی صرف ایک حقیقی چیز ہے۔ یہ تمام کائنات کرم کے رسّے میں بندھی ہوئی ہے۔ جیسے بچپن کی زندگی کا پھل جوانی میں اور جوانی کا بڑھاپے میں ظاہر ہوتا ہے۔ ویسے ہی تمہارا یہاں کا کرم پھل پرلوک میں ظاہر ہوگا۔ جس طرح سے پچھلے جنموں کا پھل اس زندگی میں بھوگتے ہو۔ اسی طرح سے اگر تم پرلوک (عاقبت) میں اپنا بھلا چاہو۔ تو بُرے اور پاپ آلودہ کاموں کو چھوڑ دو۔ اور بھلے اور نیک کام کرو۔ کیونکہ کوئی خیال۔ کوئی کلام اور کوئی فعل اِس دنیا میں ضائع نہیں جاتا۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ خواہ تم سورگ میں چلے جاؤ۔ یا اس دنیا میں رہو پاتال میں پہنچ جاؤ۔ یا سمندر کی تہ میں یا پہاڑ کی کھو میں چھپے ہو تمہارے کرم کا پھل تمہارے پیچھے پیچھے ہی جائیگا۔ اس سے تمہارا پیچھا کسی صورت میں بھی نہیں چھُٹ سکتا۔ جیسے اپنے بُرے کاموں کا پھل تم دُکھ کی شکل میں اُٹھاتے ہو۔ ویسے ہی اپنے بھلے کاموں کا اچھا پھل اور نتیجہ بھی تم ہی پاؤ گے جیسے جب کوئی شخص پردیس سے واپس آتا ہے۔ تو اُس کے اپنے دوست اور رشتہ دار اُس کو خوشی خوشی خیر مقدم کہتے ہیں۔ اسی طرح سے تمہارے نیک اور بھلے کاموں کا پھل ایک لوک

سے دوسرے لوک تک تمہارے پیچھے پیچھے جائیگا۔ اور تم کو پیار اور عزت کے ساتھ چھاتی سے لگائیگا"۔

یہ بات بھی مدنظر رکھنے کے قابل ہے۔ کہ بودھ دھرم کا پرلوک کی بابت کیا یقین اور عقیدہ ہے۔ موت اور آخرت کے متعلق انسان کے دل میں طبعاً جس قدر پیچیدہ اور دقیق سوال پیدا ہوتے ہیں۔ بودھ دھرم میں اُن کے موافق ہر ایک پہلو میں پورا پورا اور تشفی بخش جواب نہیں ملتا۔ بُدھ دیو جی نے اِس سوال کا جواب خود ہی کچھ کچھ پوشیدہ رکھا ہے اور قدرے ظاہر بھی کیا ہے۔ روح کا آخری انجام کیا ہوگا۔ بُدھ دیو جی موت کے بعد زندہ رہیں گے یا نہیں۔ اِن تمام سوالات کے متعلق وہ خاموشی اختیار کرتے تھے۔ اُن کے شاگرد اُن سے یہ سب دقیق سوال کرنے سے باز نہیں رہتے تھے۔ اُنھوں نے اِن سب دقیق سوالوں کے حتی الوسع جواب بھی دئے ہیں۔ اور جن سوالات کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا۔ وہ بھی ظاہر کر دیا ہے۔

مالُنکھ کے لڑکے نے جب اِن تمام سوالوں کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے بُدھ دیو جی سے اُپدیش دینے کی درخواست کی۔ تو بُدھ دیو جی نے اُس سے کہا۔ کہ "اے مالُنکھ کے لڑکے! کیا میں نے تم سے کبھی کہا ہے کہ آؤ تم میرے شاگرد بنو۔ اور میں تم کو بتلاؤں گا۔ کہ یہ جہان پیدا کیا گیا ہے یا قدیم ہے۔ جسم اور روح ایک ہی ہیں۔ یا علیحدہ علیحدہ۔ بُدھ مرنے کے بعد بھی زندہ رہیگا یا نہیں اور کیا میں نے تم سے کبھی وعدہ کیا ہے کہ میں اِس کے متعلق تمہارے تمام شکوک رفع کر دونگا؟

مالنگکھ - نہیں۔ گورودیو یہ تو آپ نے کبھی نہیں کہا +
بُدھ دیو - کیا تم نے اِن تمام باتوں کے جاننے کی غرض سے مجھ کو گورو قبول کیا ہے ؟
مالنگکھ - نہیں - پربھو ایسا تو نہیں +

بُدھ دیو جی نے کہا - ایک شخص کو ایک زہر آلودہ تیر لگا - اور یہ دیکھ کر اُس کے رشتہ دار اور دوست ایک دانا اور ہوشیار حکیم کو اس کے علاج کے لئے بلا لائے - اب اگر وہ شخص جو تیر سے زخمی ہوا تھا - کہتا کہ پہلے مجھ کو یہ بتلاؤ - کہ کس کس شخص کے تیر سے میں زخمی ہوا ہوں جس شخص نے مجھکو تیر مارا ہے - وہ کون ہے - وہ براہمن ہے یا کھشتری - ویش ہے یا شودر اُس کا نام کیا ہے اور اُس کی رہائش کہاں ہے اور وہ تیر کس قسم کا ہے ؟ اِن تمام سوالات کے جواب سے کیا حاصل ! اگر اِن تمام سوالات کا جواب دیا جاتا - تو نتیجہ یہ ہوتا - کہ جواب ختم ہونے سے پہلے ہی وہ زخمی شخص خود ہی ختم ہو جاتا +

ہے مالنگکھ کے لڑکے ! تم زخمی ہو کر علاج کے لئے میرے پاس آئے ہو - تمہاری صحت کے لئے جو دوائی مناسب اور ضروری ہے - وہ میں نے تم کو بتلا دی ہے جو میں نے ظاہر نہیں کیا - وہ پوشیدہ ہی رہے اور جو ظاہر کر دیا ہے - وہ ظاہر ہو +

بُدھ دیو جی کے مخالفین اس خاموشی کی وجہ سے اگر اُن پر نکتہ چینی کریں - تو چنداں حیرت اور تعجب کی بات نہیں - شاہِ مِلند کے سوالات نامی کتاب میں ' ند اور بوُدھ سنیاسی ناگ سین کے مابین ایک بات چیت

کا سلسلہ ہے۔ جس میں بُدھ دیو جی کی اِس خاموشی کے متعلق بات چیت کی گئی ہے ٭

بادشاہ۔ شاکیہ مُنی نے آنند سے کہا کہ تتھاگت سچائی کے بارے میں کچھ پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتا اور وہ مثل اُس اُستاد کے نہیں ہے جو اپنے شاگردوں سے کچھ پوشیدہ رکھتا ہے۔ لیکن اس پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ مالنکھ کے بیٹے کے تمام سوالات کا جواب دینے سے اُنہوں نے دریغ کیا۔ اس کے دو سبب ہو سکتے ہیں۔ اول۔ یا تو اُنہوں نے لاعلمی کے باعث خاموشی اختیار کی۔ یا جان بُوجھ کر کچھ چھپا رکھنے کے ارادہ سے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ اگر پہلا بیان ٹھیک ہے۔ تو لاعلمی کی وجہ سے جواب نہیں دیا۔ اور اگر وہ جانتے تھے۔ اور باوجود علم کے جواب نہیں دیا۔ تو پہلا بیان غلط ہے۔ یہ بھی دو رخہ معمہ ہے۔ اور اب تم کو حل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ اور تمہیں کو حل کرنا پڑے گا ٭

ناگ سین نے جواب دیا۔ اے شہنشاہ! یہ سچ ہے۔ کہ بُدھ دیو جی نے مالنکھ کے بیٹے کے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ مگر ناواقفیت کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض سوالات ایسے ہو سکتے ہیں کہ جن کا جواب سوال پر اور سوال کرنے سے دیا جا سکتا ہے۔ اور بعض سوال ایسے ہو سکتے ہیں۔ جن کا جواب خاموشی ہی ہے۔ مثلاً دُنیا قدیم ہے یا حادث؟ جسم اور روح ایک ہیں۔ یا علیحدہ علیحدہ؟ موت کے بعد تتھاگت زندہ رہیگا یا نہیں؟ اِن تمام دقیق معموں کو نہ چھونا ہی اچھا ہے۔ اِن کا کوئی معقول جواب بھی نہیں اور نہ جواب سے کچھ فائدہ ہی ہے۔ اِن تمام سوالات کے جواب دینے

کے لئے تتھاگت فضول اور بے فائدہ بات چیت کرنے کے لئے خواہشمند نہ دیکھے جاتے تھے۔ اور جو امور دقیق اور انسانی عقل کے دائرہ سے باہر ہیں۔ اُن کے متعلق اپنی کوئی صاف صاف رائے یا خیال ظاہر کرنا اُن کا مقصد نہ تھا۔

روح فانی ہے یا غیر فانی۔ موت کے بعد روح کا کیا انجام ہوگا وغیرہ سوالات کا حل کرنا اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ بہت مشکل ہے۔ لیکن نوعِ انسان کے دلوں میں زندگی اور سُکھ کی امید اس درجہ غالب ہے کہ وہ اس چندروزہ اور فانی دنیا کی محدود زندگی میں سیری حاصل نہیں کرسکتی۔ برمھ بادنی مَیتری کے دل سے یہی دلی گداز خود بخود ظاہر ہوتا ہے۔

येनाहं नामृतास्यां किमहं तेन कुर्याम ॥

"جن سانوں سے میں ابدی زندگی حاصل نہ کرسکوں۔ اُن کو لے کر میں کیا کروں گی"۔ اسی واسطے عاقبت کی امید دلانے والے کلام اکثر تمام مذاہب کی کتب مقدسہ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً پُران تو بہشت اور اُس کے سُکھوں کے سامان سے پُر ہیں۔ بائیبل میں بھی اس کا ذکر پایا جاتا ہے علاوہ ازیں عیسائی لوگ چونکہ مسیح کا معہ جسم آسمان پر چلا جانا یقین کرتے ہیں۔ اس واسطے ہمیشہ کی زندگی اور مُکتی حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں۔ لیکن بُدھ دیوجی نے اِس بارہ میں کچھ پُرامید کلام ظاہر کئے ہوں ایسا معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہی اُن کی اخلاقی تعلیم میں اِس دُنیا کے سُکھ کی خواہش کی مانند سورگ کی خواہش پائی جاتی ہے اور نہ اس سے بخوبی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آیا مہاتما بُدھ خود بھی امرجیون (ابدی زندگی) کے مستحق ہیں یا نہیں۔

کوشل راج اور سنیاسنی کھشیما کے درمیان جو بات چیت ہوئی۔ اُس میں کھشیما صاف ہی بتلاتی ہے۔ کہ "خود بُدھ دیوجی نے جو بھید ظاہر نہیں کیا ہم اُسکے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں۔ بُدھ دیوجی کی فطرت سمندر کی مانند عمیق ہے جس کی تہ تک پہنچنا ناممکن ہے۔ اگر کہو کہ بُدھ دیو غیر فانی ہیں تو یہ بھی غلط ہے اور اگر کہا جائے کہ وہ فانی ہیں تو یہ بھی درست نہیں"۔ معلوم نہیں کہ راجہ کی اس جواب سے کچھ تسلی ہوئی یا نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ جو تمام امور انسانی عقل کے دائرہ سے باہر ہیں۔ اُن کے متعلق خاموش رہنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں +

بودھ لوگ اگر یہیں تک ٹھہر جاتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا اور پھر کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ لیکن دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی ہندوؤں کی طرح موت کے بعد مختلف قسم کی جونوں میں بھرمن کرنا یعنی اواگون کے قائل ہیں۔ اُن کے خیال کے موافق اس دنیا میں جس شخص نے جس قسم کا بھلا یا بُرا کام کیا ہے۔ مرنے کے بعد اُس کو اُسی کیموافق جُون ملتی ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ وہ چرند۔ پرند۔ حیوان۔ کیڑا مکوڑا وغیرہ بنتا بلکہ وہ اپنے پاپوں کے موافق پتھر۔ مٹی وغیرہ بھی بن جاتا ہے بودھ لوگ کہتے ہیں کہ بُدھ دیو خود بھی بے شمار جنم جنمانتروں کے اندر سے گزر کر اور سُکھ اور دُکھ بھوگ کر یہاں تک پہنچے ہیں اُن کا خیال ہے کہ پہلے جنم کے واقعات ہمارے جیسے لوگوں کو یاد نہیں رہتے۔ لیکن بُدھ دیو جیسے سِدھ پُرش اپنی گزشتہ زندگی کے حالات یاد کر کے بتلا سکتے ہیں۔ بُدھ دیوجی نے چرندوں پرندوں کی کس کس جُونی میں

کس کس قسم کے کام کئے تھے اُس کا مفصل بیان جاتک مالا میں پایا جاتا ہے۔ بدھ جاتک سے آتما کا ادنےٰ حالت سے نکل کر اعلےٰ حالت میں پہنچنا معلوم نہیں ہوتا اور نہ جیو کی بتدریج ترقی کا بھاو ہی ظاہر ہوتا ہے اور نہ اِس کا کچھ ذکر ملتا ہے کہ کس وجہ اور کس قانون کے موافق جیو کی حالت میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ جاتک سے معلوم ہوتا ہے کہ بُدھ چار دفعہ مہا برہم بیس دفعہ اِندر۔ تراسی دفعہ سنیاسی۔ ۸۵ دفعہ راجہ۔ ۲۴ دفعہ براہمن پیدا ہوئے۔ اِس کے علاوہ انہوں نے بندر۔ ہاتھی۔ شیر۔ سور۔ خرگوش۔ مچھ۔ درخت۔ چور۔ بازی گر۔ بھوت نکالنے والا وغیرہ وغیرہ اِس قسم کے کتنے ہی جنم لئے تھے۔ لیکن بُدھ نے عورت کا جنم کبھی نہیں لیا۔ اور نہ کبھی وہ بھوت پریت بنے۔ تمام جنموں میں ہی وہ بودھی ستو پیدا ہوئے تھے۔ اور دنیا کی بھلائی کے لئے انہوں نے طرح طرح کی تکلیفیں اور دُکھ سہے تھے +

پرلوک (عقبیٰ) اور مکتی (نجات) کے بارے میں بودھ عقیدہ جاننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے اس بات کا علم حاصل کیا جائے کہ بودھ دھرم میں رُوح کے متعلق کیا تعلیم اور ہدایت کی گئی ہے۔ روح کا مرنے کے بعد کیا انجام ہوگا اور اُس کی مُکتی کی کیا حالت ہوگی۔ اِس کا علم بہت کچھ روح کی صفات کی علامتوں پر منحصر ہے۔ روح کو اگر جسم سے علیحدہ شے نہ مانا جاوے اور صرف دماغ کا ہی عمل خیال کیا جاوے تو یہ یقین ہونا ضروری ہے کہ جسم کے ختم ہونے پر رُوح کا بھی ضرور خاتمہ ہو جائیگا۔ اِس رُوح کے علم کے متعلق ہندو دھرم اور بودھ دھرم شاستروں میں بہت

بڑا فرق ہے ۔ مثلاً اُپنیشدوں میں جس کو آتما (روح) بیان کیا گیا ہے ۔ وہ جسم سے بالکل علیحدہ اور آزاد ہے ۔ مَیں جو آتما ہوں ۔ میں جسم سے بالکل علیحدہ ہوں ۔ میں آنکھ نہیں ۔ کان نہیں ۔ خواہشات نہیں ۔ بلکہ کان ۔ آنکھ اور خواہشات سب میری ہیں ۔ چھندوگیہ اُپنیشد میں آتم گیان کے بارے میں جو بیان پایا جاتا ہے ۔ اور اُس میں پرجاپتی کا جو اُپدیش ہے ۔ اُس کا خلاصہ یہاں دیا جاتا ہے "یہ جسم فانی اور موت کے مطیع ہے ۔ رُوح غیر فانی اور غیر مجسم ہے ۔ یہ جسم رُوح کی رہائش گاہ ہے ۔ گھوڑا جس طرح رتھ کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے اُسی طرح یہ آتما بھی جسم کے ساتھ جڑا ہوا ہے ۔ جب روشنی آنکھوں کی پتلی میں داخل ہوتی ہے ۔ تو روح ہی دیکھتی ہے ۔ لیکن آنکھ دیکھنے کے لئے صرف ایک حس ہے جو سونگھتی ہے وہ روح ہے لیکن ناک صرف سونگھنے کی ایک حس ہے جو سمجھتا ہے کہ میں بولتا ہوں ۔ وہی روح ہے ۔ لیکن زبان صرف بولنے کی ایک حس ہے ۔ جو سنتا ہے وہی روح ہے کان صرف سننے کیلئے ایک ذریعہ ہے جو من کے ذریعہ سوچتا ہے وہی آتما ہے من صرف ایک روحانی آنکھ ہے آتما ہی اس من روپی آنکھ کے ذریعہ تمام چیزوں کو دیکھتا ہے آتما جتنے دن اس جسم میں رہتا ہے اُتنے دن ہی حرص و ہوا کے جال میں گرفتار رہتا ہے اور خواہشات کے بس ہو کر سکھ دُکھ سے منتشر ہوتا رہتا ہے لیکن جب وہ جسم کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے تو سُکھ اور دُکھ اُس کو نہیں چھو سکتا ۔

جس طرح ہوا ۔ بادل ۔ بجلی آسمان سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن پرم جوتی میں مل کر اپنا اپنا روپ قبول کرتے ہیں اُسی طرح آتما بھی جسم

سے علیحدہ ہو کر اُس پرم جوتی کو حاصل کر کے اپنے روپ میں ظاہر ہوتا ہے اور تب وہ سب سے اُتم پُرش (اعلیٰ وجود) ہوتا ہے اور اُس وقت وہ دُکھ اور سُکھ کی پہنچ سے اوپر ہو جاتا ہے اور دِب گیان کے ذریعہ پرماتما کے ساتھ ایک ہو کر دُنیاوی بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے اور پرم شانتی (اعلیٰ درجہ کا اطمینان) اور اعلیٰ درجہ کی روحانی صحت بھوگتا ہے +

یہ تو اُپنشدوں کی تعلیم ہے لیکن بودھ دھرم کا عقیدہ اِس سے بالکل علیحدہ ہے یہ چنداں تعجب اور حیرت کی بات نہیں کہ اگر اُس دھرم پر جو ہندو دھرم سے نکلا ہو ویدانت اور سانکھ فلسفہ کا عکس پڑے لیکن بُدھ دیو جی نے آتم تتو کے بارے میں جو ہدایت کی ہے اُس میں اور ہندو دھرم کے عقیدہ میں بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے بودھ دھرم جسم اور من کے پیچھے آتما کی کوئی الگ ہستی اور شخصیت قبول نہیں کرتا بودھ دھرم کی بعض بعض دینی کتب میں بیان کیا گیا ہے کہ جسم اور روح دونوں ایک ہی ہیں۔ اس سوال کو پیچیدہ اور مشکل سمجھکر کہ آیا مرنے کے بعد ہماری ہستی قائم رہے گی یا نہیں بُدھ دیو جی اس کا جواب دینے کے متعلق خاموشی اختیار کرتے تھے۔ مگر بعض کتب میں صاف اور واضح طور سے آتما کی علیحدہ شخصیت کے بارے میں انکار کیا گیا ہے (Questions of King Malinda) (سوالات شاہِ ملند) نامی کتاب سے چند سوالات و جوابات یہاں پر اخذ کئے جاتے ہیں جن سے آتم تتو کے بارے میں بودھ عقیدہ صاف

اور واضح طور سے معلوم ہوگا +

شاہ ملند نے بودھ آچاریہ ناگ سین سے دریافت کیا جناب آپ کا نام کیا ہے ؟

ناگ سین نے جواب دیا مہاراج! میرا نام ناگ سین ہے مگر ناگ سین محض ایک نام ہے یہ صرف ایک لفظ ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اس کی کچھ اصلیت نہیں اور نہ یہ کوئی چیز ہے +

بادشاہ۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ ناگ سین کچھ نہیں یہ محض ایک لفظ ہے! در اصل اگر اس کی کچھ حقیقت نہیں تو پھر خوراک اور پوشاک کے ذریعہ آپ کی ضروریات کون پوری کرتا اور بیماری میں دوا دارو اور خوراک وغیرہ کا کون انتظام کرتا ہے ان تمام چیزوں کو کون بھوگتا اور دھرم کے کام کون کرتا ہے کون نیک اور بھلے کاموں کا اجر پاتا ہے اور کون نربان حاصل کرتا ہے۔ چوری۔ خون۔ زناکاری وغیرہ پانچ پاپ کون کرتا ہے؟ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ گویا نیکی اور برائی کوئی چیز نہیں گناہ اور ثواب کی سزا اور جزا کچھ بھی نہیں فعل کا کوئی فاعل نہیں۔ جناب من! آپ کے خیال کے موافق تو اگر کوئی آپ کا خون بھی کر دے تو اس کے لئے وہ مجرم نہیں ٹھیر سکتا +

اس پر ناگ سین نے کہا۔ اے شہنشاہ! کیا میرے بالوں کا گچھا ناگ سین ہے ؟

بادشاہ۔ نہیں۔

ناگ سین۔ تو کیا ناخون۔ دانت۔ گوشت۔ پوست اور ہڈیاں ناگ سین

ہے ؟

بادشاہ - یہ بھی نہیں -

ناگ سین - تو کیا بیدنا یعنی ہشے گیان پرپنچ۔ نام یعنی سنگیا پرپنچ۔ روپ یعنی ہشے پرپنچ - باسنا یعنے سنسکار پرپنچ - میں ہوں کا گیان یعنی بگیان پرپنچ (Conscious ness) یہ سب ناگ سین ہیں +

بادشاہ - نہیں - یہ بھی ناگ سین نہیں -

ناگ سین - تو پھر اب آپ ہی بتلائیے کہ ناگ سین کہاں رہا ؟ میں تو جس طرف نظر ڈالتا ہوں مجھے تو ناگ سین کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ ناگ سین محض ایک لفظ ہے -اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ نیز ناگ سین نے کہا کہ اے شہنشاہ آپ دھوپ کی سخت تپش میں پیدل چلتے ہوئے تکلیف محسوس کرتے ہیں یہاں آپ پیدل چل کر آئے ہیں یا رتھ میں ؟ -

بادشاہ - میں پیدل نہیں چلتا - رتھ میں آیا ہوں +

ناگ سین - اگر آپ رتھ میں آئے ہیں تو آپ براہ مہربانی یہ بتلائیے کہ رتھ کیا ہے ؟ کیا لکڑی - چکر - نابھی - آسن کو آپ رتھ کہتے ہیں ان علیحدہ علیحدہ چیزوں کے مجموعہ کا نام بھی رتھ نہیں - مجھے تو رتھ کہیں بھی دکھائی نہیں دیتی یہ تو محض ایک لفظ ہے - اے شہنشاہ ! آپ کہتے ہیں کہ میں رتھ میں آیا ہوں کیا آپ کا یہ بیان غلط نہیں۔ اگر سچ ہے تو آپ مجھے سمجھا دیجئے کہ رتھ کیا ہے ؟

بادشاہ !: نے جو کچھ کہا ہے سچ ہی کہا ہے۔ لکڑی۔ چکر۔ نابھی

اور آسن ان سب کے مجموعہ کا نام ہی رتھ ہے +
ناگ سین - اگر آپ کا یہ بیان ٹھیک ہے تو ناگ سین بھی اسی طرح ہے - بشے یعنی روپ - بشے گیان (بیدنا - چیزوں کا علم) سنگیا یعنی نام - سنسکار یعنی خواہش اور بگیان یعنی "میں ہوں کا علم" کے مجموعہ کا نام ناگ سین ہے اِس کی تہ میں اور کچھ نہیں جیو آتما یعنی روح اِن پانچ سکندھوں کا مجموعہ ہے +

بودھ عقیدہ کے مطابق جن تمام سامانوں سے روح کی زندگی بنتی ہے اُن کو سکندھ کہتے ہیں یہ سکندھ گنتی میں پانچ ہیں اور کم و بیش ہر ایک جاندار میں پائے جاتے ہیں - پانچ سکندھ یہ ہیں-

بشے پرپنچ	-- روپ	विषय प्रपंच	- रूप
بشے گیان پرپنچ	- بیدنا	विषय ज्ञान प्रपंच	- बेदना
سنگیا پرپنچ	- نام	संज्ञा प्रपंच	- नाम
سنسکار پرپنچ	- باسنا	संस्कार प्रपंच	- बासना
بگیان پرپنچ	- میں ہوں کا علم	बिज्ञान प्रपंच,	मैं हूं का ज्ञान (Consciousness)

اِن پانچ سکندھوں کے ملنے سے جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے- اور اِن کے الگ الگ ہو جانے سے موت - ان تمام سکندھوں کے سوا ، روح کی کوئی علیحدہ ہستی نہیں - یہ پانچ سکندھ بعض اوقات صرف "नाम रूप" نام روپ" دو حصوں میں منقسم دیکھے جاتے ہیں- رُوح محض نام اور روپ کا مجموعہ ہے یعنی ذہنی اور روحانی طاقتوں کے عمل

کو نام کہتے ہیں جسمانی اور بیرونی چیزوں کو روپ۔ آتم گیان یعنی روح کے علم کے متعلق اُپنشدوں اور بودھ دھرم کی تعلیم میں کتنا اختلاف ہے۔ بودھ دھرم کے عقیدہ کے مطابق جیو آتما جسم کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں۔ جنم سنسکار کی وجہ سے یہ جیون سروت چلا آرہا ہے اِس کے درمیان میری یا تمہاری زندگی کی بنیادی ہستی کچھ بھی نہیں۔

موت کے وقت جسم کے فنا ہونے کے ساتھ ہی ساتھ جب تمام سکندھ (عناصر) علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں تو وہ کسی اور جگہ آپسمیں جا ملتے ہیں اور اس طور پر خواہ اس دنیا میں یا پرلوک میں نئے نئے جیو پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ان چند سکندھوں کے جوگ اور بھوگ سے ہی انسان کی انسانیت چلن اور اُس کا آتما قائم ہے اِن تمام سکندھوں کی تہ میں جو آتما ہے جس کو "میں" کہتے ہیں وہ صرف چند گنوں اور سنسکاروں (اوصاف اور نقش) کا مجموعہ ہے یہ جس کو "میں" کہتے ہیں ہر روز تبدیل ہوتی رہتی ہے آج ایک صورت میں ہے کل دوسری میں۔ جو بچہ ہے وہ بالک نہیں اور جو بالک ہے وہ جوان نہیں اس تبدیلی کے مطابق نام بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں جس طرح دودھ ایک ہے لیکن اُس کی تبدیلی کی وجہ سے اُس کے کھیر۔ دہی۔ چھاچھ وغیرہ علیحدہ علیحدہ نام ہوتے ہیں۔ یہاں پر ایک بہت بڑا سوال یہ پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر آتما کوئی الگ چیز نہیں اور اُس کی کوئی علیحدہ شخصیت ہی نہیں تو بھلے اور بُرے کاموں کے موافق جیو کا بھلی یا بُری جونی میں بھرمن کرنا کیونکر ممکن ہے؟ اگر آتما نہیں تو جونی میں بھرمن کرنا کس کا؟ یہ تو وہی بات ہوئی "سر نہیں اور سر میں درد" اِس سوال کا جواب بودھ شاستر یہ دیتا ہے کہ اگرچہ

آتما کے تمام ادپادان (سکندھ) نیست و نابود ہو جاتے ہیں لیکن "کرم پھل" ناش نہیں ہوتا۔ جیو اپنے اپنے کرم کی طاقت سے نیا جنم لیتا ہے جو تمام سنسکار اِن مختلف جونیوں میں کام کرتے ہیں موت اُن کو الگ الگ کر دیتی ہے لیکن کرم پھل پر موت کا کچھ اختیار اور قابو نہیں۔ موت کے وقت جیو جسم سے الگ ہو کر ایک نئی جونی قبول کرتا ہے اور نئے کرم کے میدان میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس طور پر لگاتار زندگی کی رو جاری رہتی ہے پہلے اور نئے جنم میں کرم سُوتر ہی ایک بندھن ہے۔ بجلی کی طاقت کی مانند کرم کی بھی ایک طاقت ہے اسی کی وجہ سے زندگی بنتی اور قائم رہتی ہے اور یہ دنیا قائم ہے جس طرح رتھ کا چکر کبھی اونچے کبھی نیچے مختلف مقاموں اور نظاروں کے درمیان سے گزرتا جاتا ہے یا جس طرح چراغ کی لو (شعاع) کچھ دیر تک جل کر بجھ جاتی ہے اور پھر جل اُٹھتی ہے اس کو پہلی شعاع بھی نہیں کہا جاتا لیکن اس سے غیر بھی نہیں اسی طرح کرم کی طاقت سے یہ جیون کا چکر برابر چل رہا ہے بودھ دھرم روح کی شخصیت کو قبول نہیں کرتا کرم کا سروت جیون میں جاری ہے لیکن کرم کا کرتا کوئی پُرش نہیں غرضیکہ بودھ دھرم کے فلسفہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آتما کی کوئی علیحدہ شخصیت نہیں۔ جسم۔ روح اور روح کے وسائل سب موت کے ذریعہ علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں کرم کی طاقت سے وہی سب علیحدہ شدہ اجزا دنیا میں نئی نئی اور مختلف مادی چیزوں اور جیووں کی شکل قبول کرتے ہیں یہ تمام کائنات اسی غیر مبدل قانون کے مطیع ہے کامتی کے فرقہ کے لوگوں کا بھی (جنکو انگریزی میں Positivists

لیتے ہیں) کسی حد تک یہی عقیدہ ہے اُنہوں نے انسان کو تخت سے اوتار کر اُس کی جگہ انسانی قوم کو بٹھلایا ہے اُن کے خیال کے موافق انسان نیست و نابود ہو جاتا ہے لیکن انسانی قوم قائم رہتی ہے موت کے وقت انسان کا جسم اور من علیحدہ ہو جاتے ہیں اور وہ ازلی عنصر میں جا ملتے ہیں لیکن پیچھے صرف اُس کی نیکی اور پاک مثال دنیا میں باقی رہ جاتی ہے دوسرے معنوں میں اُس کے کرم کی طاقت اور پھل باقی رہ جاتا ہے اور اُس کی رو اُس کی اولاد اور دیگر لوگوں میں لگاتار جاری رہتی ہے اور اِس طور پر وہ انسانی سوسائٹی کے قیام اور ترقی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اب یہاں پر ایک بہت بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کرم کی طاقت کس کی؟ میری۔ تمہاری یا کسی اور جاندار کی؟ آتما اگر نیست و نابود ہو جائے تو کرم کس پر اپنی طاقت کو عمل میں لائیگا۔ کرتا (فاعل) کے بغیر کرم کی طاقت کس طرح سے جسم سے باہر یا اُس کے اندر کام کریگی۔ بودھ دھرم کی ہزارہا تاویلوں اور تشریحوں سے بھی ان تمام سوالات کا معقول اور تسلی بخش جواب نہیں ملتا۔ کرتا (فاعل) کی ہستی کا انکار کرنے سے کرم کی طاقت خود بخود زایل ہو جاتی ہے شخصی آزادی کو نہ ماننے سے بھلے اور بُرے کام کی ذمہ واری باقی نہیں رہتی۔ پرلوک کا یقین بھی بہت کچھ اِسی آتم گیان (میں ہوں) کے یقین پر منحصر ہے میں ہوں۔ مرنے کے بعد بھی میں رہونگا اور میری شخصیت لگاتار کام کرتی رہیگی یہ یقین ہی پرلوک کے یقین کی بنیاد ہے۔ شخصیت کے نہ رہنے سے کرم کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے

اور ساتھ ہی پرلوک کا یقین بھی کمزور ہو جاتا ہے +

اب سوال یہ ہے کہ کیا اِس کرم کے بندھن یعنی جنم مرن کے دُکھ سے کسی طرح بھی رہائی ممکن نہیں ؟ ہاں ضرور ہے اور بُدھ دیوجی نے اُس طریقہ کو بتلا بھی دیا ہے کہ جس سے انسان "यस्मात भूयोन जायते" پھر اس دُنیا میں دوبارہ جنم نہیں لیتا اُن کے بتلائے ہوئے طریق کا آخری نتیجہ نِربان مُکتی ہے - پھر وہی سوال آموجود ہوتا ہے کہ یہ نِربان مکتی کیا ہے؟ بودھ شاستروں میں اِس نِربان کے متعلق بہت کچھ بیان کیا گیا ہے اور اس کے بارے میں کثرت سے اُپدیش بھی ملتے ہیں بُدھ کا نِربان۔ بھاو اور ابھاو دونوں سے اوپر ایک ایسی حالت ہے جو سمجھ اور خیال میں آنی بہت مشکل ہے

"नचाभावो ऽ पि निर्व्वानं कुत रावास्य भावता।
भावा भाव बिनिर्मुक्त: पदार्थो निर्व्वानमुच्यते ॥"

(रत्न कुट सुत)

نہ تو بھاوُ ہی نِربان ہے اور نہ ابھاو - بھاو اور ابھاو کے خیال سے آزادی کا نام ہی نِربان ہے - (رتن کوٹ سوتر)

شہنشاہ ملند کے سوال کے جواب میں ناگ سین نے جو نِربان کی تشریح کی ہے اُس کا کچھ حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے +

"دُکھ - شوک (رنج)، پاپ (گناہ) تاپ (جلن) سے مکتی حاصل کرنا یعنی شانتی - آنند اور پورنتا ہی نِربان کی حالت ہے"۔

"جو شخص اپنی زندگی کو دھرم اور پاکیزگی کے راستہ پر بحال کر چاروں طرف

نگاہ ڈالتا ہے تو وہ صاف معلوم کرتا ہے کہ اس دنیا میں پیدائش - بیماری رنج - بڑھاپا اور موت کا دور جاری ہے اور چاروں طرف تبدیلی ہی تبدیلی ہے کسی چیز کو قیام نہیں ہر ایک جگہ بے اطمینانی - اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے یہ نظارہ دیکھ کر اس کا جسم گویا بخار کی سی تکلیف سے کانپ اٹھتا ہے اس کے دل میں سخت بے چینی پیدا ہوتی ہے کسی جگہ اور کسی چیز سے اس کو شانتی نہیں ملتی کسی چیز سے اس کو سیری حاصل نہیں ہوتی بار بار جنم لینے کی تکلیف سے وہ ہمیشہ غمزدہ اور پژمردہ رہتا ہے اور اسی خوف کی وجہ سے صحت حاصل نہیں کر سکتا - اس حالت میں پہنچ کر وہ سوچ بچار کرتا ہے کہ اس جلن اور عذاب کی حالت سے کس طرح رہائی حاصل کی جائے - اس اشانتی کی حالت میں شانتی کہاں مل سکتی ہے اگر کوئی ایسی حالت حاصل ہو کہ جہاں جنم کا خوف نہیں - موت کا ڈر نہیں - خواہشات (باسناؤں) کی ڈسن نہیں اور جہاں دنیاوی چیزوں اور سامانوں کی گرویدگی سے اوپر رہ کر شانتی آرام اور نربان کی برکتوں کو بھوگا جائے تو گویا میری تمام آرزوئیں پوری ہوئیں - سادھن کے ذریعہ وہ اس حالت کو محسوس کرتا ہے کہ جہاں جنم کے خوف - رنج اور عذاب سے اوپر اٹھ کر وہ شانتی حاصل کرتا ہے تب وہ خوشی سے بھر کر خیال کرتا ہے کہ اتنی مدت اور کشمکش کے بعد وہ منزل مقصود حاصل کی ہے اور اسی موکھش دھام کو حاصل کرنے اور اس کی حفاظت کیلئے پوری طاقت دل او. دماغ کے ساتھ کوشش کرتا ہے - اور وہ سنجمی - اندریہ جیت، اور اہنسا پرا ین بن جاتا ہے یعنی کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور اس کا

دل تمام جانداروں کے لئے پریم (محبت) اور دیا (رحم) سے بھرا رہتا ہے اور اِس طور پر وہ سادھن کے ذریعہ سِدھی حاصل کرکے اس تبدیلی پذیر دنیا سے پرے جو چیز پائدار۔ ابدی۔ حقیقت اور ارہت منڈلی (پاک لوگوں کی جماعت) کا ہمیشہ کے لئے قابل حصول پھل ہے اُس کو حاصل کرتا ہے تب ہی اور صرف تب ہی وہ نربان مُکتی حاصل کرتا ہے"۔

"اِس نربان مکتی کے لئے کسی خاص مقام کی خصوصیت نہیں دھرم ہی اِس کی بنیاد ہے چین۔ تاتار۔ کاشمیر۔ قندھار۔ زمین آسمان خواہ انسان کسی جگہ کیوں نہ رہے ہر ایک پاک شخص بُدھ کے بتلائے ہوئے دھرم کے راستہ پر چل کر نربان مکتی حاصل کرنے کا مستحق ہے۔ جس کا چلن پاک ہے جس نے دھیان (مراقبہ) اور بیبک کی زندگی حاصل کی ہے۔ جس کے دل میں دنیاوی چیزوں اور سامانوں کیلئے گرویدگی نہیں۔ جس کا دل آزاد ہے وہ ہی جنم بندھن سے آزاد ہو کر نربان روپی اِمرت حاصل کرتا ہے"۔

ناگ سین نے پھر کہا "نربان کے لئے جیسے کوئی خاص مقام نہیں بتلایا جا سکتا ویسے ہی اُس کا کارن (باعث) بھی بتلانا مشکل ہے جس طریق سے نربان پد حاصل ہو سکتا ہے اُس طریق کو بتلایا جا سکتا ہے لیکن یہ نہیں بتلایا جا سکتا کہ نربان کی پیدایش کہاں سے ہے۔ اور نہ یہ ہی صاف اور واضح طور سے بیان کیا جا سکتا ہے کہ وہ چیز کیا ہے"۔

شہنشاہ۔ اے ناگ سین! تمہارا جو کچھ بیان ہے اُس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ نِربان کیا ہے؟ گویا ایک معنوں میں یہ نِربان کچھ بھی نہیں +

ناگ سین نے کہا۔ نہیں مہاراج! ایسا نہیں یہ بات سچ ہے کہ نِربان ضرور ہے۔ برہم گیان کے بارے میں اُپنشدوں میں بھی یہی اُپدیش ملتا ہے۔

"अस्तीति ब्रुवतोऽन्यत्र कथं तदुपलभ्यते"

"وہ ہے" اِس کے علاوہ اور اُن کو (اِیشور کو) کس طرح محسوس کر سکتے ہیں؟

ناگ سین کے اِس تمام بیان سے بھی نِربان کی اصل حقیقت معلوم نہ ہوئی۔ جس حالت میں آسکتی (گرویدگی) نہیں۔ پیدائش کا خوف نہیں موت کا ڈر نہیں الفت۔ نفرت۔ سنیہ۔ ممتا وغیرہ تمام بھاو نیست و نابود ہوجائیں گے۔ من کی تمام خواہشات جاتی رہیں گی ایسی حالت کو کون بیان کرسکتا ہے اور کس کی طاقت میں ہے کہ اُس کو خیال میں بھی لاسکے؟ کہتے ہیں کہ بُدھ دیوجی نے اِس حالت کو حاصل کیا تھا اور اُس کے شاگرد اِس حالت کو صرف بیان کر گئے ہیں اب دیکھنا چاہئیے کہ آیا اس بیان سے بھی نِربان کے متعلق زیادہ عِلم حاصل ہوتا ہے یا نہیں +

بیان کیا گیا ہے کہ جب بُدھ دیوجی کی موت کا وقت نزدیک آگیا تو اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر یہ ہدایت کی کہ "دُنیا کی تمام چیزیں ناپائدار ہیں تم کوشش اور احتیاط کے ساتھ اپنی مکتی کا اوپاو

آپ کرو" یہ تتھاگت کا آخری کلام ہے۔

اِس کے بعد بدھ دیوجی نے گہرے دھیان میں غوطہ لگا کر نربان کے پہلے زینہ پر قدم رکھا پہلے زینہ سے دوسرے پر اور دوسرے سے تیسرے پر اور علیٰ ہذالقیاس تیسرے سے چوتھے پر لیکن اِس منزل پر پہنچکر بھی اُن کی اپنی ہستی کا علم دور نہیں ہوا اس حالت میں بھی کچھ گیان اور آنند باقی ہے اِس منزل سے بھی اوپر اُٹھنے کی ضرورت ہے اس چوتھے جہاں دھیان کی منزل سے اُٹھ کر اُنھوں نے اُس زینہ پر قدم رکھا جہاں صرف اننت آکاش (لامحدود خلا) موجود ہے اننت آکاش کے بعد اننت گیان کی منزل ہے۔ اننت گیان کی منزل سے اُس منزل پر پہنچے جہاں کوئی فکر نہیں۔ کوئی خیال نہیں۔ کوئی خواہش نہیں۔ سب کچھ خلا ہی خلا ہے لیکن یہاں تک پہنچکر بھی چھٹکارا نہیں۔ خلا کو محسوس کرنے میں بھی ایک قسم کی خوشی ملتی ہے اِس لئے اُس کو بھی دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اِس کے بعد خلا کی منزل سے ایسے مقام پر پہنچے جو گیان اور اگیان کے درمیان ایک منزل ہے اس منزل سے بھی پار ہو کر ایسے مقام پر پہنچے جہاں کسی قسم کا فکر نہیں خیال نہیں جہاں من کی کوئی خواہش نہیں جہاں کوئی بھاو گیان اور ابھاو گیان بھی نہیں سب سے اونچی اِس منزل پر پہنچنے کے بعد زینہ بزینہ پھر نیچی منزل میں واپس آکر دھیان کی پہلی منزل میں آگرے۔ دوسری بار جب پھر چڑھنا شروع کیا تو چوتھی منزل سے اوپر نہ اُٹھ سکے اور اِس سے پہلے ہی اُن کی موت وقوع میں آئی اور وہ نربان کے راج میں داخل

ہوئے +

بُدھ دیو جی نے مذکورہ بالا طریق سے نِرباں حاصل کیا۔ بودھ عقیدہ کے موافق ہم بھی سادھن اور پاکیزگی کی طاقت سے دنیاوی چیزوں کی حرص چھوڑ کر سچائی انصاف اور آزادی حاصل کر کے جیتے جی یا پرلوک میں اس نِربان مکتی کو پا سکتے اور زندگی کے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔ بودھ لوگوں کا خیال ہے کہ ارہت لوگ اپنی اپنی پاکیزگی کی طاقت سے اس حالت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ نِربان یافتہ ارہت لوگوں کا چرِتّر (کیریکٹر) بودھ لوگوں کے لئے ایک معراج ہے۔ بُدھ کے اُپدیشوں سے اس امر کی صاف اور واضح طور سے تشریح نہیں ملتی کہ آیا نِربان کی حالت گیان کی حالت ہے یا اگیان کی۔ بھاو کی یا ابھاو کی۔ چیتن کی یا اچیتن کی۔ لیکن اس قدر بیان ضرور ملتا ہے کہ یہ حالت کاریہ اور کارن (علت اور معلول) کی زنجیر سے پرے ہے اور وہاں کاریہ اور کارن کا قانون کام نہیں کرتا یہ حالت کیا "نیتی" "نیتی" "नेति नेति" کے کلمہ کے سوا اور کسی کلمہ سے بیان ہو سکتی ہے؟ یہ وہ حالت ہے جہاں تمام خواہشات کا دفعیہ ہے تکلیف۔ مصیبت جلن۔ عذاب کا خاتمہ ہے ایک معنوں میں گویا انسان کی ہستی ہی باقی نہیں رہتی بودھ دھرم میں انسانی زندگی کا یہی اعلےٰ مقصد ہے اور یہی اس کا آخری انجام ہے +

اب سوال یہ ہے کہ آیا دید اور اُپنشدوں کا برمھ یا بُدھ کا نِربان ہم لوگوں کے لئے اِن دونوں میں سے کونسا صحیح منزل مقصود اور معراج ہو سکتا ہے؟ اور اِن دونوں معراجوں میں سے کونسا ٹھیک ہے؟ نِربان

کے معنے اگر خلا کے ہوں تو یہ بات بلا کسی شک و شبہ کے کہی جا سکتی ہے کہ انسانی فطرت خلا کے سہارے ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ انسان سُونے پن کو کبھی پسند نہیں کرتا۔ انسانی دِل بلا سہارے کے ہرگز نہیں رہ سکتا اُس کو کسی پُرش (ذات) کا سہارا چاہیئے۔ ہم مذہبی دُنیا میں بھی پُرش (شخص) کی ہی عظمت دیکھتے ہیں اور اُس کی شہادت اور ثبوت خود بودھ دھرم ہی ہے۔ کیا خود بُدھ دیوجی اِس دھرم کی جان نہیں؟ اور پھر دیکھئے کیا عیسائی مذہب حضرت مسیح کی قربانی اور کوشش کا نتیجہ نہیں؟ اگر عیسائی مذہب میں سے حضرت مسیح کی شخصیت کو نکال دیا جائے تو عیسائی مذہب کی بنیاد ہی گر جاتی ہے۔ حضرت محمدؐ صاحب کو چھوڑ کر اِسلام کہاں رہ سکتا ہے؟ علےٰ ہذالقیاس چیتن دیوجی اور نانک دیوجی کو چھوڑ کر ویشنو دھرم اور سکھ دھرم کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے؟ یہ سب دھرم بیر ہی ایسے مہا پُرش ہیں جو ایک ایک وقت دنیا میں ظاہر ہو کر دنیا کے لوگوں کو غفلت کی گہری نیند سے جگاتے ہیں اور انسانی سوسائٹی کو طرح طرح کی برائیوں اور گناہوں سے آزاد کرتے ہیں پُرش کا کلمہ کمالیت کو ظاہر کرتا ہے بھگت کا اُپاسیہ دیوتا (معبود) جو پرماتما ہیں وہ بھی پُرش ہیں جو سچائی۔ انصاف۔ پاکیزگی۔ محبت۔ طاقت وغیرہ اوصاف میں کامل ہیں۔ اِس صداقت کو بودھ دھرم خود ظاہر کرتا ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ بودھ بزبان نے مختلف جگہوں میں مختلف صورت قبول کی ہے۔ اگرچہ بُدھ دیوجی نے اپنے دھرم کے مندر میں برمھ (خدا) کو جگہ نہیں دی تاہم جس طرح بے شمار لوگوں نے اُن کو دیوتا خیال کر کے اُن کی پرستش کی ہے

اسی طرح نربان کا سُونا پن بھی آہستہ آہستہ سورگ کے سُکھ کی کلپنا سے پُر ہو گیا - اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ شونیہ (خلا) کو لے کر کوئی دھرم قائم نہیں رہ سکتا ٭

یہاں پر ایک اور امر بھی قابل غور ہے کہ ویدانت کی مُکتی اور بودھ نربان میں فرق کیا ہے ؟ بظاہر جیسے یہ دونوں علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت ایسے نہیں - ویدانت درشن کہتا ہے کہ جب ندیاں سمندر میں جا گرتی ہیں تو اپنے نام اور شکل کو چھوڑ کر اُس کے ساتھ مل جاتی ہیں اسی طرح جیوآتما بھی مُکتی کی حالت میں اپنی شخصیت کو چھوڑ کر برمھ میں فنا ہو جاتا ہے ویدانت درشن کے چو منزلہ دیو مندر میں वैश्वानर و हिरण्य गर्भ اور ईशान - وئی شوانر - ہرنیہ - گربھ اور ایشان تین دیوتاؤں کی رہائش کے تین مختلف مقام مقرر کر دئے گئے ہیں اور چوتھی منزل میں तुरीय توریہ حالت کو قائم کیا ہے اِس حالت میں پہنچکر جیو اور ایشور گویا دونوں ایک ہو جاتے ہیں یا اُن کی سمادھی کی ایک مقام ہے اس حالت میں جیو سمجھتا ہے کہ "سو ہم" سोऽहम "یعنی" وہ میں ہوں" اور برمھتو حاصل کرتا ہے یعنی ایشور بن جاتا ہے یہاں کسی قسم کی بیماری نہیں - دُکھ نہیں - رنج نہیں - غم نہیں - فکر نہیں - تکلیف نہیں -

"तरति शोकं तरति पापमानं गुहा ग्रन्थिभ्यो वि-
मुक्तो ऽमृतो भवति"

بودھ چو منزلہ مندر میں نربان مکتی بھی اِس کی ہو بہو عکسی تصویر

ہے۔ دریافت طلب امر تو یہ ہے کہ آیا اس حالت میں میری شخصی آزادی۔ میری شخصیت قائم رہیگی یا نہیں؟ اگر میری شخصیت ہی باقی نہ رہے تو اُس حالت میں اگر میں پتھر بن جاؤں۔ برمھ میں فنا ہوجاؤں یا نربان کے گہرے سمندر میں مل جاؤں تو میرے لئے سب یکساں ہے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ آیا میری شخصی زندگی نیست ونابود ہو جائیگی یا بتدریج ترقی کے قانون کے مطابق اعلےٰ سے اعلےٰ ہوتی ہوئی گیان دھرم اور آزادی میں بڑھتی جائیگی اگر آپ پوچھیں کہ "میں" کیا ہے؟ تو یہ دلیل اور بحث ومباحثہ کی بات نہیں ہم میں سے ہرایک اپنی روح میں علم کی روشنی سے اِس "میں" کو محسوس کرتا ہے میں جڑ (مادہ) سے علیحدہ ہوں اور دیگر جانداروں سے بھی علیحدہ ہوں۔ جب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ نہ تو میں جڑ ہوں اور نہ حیوانات میں سے ہوں تو اسی علم سے میری شخصی زندگی نشوونما پاتی ہے میرا یہ آتما پریم۔ ممتا۔ سچائی۔ انصاف۔ پاکیزگی اور دیگر کشش کی ہزاروں چیزوں کے ذریعہ اس چند روزہ دنیا میں رہ کر طرح طرح کی مشکلات دقتوں۔ روکاوٹوں تکلیفوں اور مصیبتوں کے اندر سے گزر کر ترقی کر رہا ہے میرے سامنے جو لاانتہا ترقی ہے اسی میں میری شخصیت محفوظ رہیگی میں خود ہی اپنے بھلے اور بُرے کاموں کیلئے ذمہ وار ہوں جب میں اپنے کرموں کا پھل خود ہی بھوگونگا تو پُن کی جزا اور پاپ کی سزا بھی میرا ہی حصہ ہونا چاہئے بودھ دھرم اور ویدانت درشن کی تعلیم کے موافق اگر میری شخصیت کے فنا ہوجانے کا نام ہی مکتی ہو تو میرے لئے دونوں ہی برابر ہیں۔ برمھ میں آتما کا فنا ہوجانا یا مہا نربان میں آتما کا لے ہوجانا دونوں میں فرق کیا ہے؟ اگر بودھ دھرم کی تعلیم کے موافق روح کی شخصیت نہ رہے تو بدھ کا عالمگیر میتری بھاو کہاں اور کس پر کام کریگا؟ اگر کسی کے لئے دل

میں لگاؤ نہ ہو تو کیا اِس سے پریم کی جڑ ہی خشک نہیں ہو جاتی ایسا پریم جس میں کسی کیلئے لگاؤ نہ ہو ہم لوگوں کے خیال سے پرے ہے۔ اگر انسان ایشور کو پورے طور سے حاصل بھی کرلے تو بھی اُس کی زندگی کی رو کا علیحدہ طور پر بہنا اور چلنا نہایت ضروری ہے۔ انسانی زندگی کو تکالیف اور مصیبتوں کا گھر خیال کر کے اُس کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرنے۔ کرم بندھن کو کاٹکر ایسی حالت کو حاصل کرنے کہ جہاں کسی قسم کی کوشش نہیں حرکت نہیں ہل چل نہیں۔ زندگی کی بنیاد شخصی آزادی کی جڑ کاٹ کر برھم یا خلا میں مل جانے سے انجام میں انسانیت کیا باقی رہجاتی ہے؟ ویدانت کی چوتھی منزل میں تو یہ حالت اور بودھ چو منزلہ مندر میں نربان مکتی ایک ہی تصویر کے دو پہلو ہیں۔ ویدانت کے عقیدہ کے مطابق جیوآتما کا پربرھم میں لے (فنا) ہو جانا اور بودھ عقیدہ کے موافق نربان کے پرے ساگر میں ڈوب جانا ہی انسانی زندگی کا مقصد ہے اس کے بعد سوائے تاریکی۔ ناستکتا۔ (دہریہ پن) خلا اور بناش کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ناظرین یہ نربان مکتی کیا ہے۔ روشنی یا تاریکی۔ جاگنے کی حالت یا گہری نیند کی۔ لاانتہا زندگی۔ یا ہمیشہ کی موت حقیقی راحت یا بیہوشی کی حالت میں مہا نربان میں جیوآتما کی ہستی کا باقی نہ رہنا۔ آپ خود بودھ شاستر کے سمندر کو متھ کر فیصلہ کریں میں اپنے بیان کو یہیں ختم کرکے اب آپ سے رخصت چاہتا ہوں +

یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء } **پرکاش دیو**

بدھ دیوجی کی سوانح عمری

بارھواں باب

بودھ سنگھ

تمہید

بودھ دھرم تین رتنوں سے مزین ہے۔ یعنی بدھ - دھرم اور سنگھ جیسے ہندو دھرم میں برہما۔ وشنو اور مہیش تین مورتیاں مانی جاتی ہیں۔ اسی طرح بودھ دھرم میں بھی تین مورتیوں یعنی بدھ۔ دھرم اور سنگھ کو قبول کیا گیا ہے۔ مکتی کے خواہشمند شخص کو بودھ دھرم میں دیکھشت ہوتے وقت مندرجہ ذیل عہد کرنا پڑتا تھا۔

(۱) میں بدھ کی شرن لیتا ہوں۔

(۲) میں دھرم کی شرن لیتا ہوں +
(۳) میں سنگھ کی شرن لیتا ہوں +
بودھ لوگوں کا یہی دیکھشا منتر ہے +

ہم نے اب تک صرف بدھ اور دھرم کا ہی مختصر طور سے ذکر کیا ہے۔ اور صرف بدھ کی زندگی کے دلچسپ حالات اور اُن کے دھرم کی صداقتوں کا جو اُنہوں نے بطور اُپدیش موقع بموقع ظاہر کی ہیں۔ بیان کیا ہے۔ اِس باب میں بودھ دھرم کے تیسرے جُز یعنی سنگھ کا بیان کیا جاتا ہے۔ پہلے بتلایا گیا ہے۔ کہ بودھ دھرم کا بنیادی اصول یہ ہے کہ

(۱) انسانی زندگی دُکھ کا مجموعہ ہے +
(۲) بشئے ترشنا (دنیاوی چیزوں کی حرص) اِس دُکھ کا موجب ہے +
(۳) بدھ کے ظاہر کئے ہوئے اشٹانگ مارگ کو اختیار کرنے سے ترشنا دور ہوتی ہے اور دُکھ کا باعث جاتا رہتا ہے۔ اِس اُپدیش اور عقیدے کے ساتھ ہی ساتھ بودھ سنگھ کی بھی بنیاد پڑی۔ گرہست آشرم میں رہ کر بودھ دھرم کے اعلےٰ اصولوں کی کُلی طور سے پیروی کرنا گرہستی کے لئے ناممکن ہے۔ دُنیا کے موہ مایا اور ممتا کو کاٹ کر اور گھر بار چھوڑ کر باہر چلے جانا نربان پد حاصل کرنے کے لئے ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ الغرض نربان کے راستے کا مسافر ہونے کے لئے گرہستی کا سنیاسی ہونا ضروری ہے بدھ دیوجی نے خود سر منڈوایا۔ بھگویں کپڑے پہنے اور بھکشا پاتر ہاتھ میں لے بھکشو کی

زندگی اختیار کی۔ اور اپنی زندہ مثال اور اُپدیشوں کے ذریعہ دوسروں کو بھی اِسی راستے کا مسافر بنایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اُن کے بہت سے پیرو ہو جانے کی وجہ سے "تارک الدنیا لوگوں کی ایک جماعت بن گئی۔ بُدھ فرقہ کے تارک الدنیا شخص کا نام بھکشو اور سماج میں داخل شدہ بھکشوؤں کی جماعت کا نام سنگھ ہوا۔

چونکہ بُدھ دھرم کا نِکاس ہندو سماج سے ہی ہوا ہے۔ اِس واسطے یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ بھکشوؤں کی یہ جماعت بُدھ کا کوئی ایک نیا اور نو ایجاد خیال نہیں اور نہ اِس کے قواعد میں ہندو سماج کے طریق اور رسوم سے باہر کوئی نئی بات ہے۔ ہندوؤں کا معراج زندگی برمھچرج۔ گرہست۔ بان پرست اور سنیاس چار آشرموں میں منقسم ہے۔ آخری آشرم کو جو شخص قبول کرتا ہے۔ اُس کو سنیاسی کہتے ہیں۔ بُدھ کے زمانہ میں بھی جوگی۔ بیراگی۔ جتی۔ مونی۔ نرگرہست (بے گھر) اچیلک۔ دگمبر وغیرہ مختلف قسموں کے سنیاسی موجود تھے۔ اُن کا یہ نیا فرقہ بھی اِسی سنئے ڈھانچے پر قائم ہوا تھا۔ لیکن اِس کی خصوصیت کہاں تھی؟ اس کا ذکر اپنے اپنے موقع پر ہو گا۔

میانہ روی

دیگر اُداسین فرقوں کے ساتھ بودھ سنگھ کا ایک بات میں فرق دیکھا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جسم کو تکلیف دینا۔ مثلاً فاقہ کشی کرنا۔

آگ تاپنا۔ پانی میں کھڑا رہنا۔ لوہے کی سیخوں پر سونا وغیرہ وغیرہ تکلیف دہ اور کٹھور سادھن بُدھ دیوجی کی تعلیم میں شامل نہ تھے۔ پہلے حصہ میں اس بات کا ذکر آچکا ہے کہ راج تیاگ کرنے کے بعد چھ برس تک انہوں نے لگاتار سخت تپسیا (ریاضت) کی۔ اول انہوں نے آلار اور اُدرک اِن دو گُرؤوں کے پاس جوگ کی تعلیم حاصل کی۔ لیکن اُس میں کچھ فائدہ نہ دیکھ کر بعد ازاں راج گرہ سے اُرویلو جنگل میں جاکر دیگر پانچ سنیاسیوں کے ساتھ دم کشی۔ عرصہ دراز تک فاقہ کشی اور جسم کو سکھا کر کانٹا کر دینے والی سخت درجہ کی ریاضت شروع کی۔ اور آہستہ آہستہ اپنی خوراک کو اس قدر کم کر دیا کہ آخرش وہ ایک مٹھی بھر چاول بھی نہ رہی۔ اس غیر طبعی سادھن کرنے کی وجہ سے اُن کا خوبصورت اور نازک جسم سُوکھ کر کانٹا ہوگیا۔ آنکھیں بیٹھ گئیں اور ہڈیاں نکل آئیں۔ اُن کا جسم اس قدر دُبلا اور بدصورت ہوگیا اور شکل ایسی تبدیل ہوگئی کہ دیکھنے سے اُن کو انسان سمجھنا اور پہچاننا ہی مشکل تھا۔ لکڑہارے اور چرواہے اُن کو پشاچ (جن) خیال کرکے اُن کے جسم پر مٹی اور طرح طرح کی غلاظت پھینکدیتے تھے۔ اور رفتہ رفتہ وہ اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اُن کے شاگردوں کو یہ سمجھنا مشکل ہوگیا تھا کہ آیا وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں۔ اگرچہ سِدھارتھ نے یہ چھ برس بغیر کھانے اور سونے کے گزار دئے۔ اِس عرصہ میں ایک دن کے لئے بھی کسی اور چیز کو انہوں نے نہیں دیکھا۔ کسی دوسرے شخص سے ملاقات نہیں کی۔ کسی دوسری بات کا خیال نہیں کیا۔

صرف ایک ہی مہاں دھیان میں ڈوبے رہے۔ مگر تو بھی سِدھارتھ
کی امید پوری نہ ہوئی۔ اِس قدر سخت ریاضت کرکے بھی جب وہ سِدھ نہ
ہو سکے تو یہ بات اُن کی سمجھ میں آگئی۔ کہ جسم کو اِس طرح سے تکلیف
پہنچا کر مقصد پورا نہ ہوگا۔ اور یہی سوچتے سوچتے ایک دِن جوگ آسن
کو چھوڑ کر اُٹھے اور نئی رنجن ندی کے کنارے پر آہستہ آہستہ ٹہلنے
کی کوشش کرنے لگے لیکن چند قدم ہی چلے تھے کہ غش کھا کر زمین پر
گر پڑے اور بیہوش ہو گئے۔ اور جب اُن کا دم رُک گیا۔ تو شاگردوں
نے سمجھا کہ شاید اِس دفعہ سِدھارتھ کی روح جسم کو چھوڑ گئی ہے +
جب کچھ دیر کے بعد اُن کے شاگردوں کو معلوم ہوا۔ تو وہ بہت
منتشر دماغ اور بے قرار دل کی حالت میں اُن کی خدمت کرنے لگے۔
آخر کار بہت دیر بعد سِدھارتھ نے آنکھیں کھولنی چاہیں۔ اور جب
آنکھ کھلی اور حالت کسی قدر بہتر ہوئی۔ تب اُنھوں نے جسم کو حد سے
زیادہ دمن کرنے اور تکلیف دینے کی غلطی اور اُس کے بے سود اور
فضول ہونے کو محسوس کیا۔ اُنھوں نے شروع شروع میں خیال کیا
تھا۔ کہ بھگویں کپڑے پہن کر سنیاسی بن جانے اور جسم کو پورے طور پر
اپنی مرضی کے موافق تصرف میں لانے اور دُکھ دینے سے ہی سچی معرفت
کی آنکھیں روشن ہو جائینگی۔ لیکن اب تجربہ سے معلوم ہوا کہ دھرم سادھن
کے لئے جسم کی جائز حفاظت اور خبرداری کرنا اعلےٰ فرض ہے۔ اِس
لئے پھر باقاعدہ طور پر خوراک کھانی شروع کی اور آہستہ آہستہ اُن کے
جسم میں طاقت آنے لگی۔ چونکہ چھ برس کی سخت ریاضت کے عرصہ

میں اُن کا بھگواں کپڑا بوسیدہ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اِس لئے ایک دِن ندی کے کنارے پر رادھا نامی کسی غریب عورت کی لاش کا جو کپڑا شمشان میں پڑا ہوا تھا۔ اُسی کو دھو کر بیدھارتھ نے پہن لیا +

اِس امر کو سوچتے سوچتے کہ اب کونسا راستہ اختیار کرنا چاہئے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک طرف حد سے زیادہ جسم کو طرح طرح کی تکلیف دینا اور فاقہ کشی وغیرہ کرنا اور دوسری طرف دنیاوی عیش و عشرت اور جسمانی سکھوں کا غلام ہو جانا یہ دونوں ہی راستے درست نہیں۔ اعتدال یعنی میانہ روی کا راستہ ہی ٹھیک راستہ ہے۔ پرم گیان حاصل کرنے کے بعد اُنھوں نے بنارس میں اِس اعتدال کے راستہ کے متعلق جو اپنا پہلا اور اعلےٰ اُپدیش دیا اُس کا ذکر اس کتاب کے دوسرے حصہ کے ۱۰ صفحہ پر مفصل طور سے آچکا ہے۔ اُن کے بھکشو اُسی اُپدیش کے موافق زندگی بسر کرتے تھے۔ اُن کے کھانے پینے اور رہائش وغیرہ کے طریق دوسرے سنیاسی فرقوں سے علیحدہ تھے۔ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ بودھ بھکشو بھکشا مانگ کر کھاتے تھے۔ لیکن اُن کو کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق کچھ تکلیف نہ تھی۔ اگرچہ وہ اپنے ہاتھ سے سلائی کر کے پھٹے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ لیکن بودھ سنیاسی دِگمبروں کی طرح ننگے نہ رہتے تھے۔ شریفانہ کپڑے پہنکر ہر ایک جگہ جاتے تھے۔ ایسا کہا گیا ہے کہ ایک دن اناتھ پنڈوے کے گھر پر ایک جٹا دھاری اور بدن پر راکھ ملے ہوئے

ننگے سنیاسیوں کا گروہ آموجود ہوا۔ اُن کے استری سنے اپنے بیٹے کی بہو سُماگدھا (सुमागधा) کو بُلا کر کہا "تم جا کر دیکھو کیسے سنیاسی آئے ہیں"۔ سُماگدھا یہ سمجھکر کہ ساری پتر یا کسی اور بودھ سنیاسی کا درشن کرونگی نہایت دلی جوش اور خوشی کے ساتھ دوڑی ہوئی گئی۔ لیکن اُس نے جاکر ایک عجیب نظارہ دیکھا اور یہ ڈراؤنی صورتیں دیکھ کر وہ حیران۔ اور پژمُردہ دل ہو کر واپس گیٔ۔ اُس کو رنجیدہ اور پژمردہ دیکھ کر اُسکی ساس نے پوچھا "بیٹی! تم رنجیدہ کیوں ہو"؟ اُس نے کہا۔ اگر یہی بھکشو سادھو ہیں۔ تو معلوم نہیں۔ دُرجن (بد) کس کو کہتے ہیں *

سنگھ کی ساخت اور اُس میں نفاق

اس کا بیان دوسرے حصے کے ۱۹ صفحہ سے لے کر ۱۰۳ صفحہ تک دیکھو *

ویدک کریا کانڈ

پروہتائی۔ بودھ دھرم کے ظہور کے وقت اُس وقت ہندو سماج میں بلی دان۔ ہوم۔ جگ وغیرہ کریا کانڈ مروج تھا۔ اور ان تمام کریاؤں کو ادا کرنے والے ہوتا होता رتووک۔ اتھرویو وغیرہ مختلف جماعتوں کے پروہت بھی موجود تھے۔ ان تمام اڈمبروں سے پُر کریا کانڈ اور پروہتائی کے طریق کو چھوڑ کر پاک روحانی اخلاق کے اصولوں پر بُدھ دیوجی نے اپنے سنگھ کو قائم کیا۔ اُن کو ویدک کریا کانڈ

اور خصوصاً جانوروں کو بلیدان دینے سے کس قدر گہری نفرت تھی۔ اس کا ثبوت بودھ شاستروں میں اکثر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق چند کہانیاں تیسرے حصہ میں دی گئی ہیں ✦

اگر پروہت کا کرم کانڈ چھوڑ دیا جائے تو پھر پروہتائی کا کچھ کام ہی باقی نہیں رہتا۔ بودھ سنگھ اس کا کافی ثبوت ہے۔ روحانی اوصاف اور عمر کے لحاظ سے بودھ بھکشوؤں کی عظمت تھی۔ بودھ سنگھ کی ابتدائی حالت میں ان کے درمیان پروہتائی کا کچھ اثر دیکھا نہیں جاتا۔ اور وہ اثر رہ ہی کیونکر سکتا تھا؟ جس دھرم میں دیوتا کی کوئی جگہ نہیں۔ شانتی سوستائن کا طریق نہیں۔ جس دھرم میں ہوم۔ جگ۔ کریا کرم بھجن پوجن کی کوئی بیوستھا نہیں اس دھرم میں پروہت کی کیا ضرورت ہوم اور جگ کے دیوتا۔ انسان اور دیوتاؤں کے درمیان کسی واسطے (وسیلہ) کا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بودھ عقیدے کے موافق ہر ایک شخص اپنی پاکیزگی کی طاقت سے نربان حاصل کرنے کا مستحق ہے۔ ہر ایک بودھ اپنا چراغ آپ ہے اور آپ ہی اپنی پشت و پناہ ہے۔ ہر ایک بودھ بھکشو آپ ہی اپنا پروہت اور آپ ہی اپنا ججمان ہے۔ اگرچہ یہہ سچ ہے کہ بدھ دیو ہر ایک مکتی کے خواہشمند کو دنیا اور گھر کی دولت اور حشمت کو چھوڑ کر ان کے اپنے بتلائے ہوئے پاکیزگی کے راستے پر چلنے کے لئے بلاتے ہیں۔ لیکن سادھک کا مکتی حاصل کرنا اس کی اپنی کوشش اور ریاضت پر منحصر ہے ✦

یہ قاعدہ جس کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا عمل صرف

ابتدائی بودھ سماج تک جاری رہا۔ لیکن زمانہ کے ساتھ ساتھ اور خاص خاص جگہوں میں اس کے برخلاف بھی کارروائی دیکھی جاتی ہے۔ بودھ دھرم کے پرچار کے ساتھ ساتھ سنگلدیپ چین تبت وغیرہ مختلف ملکوں میں اس کی شکل وصورت اور قواعد کچھ کے کچھ بن گئے۔ تبت کے لاماؤں میں تو اس نے ایسی عجیب وغریب صورت قبول کی ہے کہ اس کو دیکھکر یہ یقین ہی نہیں ہوسکتا۔ کہ یہ سب کچھ ابتدائی بودھ دھرم میں قبول کیا جاتا تھا +

آچاریہ۔ اوپا اچاریہ مختلف جماعتوں کے سرمنڈے پنڈت پروہت اکٹھے ہوکر دھرم سنگیت گانا۔ دھوپ جلانا۔ گھنٹہ بجانا۔ بڑے بڑے مندروں میں مورتی کا قائم کرنا۔ شانتی جل چھڑکنا۔ برت رکھنا۔ گرو کے پاس اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔ نرک میں اپنے پاپوں کا عذاب بھوگنا۔ بودھی ستو کی کلپنا۔ پوپ کی جگہ دھرم یا جگ لاما کا استحقاق وغیرہ وغیرہ بہت سی باتوں میں تبت کا بودھ دھرم اصلی بودھ دھرم سے بہت دور چلا گیا ہے۔ بلکہ بہت سی رسمیات میں رومن کیتھلک فرقہ کے ساتھ اس کی بہت مشابہت دیکھی جاتی ہے +

ذات کی تمیز۔ برن آشرم کے ساتھ بودھ سنگھ کا کیا تعلق ہے؟ اس سوال کے جواب میں چند باتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ذات کی جڑ اکھاڑ کر ہندو سماج کی ساخت کو توڑ ڈالنا بدھ دیوجی کا مقدم مقصد نہ تھا۔ لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ برن کا وچار رکھنا اُن کی سماج

کی بنیاد نہ تھی۔ براہمن۔ کھشتری وغیرہ افضل ذاتوں کے لوگوں کی طرح
ادنےٰ ذاتوں کے لوگ بھی بھکشوؤں کے سنگھ میں داخل ہونے کا استحقاق رکھتے تھے۔
بدھ دیوجی نے ایک جگہ خود فرمایا ہے کہ "اے بھکشوؤ! جیسے گنگا جمنا اور
اچراوتی وغیرہ دریا خواہ وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں سمندر میں داخل ہو
کر اپنا اپنا پرانا نام اور جگہ چھوڑ کر سمندر کے نام سے پکارے جاتے
ہیں۔ ویسے ہی جب براہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر چاروں برن کے
لوگ میری ہدایت کے موافق گرہست کو چھوڑ کر سنیاس دھرم قبول
کرتے ہیں۔ تب وہ اپنا پہلا خاندان۔ طریق۔ رسم اور پرانا نام چھوڑ کر
شاکیہ کے بیٹے بھکشو کے نام سے ہی نامزد ہوتے ہیں"۔ راجا اجات شترو
کو سنیاس دھرم کے متعلق اُپدیش دیتے وقت بُدھ کہتے ہیں "اگر کوئی
راجا کا نوکر یا خدمتگار بھگویں کپڑے پہنکر خیال۔ کلام اور فعل میں پاک
ہو کر بھکشو کا کام اختیار کرے تو اے راجن! کیا تم یہ کہو گے کہ یہ میرا نوکر
ہے۔ اس کو میرے سامنے کھڑا ہو کر بات کرنی چاہیئے۔ اور میری
عظمت دیکھ کر میرے مطیع رہنا چاہیئے۔ ہمیشہ میری مرضی کے موافق
کام کرنا چاہیئے اور میری خدمت میں مصروف رہنا چاہیئے"۔ راجا نے
جواب دیا: مہاراج یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ میں ہی اُس کو پرنام
کرونگا اُس کو بیٹھنے کے لئے آسن دونگا۔ اور اُس کی خوراک۔ دوائی۔
پوشاک وغیرہ کے متعلق جو کچھ ضروری ہوگا مہیا کرونگا۔ اور اُس کی تمام
ضروریات کو پورا کر کے ایسا انتظام کرونگا تاکہ وہ بہ آرام زندگی بسر
کر سکے اور ہر ایک خوف اور خطرے سے محفوظ رہ سکے"۔ بُدھ کے

شاگرد راجا پرجا۔ براہمن اور شودر بھگویں کپڑے پہننے کا برابر استحقاق رکھتے ہیں۔ صرف اعلےٰ ذاتوں کے لوگ ہی نربان حاصل کرنے کے مستحق نہیں بلکہ اِس دھرم کا پرچار کیا دیوتاؤں اور کیا انسانوں۔ کیا اونچ اور کیا نیچ سب کی بھلائی کے لئے یکساں ہے +

بُدھ کے سب سے پہلے شاگردوں کی جماعت میں ہم شاہی حجام اُپالی کا نام دیکھتے ہیں۔ کھیراگا تھامیں سونیت جو اپنی بابت کہتا ہے وہ سننے کے لائق ہے "میں نیچ کُل (خاندان) میں پیدا ہوا ہوں۔ میں بیکس۔ غریب اور جاہل تھا۔ مندر میں جھاڑو دیکر خشک اور مرجھائے ہوئے پھول جھاڑو کے ذریعہ صاف کرنا ہی میرا کام تھا۔ لوگ مجھکو حقیر سمجھتے تھے۔ میں دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کے سامنے جھک جھک کر سلام کرتا تھا۔ بُدھ دیوجی جب بمعہ اپنے شاگردوں کے مگدھ دیش سے گزر رہے تھے۔ تب اُن کے درشن کے لئے بیقرار ہوکر اپنے سر کا بوجھ پھینک اُن کے پیچھے دوڑا۔ اُنہوں نے مجھکو دیکھ کر مجھ پر دیا کی اور کچھ دیر کے لئے وہاں کھڑے ہو گئے۔ کہاں وہ شہنشاہوں کی مانند بُدھ دیو اور کہاں میں ایک نہایت حقیر بیکس اور غریب شخص! اوہ! مجھ جیسے عاجز اور بیکس شخص کی درخواست سننے کے لئے وہ ٹھہر گئے۔ میں نے اُنکے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام کر کے کہا "پربھو! مجھ ناچیز کو اپنے بھکشوؤں کی جماعت میں قبول کیجئے"۔ تب نہایت رحمدل بُدھ دیو جی نے کہا "اے بھکشو! آ اور میرے ساتھ چل۔ میری صرف یہی

ایک دیکھتا ہے۔ اِس کے بعد سونیت کہتا ہے "میں جنگل میں جاکر دھیان دھارنا میں مصروف رہا۔ اور مکتی کا ذریعہ تلاش کرنے لگا۔ تب دیوتا گن مجھ پر بہت خوش ہوئے اور میرے چاروں طرف مجھکو گھیر کر کھڑے ہو گئے۔ بُدھ دیوجی نے مجھ کو دیکھ اور مسکرا کر کہا۔ "نیکی اور پاکیزگی کی طاقت سے نیچ شخص بھی براہمن بن جاتا ہے۔ براہمن کی سچی علامت یہ ہی ہے"۔ پیدائش سے کوئی براہمن نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان اچھے کاموں سے ہی حقیقی براہمن بنتا ہے بودھ شاستر میں اِس قسم کے بچن کثرت سے ملتے ہیں۔ اُن کا ذکر تیسرے حصہ میں آچکا ہے۔ بُدھ دیو ماتنگ کی کہانی میں کہتے ہیں۔ ماتنگ چنڈال نے اپنے کاموں کی خوبی سے برمہ لوک حاصل کیا تھا۔ جنم سے نہ کوئی چنڈال ہوتا ہے اور نہ کوئی براہمن۔ بلکہ انسان اپنے کرموں کی وجہ سے ہی براہمن یا چنڈال بنتا ہے (سُت نیپات)*

وہی براہمن ہے جو سچائی۔ محبت۔ صفائی اور رحم کی مشق کرتا ہے۔ جو سنجمی اور اندریہ جیت ہے۔ اور جس نے جہالت اور گناہ سے آزادی حاصل کی ہے (دھرم پد)*

لیکن اِس سے کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ بُدھ دیوجی نے ذات کی رسم کی جڑ کاٹ کر سوسائٹی کی اصلاح کے لئے کوشش کی تھی۔ سوسائٹی میں جو لوگ ادنےٰ حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ اُن کو اُبھارنے کے لئے کوشش کرنا۔ ادنےٰ قوم کے لوگوں کو اعلےٰ بنانے یا سوسائٹی کے بدرسوم اور توہمات کو درست کرنے

کے لئے جد و جہد اور کشمکش کرنا غرضیکہ اِن سب اصلاحوں کے متعلق اُن کی تعلیم میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ سوسائٹی کی اصلاح کرنا۔ اُن کے دھرم پرچار میں شامل نہ تھا۔ راج یا سماج کی حالت خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ بھکشو جس نے سوسائٹی کے تعلقات کو چھوڑ دیا ہے اُس کو سوسائٹی کے متعلق فرائض سے کچھ واسطہ نہیں۔ اُس کے لئے اپنے سنگھ کے قواعد کی پیروی کرنا ہی کافی ہے۔ براہمنوں کی عزت کرنے اور چار برن کے دیگر قواعد کی پیروی کرنے میں بھکشو کچھ دخل نہیں دیتے تھے۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ ویدک آچار بیوہار اور کریا کانڈ کو بُدھ دیوجی نے بھکشوؤں کی جماعت میں داخل نہیں ہونے دیا۔ ویدوں کو بدیا کا بھنڈار (چشمہ) سمجھکر اُن کے نزدیک ویدوں کا کوئی مہاتم نہ تھا۔ اُنھوں نے خود بُدھ ہو کر جو اعلےٰ صداقتیں حاصل کی تھیں۔ وہاں تک وید بھی نہیں پہنچ سکتے اور وہ ویدوں کی کلام سے بھی بہت اعلےٰ ہیں۔ وہ صداقتیں عالمگیر ہیں۔ وہ صرف کسی خاص ملک یا قوم کیلئے نہیں بلکہ اُنھوں نے اُن صداقتوں کو بلا لحاظ براہمن اور شودر ادنےٰ اور اعلےٰ غرضیکہ سب کے لئے ہی پرچار کرنے کا عہد کیا۔ غرضیکہ اُن کے سنگھ کا دروازہ سب کے لئے کھل گیا +

بودھ سنگھ اور اُس کے قواعد

شروع شروع میں بھکشو بننے کے لئے کسی قسم کی پابندی نہ تھی۔ جو چاہتا تھا۔ وہی سنگھ میں داخل ہو سکتا تھا۔ لیکن بعد ازاں رفتہ

رفتہ رفتہ یہ قاعدہ بنا دیا گیا۔ کہ جن لوگوں کو تپ دِق۔ مِرگی اور دیگر متعدی بیماریاں نہ ہوں۔ جو غلام۔ مقروض اور سپاہی نہ ہوں۔ اور جنہوں نے ماتا پتا کی رضامندی حاصل کی ہو۔ وہی لوگ بھِکشوؤں کی جماعت میں داخل ہونے کے لائق ہیں +

ابتداءً سنگھ میں داخل ہوتے وقت کوئی انُوشٹھان (رسم) نہیں کیا جاتا تھا۔ صرف سر منڈوانا اور پیلے رنگ کے کپڑے پہننا اور سنیاس کی زندگی بسر کرنا ہی کافی سمجھا جاتا تھا۔ مگر بعد ازاں سنیاس لینے کے لئے ایک انُوشٹھان پدھتی (طریق ادائے رسوم) تیار ہوئی۔ اور کوئی شخص بارہ برس کی عمر سے کم شِکھشارتھی (طالب یا امیدوار) اور بیس برس عمر سے کم بھِکشو کے منصب پر دِکھشت نہیں ہو سکتا تھا۔ دِکھشا کے دِن کم سے کم دس بھِکشوؤں کے اکٹھا ہونے پر انُہی میں سے ایک ایسا شخص جس کو سنیاسی ہوئے دس برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہو سبھاپتی (میر مجلس) مقرر ہوتا تھا +

بھِکشو فرش پر ایک دوسرے کی طرف مُنہ کر کے دو قطاروں میں بیٹھتے تھے۔ اور سبھاپتی کسی ایک قطار کے شروع کے حصہ میں بیٹھتا تھا۔ شِکھشارتھی گرہستی کے لباس میں بھِکشو کے پہننے والے کپڑے ہاتھ میں لے کر حاضر ہوتا تھا۔ اور ایک بھِکشو اُسکو حاضرین کے سامنے پیش کرتا تھا۔ شِکھشارتھی سبھاپتی کو پرنام کر کے اور کچھ نذرانہ دے کر تین بار یہ درخواست کرتا تھا " پربھو میرے اوپر دیا کیجئے یہ بستر لیجئے۔ اور مجھ کو دِکھشت کیجئے تاکہ میں دُکھ سے رہائی

پاسکوں اور نِربان سمبھوگ کر سکوں +

سبھا پتی یہ بستر (کپڑے) لے کر بھکشار تھی کے گلے میں ڈالدیتا تھا۔اور اُس وقت ایسے سُوتر اُچارن (بولنا) کرتا تھا۔جن میں انسانی جسم کے فنا پذیر ہونے کا ذکر ہے۔امیدوار وہاں کسی ایک طرف جاکر بھکشوؤں کا لباس پہن لیتا۔اور ایک سُوتر اس مضمون کا پڑھتا۔کہ"میں یہ بستر (کپڑے) سردی۔گرمی اور نجاّنوارن (ستر پوشی کے لئے پہنتا ہوں" اِس کے بعد وہ بھکشو کے لباس میں حاضر ہو کر سبھا پتی کے سامنے دوزانو بیٹھ کر یہ منتر (کلمہ) "بُدھم شرنم گچھامی (میں بُدھ کی شرن لیتا ہوں) دھرمم شرنم گچھامی (میں دھرم کی شرن لیتا ہوں) سنگھم شرنم گچھامی (میں سنگھ کی شرن لیتا ہوں)" تین بار اُچارن کرتا اور دس مندرجہ ذیل عہد کرتا تھا +

(۱) میں عہد کرتا ہوں کہ کسی جاندار کو نہیں ماروں گا +
(۲) میں عہد کرتا ہوں کہ چوری نہیں کرونگا +
(۳) میں عہد کرتا ہوں کہ اپوترتا (بدچلنی) سے پرہیز کرونگا +
(۴) میں عہد کرتا ہوں کہ جھوٹ نہیں بولونگا +
(۵) میں عہد کرتا ہوں کہ نشئی چیزوں کا استعمال نہیں کرونگا +
(۶) میں عہد کرتا ہوں کہ ناچنے۔گانے۔باجہ بجانے۔اور تماشے کرنے سے پرہیز کرونگا +
(۷) میں عہد کرتا ہوں کہ ممنوع اوقات میں کھانا نہیں کھاؤنگا +
(۸) میں عہد کرتا ہوں کہ پھول مالا۔خوشبوئیں۔اور تِلک چھاپ سنگار

یا زیبایش کی چیزیں استعمال نہیں کرونگا +
(۹) میں عہد کرتا ہوں کہ اونچے اور چوڑے بستر سے استعمال نہیں کرونگا +
(۱۰) میں عہد کرتا ہوں کہ کسی سے سونا - چاندی نہیں لونگا +
وے دونوں بھکشو اِس کے ممتحن بنتے اور وہ اُن دونوں کو سمجھا سے الگ لے جا کر اپنا اور اپنے گرُو کا نام بتلاتا تھا اور کہتا تھا کہ میرے پاس بھکشا پاتر اور پہننے کے کپڑے ہیں اور مجھے کوئی بیماری نہیں ہے جو بھکشو ہونے میں مانع ہو - میں بیس سال کا نوجوان مرد ہوں - میں نے اپنے والدین کی رضامندی حاصل کرلی ہے +
امیدوار اِس کے بعد اُٹھ کر اور سبھا پتی کو پرنام کرکے وہاں سے رخصت ہو جاتا تھا +
شِکھشا رتھی سنگھ کا ممبر نہیں ہو سکتا تھا - جب وہ بھکشو ہونا چاہتا تھا - تب وہ اُس کو گرہستی کا لباس پہن کر مذکورہ بالا انوشٹھان کرنا پڑتا اور سبھا پتی کو پرنام کرکے دوبارہ نذرانہ دینا پڑتا تھا اور اُس سے گرُو بننے کے لئے تین بار اِلتجا کرنی پڑتی تھی - اُس کے رضامند ہونے پر وہ آشرم کے دوسری طرف چلا جاتا اور وہاں پر اُس کے گلے میں بھکشا پاتر (کاسہ گدائی) لٹکا دیا جاتا تھا - اور جس شخص نے اِس کو بھکشو کے منصب میں برن (قبول) کرنے کے لئے تجویز پیش کی تھی - وہی اُس کو سبھا پتی کے سامنے لے آتا - اور اُس کے علاوہ ایک اور بھکشو امیدوار کے دوسری طرف کھڑا ہوتا امیدوار اِن دونو کو اپنا اور اپنے گرُو کا نام بتلاتا تھا - اور اُس کو اِن دونو سے یہ بات بھی

ظاہر کرنی پڑتی تھی۔ کہ "میرے پاس بھکشا پاتر اور پہننے کے کپڑے ہیں۔ اور مجھ میں بھکشو ہونے کی قابلیت بھی ہے"۔

یہ دو نو شخص اس بات کو سب حاضرین کے سامنے ظاہر کر دیتے تھے۔ جب امیدوار کو قبول کرنے کے لئے سب اپنی رائے دیدیتے۔ تو وہ آگے بڑھتا۔ اور زانو جھکا کر دیکھشت ہونے کے لئے یہ کہ کر تین بار درخواست کرتا۔ "اے بھکشوؤ میں سنگھ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ آپ مجھ پر دیا کریں۔ اور مجھ کو ہاتھ پکڑ کر اٹھا لیں"۔ امتحان کرنے والے سب کے سامنے دوبارہ اپنی پریکھشا (امتحان) کا نتیجہ ظاہر کرتے اور تین بار دریافت کرتے کہ آیا اس امیدوار کے سنگھ میں داخل ہونے پر کسی کو کچھ اعتراض ہے یا نہیں۔ اگر کسی کو کچھ اعتراض نہ ہوتا۔ تو ممتحن سبھاپتی کے سامنے سر جھکا کر یہ کہتے کہ "فلاں شخص کو سنگھ نے قبول کیا ہے۔ اور فلاں شخص اُس کا گرو ہے۔ سماج نے اس کو قبول کر لیا ہے۔ اور اسی وجہ سے سب خاموش ہیں"۔

نیا نا گرد ایک ہی مٹھ میں گرو کے ساتھ رہتا اور اُن سے دھرم کی شکھشا حاصل کرتا تھا۔ اور گرو اُس کو اپنے پتر (بیٹے) کی مانند پیار کرتا تھا۔

بھکشوؤں کو دوپہر کے بعد ہر ایک ثقیل چیز کھانے کی ممانعت تھی۔ اور نشہ دار چیزوں کا استعمال کرنا اُن کے لئے قطعی منع تھا۔ وہ کھانا حاصل کرنے کے لئے کھپر ہاتھ میں لے کر دربدر جاتے۔ مگر کسی سے کچھ نہ مانگتے اگر کسی نے اُس برتن میں کچھ ڈالدیا۔ وہ اُسی کو اشیرباد

دیتے اور وہاں سے دوسرے گھر چلے جاتے۔ جب بھوک دُور ہونے کے لائق کچھ کھانا مل جاتا۔ تو سٹھ کو واپس آجاتے۔ اور ذائقہ وغیرہ میں آسکت (گرویدہ) ہونے کے بغیر کھانا کھا لیتے۔ اور کھانا کھا لینے سے پہلے اپنے دل میں یہ چنتا کرتے "تم اپنا کھانا گرہن کرو۔ اور اُس کو مٹی کی مانند سمجھو تھوڑا سا کھانا کھا کر کہو۔ مٹی کو مٹی میں ارپن کیا"۔

بُدھ سادھن کے لئے جنگل میں باس کرنا موزوں خیال کیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ اپنے شِشیوں کو سادھن کے وقت جنگل میں جانے کے لئے ہدایت کرتے۔ مگر عام طور پر بھکشو لوگ باغ میں رہا کرتے تھے۔

بودھ دھرم کی ترقی کے ساتھ ساتھ جس قدر زیادہ تعداد میں بہار تعمیر ہونے لگے۔ بھکشو ہمیشہ اُنہی میں رہائش اختیار کرنے لگے۔ یہ لوگ برسات کا موسم شہر کے نزدیک کسی جگہ میں گزارا کرتے اور شرت (اسوج اور کاتک مہینوں کا موسم) کی موسم میں مختلف مقامات میں پھرنے کے لئے باہر جایا کرتے تھے۔

پھینکے ہوئے اور پھٹے پرانے کپڑوں کو مناسب طور پر پھاڑ کر بھکشو نیچے پہننے کے دو کپڑے یعنی باسک (لنگوٹی) اور سنگھاتی (دھوتی) تیار کرتے اور تیسرا کپڑا اُتراسنگ (چادر) اوپر اوڑھنے کے لئے بنا لیا کرتے اور یہ تمام کپڑے پیلے رنگ میں رنگ لئے جاتے تھے۔ کوئی بھکشو اِن تین کپڑوں کے علاوہ اور زیادہ کپڑا استعمال

نہیں کر سکتا تھا +
کماریہ (کنوارا پن - مجرد رہنا) برت کا پالنا بھکشو کے لئے ضروری تھا - شادی شدہ شخص کے بھکشو ہونے پر اُس کو اپنی استری کو چھوڑ کر آنا پڑتا تھا - اور اُس کے لئے دوسرا برت مفلسی کا تھا - بھکشو ہونے کی صورت میں سب کچھ چھوڑنا پڑتا تھا +
بھکشوؤں کی جماعت میں مہینے میں دو بار پرتی موکش شاستر (بودھ شاستر کا نام) پڑھا جاتا تھا - اگر کوئی بھکشو کوئی نیم (قاعدہ) توڑتا - تو وہ خود اُس موقع پر اپنا قصور قبول کرتا - معمولی پاپ کی سزا میں اُس کو یا تو بہار کے صحن میں جھاڑو دینی پڑتی - یا بودھی درخت کے نیچے مٹی بچھانی پڑتی تھی - لیکن بھچار (زناکاری) چوری یا کسی جاندار کی جان لینے اور بھکشو ہو کر اپنے آپ کو ارہت ظاہر کرنے کی سزا میں اُس کو بھکشوؤں کی جماعت سے خارج کر دیا جاتا تھا - اگر کسی کے متعلق کچھ شکایت آتی - تو سماج کا جلسہ ہوتا اور سب مل کر اُس کا فیصلہ کرتے تھے
شکھشارتھیوں کا فرض تھا - کہ وہ سورج کے نکلنے سے پہلے اُٹھ کر منہ ہاتھ دھوتے - اور بہار اور بودھی درخت کے نیچے جھاڑو دیتے - پینے کا پانی لاتے اور اُس کو چھان کر رکھتے - اس کے بعد کسی نرجن جگہ میں جا کر سنگھ کے قواعد یاد کرتے - بدھ کی خوبیوں اور اپنے نقصوں اور برائیوں کو یاد کرتے کرتے سمادھی (دھیان) اور بودھی درخت کو پھولوں سے سجاتے - اس کے بعد اُپادھیا کے ساتھ بھکشا کے لئے باہر جاتے - اور واپس آ کر اُس کے پاؤں دھونے کے

لئے پانی دیتے - اور بھکشا سے حاصل کی ہوئی چیزیں اُسکے سامنے رکھتے - کھانا کھانے کے بعد کھانے کے برتن دھوتے ۔

اِس کے بعد بُدھ کی ارادھنا (حمد) اور تمام جیوؤں پر دیا (رحم) اور سنیہہ (محبت) کرنے میں اپنے دل کو لگاتے ۔

بعد ازاں دھرم گرنتھوں کا پاٹھ اور اُن کی شکھشا (تعلیم) لیتے یا اُن کی نقل کرتے تھے - سورج کے غروب ہوتے پر پھر پوتر استھانوں (پاک مقامات) کو صاف کرتے اور چراغ جلا کر اُپادھیا کے اُپدیش کو سُنتے - اور پڑھے ہوئے سبق کو دوہراتے - اگر کسی شخص سے کوئی قصور سرزد ہو جاتا تو وہ اُس وقت گرو کے پاس قبول کرتا - اور جو کچھ پاس ہوتا شکھشارتھی اسی میں خوش رہتا - اور اپنی تمام اندریوں کو قابو میں رکھ کر دھرم کے بھاؤں میں دن بدن ترقی کرتا ۔

اُپادھیا گن روزمرہ کے معمولی کاموں سے فارغ ہو کر مانِسک (دماغی) اور ادھیاتمک (روحانی) کاموں میں مصروف ہوتے

(۱) کبھی وہ میتری[ل] بھاونا میں مصروف ہوتے - اس وقت وہ تمام جیووں کے بارے میں چنتا کرتے اور بلا لحاظ دوست اور دشمن کے

[ل] میتری بھاونا کو پالی بھاشا میں اس طور پر لکھا ہے - سب جیو سُکھی ہوں - اور کسی کے ساتھ بیر اور دشمنی نہ رکھیں - کسی کی جان نہ لیں - کسی سے ہنسا نہ کریں - اور سُکھ میں وقت کو خرچ کریں - دُکھ سے آزاد ہوں - اپنی جائداد سے محروم نہ ہوں - سب جیووں کی ہستی کرموں سے ہے - کرموں سے ہی سب پیدا ہوئے اور سب کرموں کے وارث ہیں کرم ہی سب کا بندھو اور آشرے دانا ہے - جو شخص پاپ اور پُن کے کرم کریگا - اسکو اُس کا پھل بھوگنا پڑیگا ۔

اُن کے سُکھ کی کامنا کرتے ۔

(۲) کبھی وہ کرونا بھاونا میں مصروف ہوتے۔ جس میں دُکھ سے سنتپت (تکلیف زدہ) تمام جانداروں کو یاد کر کے اُن کی دُکھ بھری حالت کو محسوس کرتے۔ اور اُس کو دُور کرنے کے لئے مضبوط عہد کرتے ۔

(۳) کبھی وہ مُدِت (آنند) بھاونا کرتے کہ جس میں وہ دوسروں کے سُکھ اور ترقی میں اپنی خوشی مناتے ۔

(۴) کبھی وہ اشُبھ بھاونا (دُکھ کی چنتا) کرتے جس میں جسم کی اپوترتا اور اس کی بیماری کی بھیانک مُورتی (خوفناک تصویر) کو خیال میں لاتے۔ اور اُس کی ناپائداری کو محسوس کر کے اُس کے سُکھ کی طرف سے لاپرواہ ہو جاتے ۔

(۵) کبھی اُپیکھشا (شانت بھاؤ کی) بھاونا کرتے۔ جس میں وہ اُلفت اور نفرت کے بھاؤ کو ترک کرتے۔ اور حکومت اور ظلم محبت اور رہنسا (انتقام) دولت اور افلاس۔ عزت اور بے عزتی۔ جوانی اور بڑھاپا۔ خوبصورتی اور بڑھاپے کی بدصورتی کی طرف سے بالکل لاپرواہ ہو جاتے اور دل کو ایسا بنا لیتے۔ کہ جس میں ایک کے لئے کشش اور دوسرے کے لئے نفرت کا بھاؤ نہیں رہتا تھا۔ اور سب معاملات میں دل میں کسی چیز کی طرف لگاؤ نہ رکھتے تھے ۔

آہا۔ بدھ دیو روحانی طاقتوں کے نشوونما کے لئے کیسا اچھا طریق ظاہر کر گئے ہیں ۔

بھکشونی سنگھ (بودھ سنیاسنی)

بودھ سنگھ کی بنیاد پہلے صرف بھکشوؤں کی جماعت کے ذریعہ قائم ہوئی۔ شروع شروع میں عورتوں کو سنگھ میں داخل ہونے کا حق حاصل نہ تھا۔ بدھ دیو جی جو انسانی فطرت کی کمزوریوں سے واقف تھے اور جو سنجم (خود ضبطی) کے ذریعہ کام کرودھ لوبھ وغیرہ پر فتح حاصل کرنے کی ہدایت کرتے تھے وہ اگر عورتوں کو سنگھ میں لینے سے جھجکتے تھے۔ تو یہ کچھ چنداں تعجب اور حیرت کی بات نہیں اُن کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر عورتوں کو سنیاسیوں کے ساتھ ملنے جُلنے کا موقع ملے گا تو اس میں خرابی کا امکان ہے۔ جب آنند نے بدھ دیو جی کے سامنے یہ تجویز پیش کی تو بدھ دیو جی نے کہا کہ اگر عورتیں گھر بار چھوڑ کر سنیاسنی نہ بنیں تو یہ دھرم ہزار برس تک پاک اور خالص رہیگا اور اگر اُن کو سنگھ میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے تو اس دھرم کی پاکیزگی بہت جلد جاتی رہیگی اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ دھرم نیست ونابود ہو جائے گا +

بودھ سنگھ میں عورتوں کو شامل ہونے کا حق آسانی سے حاصل نہ ہوا بلکہ بدھ دیو جی بہت مشکل سے عورتوں کو بھکشونی بنانے کے لئے رضامند ہوئے +

عورتوں سے الگ تھلگ رہنے کے لئے خواہ کتنی ہی کوشش

کیوں نہ کیجائے اور کتنے قواعد اور قوانین کیوں نہ بنائے جائیں لیکن ان سے قطع تعلق کر لینا ممکن نہیں ۔" اے بھکشو! خواہ تم بھکشا کے لئے باہر جاؤ یا گرہستی کے گھر کھانا کھانے کے لئے جاؤ تم کو عورتوں سے ضرور بضرور واسطہ پڑیگا۔ خواہ تم چاہو یا نہ چاہو لیکن ان کی دیا۔ ممتا پریم کے بھاو تمہارے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے "۔ خاصکر اس وقت کا تو کچھ ذکر ہی نہیں جبکہ قدیم زمانہ میں ملک ہند میں پردہ کی رسم کا زیادہ زور نہ تھا اور عورتیں مردوں کی سوسائٹی میں ملتی جلتی تھیں اور قومی امور اور تجاویز میں حصہ لیتی تھیں۔ عورتوں کے اچھے برتاؤ اور سلوک کی تصویر ہم بودھ سوسائٹی میں شروع سے دیکھتے ہیں۔ بودھ سماج میں شوجاتا ۔ امبپالی وشاکھا بہت پاک اور دھارمک عورتیں گزری ہیں ۔ ان کے علاوہ ایک اور عورت کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جس کا نام بھی شوجاتا تھا یہ ایک بڑے دولتمند کی لاڈلی لڑکی تھی۔ اس کی فطرت نہایت خراب تھی ۔ بدھ دیوجی نے اس کی زندگی میں کس طرح تبدیلی پیدا کی اس کی کیفیت اس طرح ہے" ایک دن جبکہ بدھ دیوجی بھکشا کے لئے اناتھ پنڈک کے گھر آئے تو انہوں نے سنا کہ وہاں بڑا شور وغل ہورہا ہے بدھ دیوجی نے دریافت کیا کہ یہ شور کیسا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مچھلی فروشوں کی مچھلیاں چرائی گئی ہیں اور وہ آپسمیں دنگا فساد کر رہے ہیں اناتھ پنڈک نے اپنے دکھیا دل کی کہانی بدھ دیوجی سے صاف صاف بیان کی اور کہا کہ مہاراج! میرے بیٹے کی استری ایک بہت بڑے گھرانے کی بیٹی ہے وہ

آج میرے گھر آئی ہے وہ بڑی غصہ والی اور نافرماں بردار ہے۔
کسی کی بات نہیں سُنتی اپنے سوامی کا کہنا نہیں مانتی۔ساس اور سُسر
کی بےعزتی کرتی ہے آپ کے لئے بھی اُس کے دل میں کچھ شردھا اور
بھگتی (عزت اور تعظیم) نہیں یہ سُن کر بُدھ دیوجی نے سُوجاتا کو بلایا
اور اُس سے کہا کہ "پیاری بیٹی! آؤ میرے پاس بیٹھو"۔ جب وہ اُن کے
پاس آکر بیٹھی۔ تو بُدھ دیوجی نے کہا کہ سنو عورتیں سات قسم کی ہوتی ہیں۔
بعض نہایت مغرور۔ اور بعض بدچلن۔بعض لڑاکی۔شیریں کلام۔
سلیم الطبع۔ گھر کے کاروبار میں ہوشیار۔ خاوند کی پیاری اور مفید
ساتھی اور خدمت گزار۔ ان میں سے تم کس قسم کی عورت ہو۔ بُدھ دیو
جی کا یہ کلام سُنکر سُوجاتا کو اپنی عزت اور بڑائی کا کچھ خیال نہ رہا۔
اور اُس نے کہا آپ نے جو سوال کیا ہے میں اس کا مطلب اچھی طرح
نہیں سمجھی آپ کرپا کر کے مجھے اس کا مطلب سمجھا دیجئے۔ بُدھ دیو
جی نے کہا میں تم کو بتلاتا ہوں تم دلی توجہ سے سُنو بعد ازاں اُنھوں
نے پھر اپنے بیان کو دوہرایا اور بتلایا کہ بعض عورتیں بدچلن متلون
مزاج۔ خاندان کو بدنام کرنے والی۔سوامی کو نہ پیار کرنے والی
وغیرہ وغیرہ اور دوسری طرف ایسی عورتیں بھی ہیں جو پاک اور نیک
خصلت رکھتی ہیں اور جو داسی کی طرح اپنے سوامی کی سیوا میں مصروف
رہتی ہیں اور اُس کے حکم کی پیروی کرتی ہیں۔ اب تم بتلاؤ کہ ان سات
قسم کی عورتوں میں سے تم کس قسم کی ہو۔ تب سُوجاتا کو ہوش آیا اور اُس نے کہا آپ
مجھکو پتی برتا استری کی مانند سمجھئے۔ اب میں کسی اور قسم کی عورت

بننا نہیں چاہتی۔ ہم ابھی کہہ آئے ہیں کہ بودھ سنگھ میں عورتوں کو شامل ہونے کا حق بہت کوشش کے بعد حاصل ہوا۔ پہلے گوتمی مہا پرجاپتی نے عورتوں کے لئے یہ حق چاہا لیکن اُن کی درخواست منظور نہ ہوئی۔ آنند نے اس تجویز کو دوبارہ پیش کیا اور بُدھ دیو جی سے عرض کی کہ اگر عورتیں سنیاس دھرم کو اختیار کریں تو کیا اُن کو اس کا اجر نصیب نہ ہوگا اور کیا وہ اشٹانگ مارگ کی پیروی کرنے پر بھی ارہت ہونے کی مستحق نہیں؟ اس پر بُدھ دیو جی نے کہا ہاں وہ ضرور مستحق ہیں۔ بعد ازاں آنند نے کہا تو پھر اُن کو سنگھ میں کیوں نہیں داخل کیا جاتا۔ ماتا گوتمی (پرجاپتی) نے آپ کی ماں کے انتقال ہو جانے پر آپ کی پرورش کی ہے یہ آپ کی بہت عزت اور تعظیم کرتی ہیں اور آپ سے محبت کرتی ہیں آپ کا بھلا چاہنے والی اور خدمت کرنے والی ہیں اِن کو اس حق سے محروم رکھنا کسی طرح بھی مناسب نہیں اس کے بعد بُدھ دیو جی نے بودھ بھکشنیوں کے لئے چند قواعد بنا دیئے جن کا خلاصہ یہ ہے:

کہ بھکشونیاں آزاد اور خود مختار نہ رہیں بلکہ وہ ہر ایک طرح سے بھکشوؤں کی جماعت کے مطیع رہیں گی جیسے عورتوں کے متعلق منو جی کی تعلیم ہے کہ وہ بچپن میں باپ جوانی میں خاوند اور بڑھاپے میں بیٹے کے مطیع رہیں اور کبھی بھی آزاد نہ رہیں بھکشونیوں کے متعلق بُدھ دیو جی کی تعلیم بھی ٹھیک اسی قسم کی تھی۔ سنیاسنی ہونے پر بھی وہ کسی بات میں آزاد نہیں اُن کے لئے جو آٹھ احکام نکلے

وہ یہ ہیں۔ (اس ملک کی حالت اس زمانہ میں اخلاقی لحاظ سے بہت ابتر تھی)

(۱) بھکشوں کی عزت اور تعظیم کریں۔ (۲) جس جگہ بھکشو نہ ہو بھکشونی وہاں موسم برسات نہ گزارے۔ (۳) ہر ایک پکھش (پندرہ روزہ) میں بھکشونی بھکشو سنگھ کی رضامندی سے فاقہ کشی وغیرہ دھرم کے کام کرے اور ان سے اُپدیش حاصل کرے۔ (۴) موسم برسات کے اَتسب کے ختم ہونے پر بھکشو سنگھ اور بھکشونی سنگھ دونوں کے سامنے پاپ کے پراشچت کے لئے برت پالن کرے۔ (۵) دونوں سنگھوں سے मानत شاسن لے یعنی پاپ سرزد ہونے پر اُس کے لئے جو سزا مقرر کی جائے اُسکو قبول کرے۔ (۶) دو برس کے مطالعہ کے بعد دونوں سنگھوں سے اُپ سمپد उपसम्पद دیکھشا لے (۷) شرمنوں کی غیبت نہ کرے اور اُن سے سخت کلامی نہ کرے۔ (۸) بھکشو اُن کے نقص بتلا کر اُن کو راہ راست پر قائم رکھیں لیکن بھکشوں کے نقص پکڑنا بھکشونیوں کے لئے بالکل منع ہے۔

مہا پرجاپتی نے اِن تمام دھرم کے قواعد کو قبول کیا اور عورتوں میں سب سے پہلے وہی بُدھ دیو جی کی شاگرد بنی بعد ازاں اُس نے یہ تجویز پیش کی کہ بھکشو اور بھکشونیں دونو ہی اوصاف اور کام کے لحاظ سے یکساں عزت اور تعظیم کے مستحق ہونے چاہئیں مگر بدھ دیو جی نے اس تجویز کو منظور نہ کیا رفتہ رفتہ بھکشونیوں کے لئے علیحدہ

قواعد تیار کئے گئے۔ بدھ دیوجی کے معراج کے موافق سنیاسنی کو کس قسم کی زندگی بسر کرنی چاہئے وہ مفصلہ ذیل اُپدیش سے ظاہر ہوتی ہے جو انہوں نے مہاپرجاپتی کو دیا +

بودھ تپسونی کو چاہئے کہ وہ حرص نہ کرے۔ تھوڑے پر قناعت کرے۔ فضول بات چیت سے پرہیز کرے۔ اور ناپائدار خوشیوں سے اوپر رہے۔ نرجن میں رہکر دھیان دھارنا اور دھرم سادھن میں مصروف رہے۔ ہر ایک قسم کی سستی اور کاہلی کو ترک کرے اور اعلےٰ درجہ کی محنتی ہو غرور اور تکبر کو چھوڑ کر بردباری۔ فروتنی اور انکساری وغیرہ پاک اوصاف سے مزین ہو۔ سب کے ساتھ محبت اور نیک دلی کے ساتھ برتاؤ کرے۔ بودھ سنیاسنی کا فرض ہے کہ وہ اس طور پر نیک اور پاک زندگی بسر کر کے اپنے بُرت کو پورا کرے +

بودھ سنگھ میں بودھ سنیاسنیوں کی تعداد بھکشوؤں کے مقابل بہت کم پائی جاتی ہے اور اسی واسطے اُن کی مثال اور اُپدیش کا اثر بھی کم ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ بودھ لوگوں میں بودھ تپسنیوں کی بہت عزت اور تعظیم کی جاتی تھی انکی ذہانت۔ علم۔ معزز خاندانوں میں آمد و رفت۔ اور سوسائٹی میں اُن کی عزت اور تعظیم کا ثبوت مالتی مادھو मालतीमाधव وغیرہ سنسکرت ناٹکوں میں جگہ بجگہ پایا جاتا ہے۔ بودھ سنیاسنیں اپنی ذہانت۔ علم اور پاکیزگی کے ذریعہ شرمن کے منصب کو حاصل کر سکتی تھیں یہاں تک کہ وہ ارہنت ہونے کی بھی مستحق سمجھی جاتی تھیں کھیشما وغیرہ بہت سی بودھ

سنیاسنیوں نے اپنی غیر معمولی ذہانت ۔ عقل اور فضیلت کی وجہ سے بودھ لوگوں کی جماعت میں بہت شہرت حاصل کی تھی +

سوتر پٹیک میں تھیرا گاتھا اور تھیری گاتھا نامی دو کتابوں کے رجن میں گاتھا جمع کی گئی ہیں) بھاشیہ میں اُن کے مصنفوں کے نام اور اُن کی زندگی کے حالات کا ذکر ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی ورا تپسنیوں نے بدھ دیوجی کی زندگی میں ہی تھیری گاتھا تصنیف کی تھیں ان میں بہت سی گاتھائیں نہایت اچھی ہیں اور اُن کے مصنفوں کی ذہانت اور دھرم بھاؤ کا ثبوت دیتی ہیں یہہ سب تپسیونیں بودھ دھرم کے متعلق اعلےٰ درجہ کی شکھشا (تعلیم) اور اُپدیش دیتی تھیں ۔ کثرت سے بھکشو اور بھکشونیں اُن کا اُپدیش سننے کے لئے جمع ہوتے اور اُن کو سنکر موثر ہوتے تھے ۔ تھیری بھاشیہ میں سوما نامی ایک تپسونی (عابدہ) کا ذکر ہے وہ راجہ بمبی سار کے سبھا پنڈت کی لڑکی تھی بودھ دھرم میں دیکھشا حاصل کرنے کے بعد بہت دھیان دھارنا اور سادھنا کے ذریعہ اُس نے ارہت کا منصب حاصل کیا جب وہ شراوستی کے نزدیک ایک اُپ بن (جنگل) میں ایک درخت کے نیچے دھیان میں مصروف تھی تو ایسے وقت میں مار اُس کا دھیان بھنگ کرنے کے لئے خیال سے اُس کو ڈر دکھلانے لگا اور اُس نے یہ کہا :-

" اے عورت ! بھلا تو اُس سخت اور مشکل منصب کو کس طرح حاصل کرسکتی ہے جس کو جوگی اور رشی بہت بڑی تپسیا (ریاضت)

کے بعد پاتے ہیں اگرچہ تو ہمیشہ سے کھانا بناتی ہے لیکن تیرا ہاتھ اب تک بھی درست نہیں ہوا۔ اور یہ معلوم کرنے کے واسطے کہ آیا چاول پک گئے ہیں یا نہیں تجھکو انہیں بار بار دبا کر دیکھنا پڑتا ہے۔ مار کی یہ بات سن کر سکھی ورا (سنیاسنی) نے جواب دیا یہ کچھ عیب کی بات نہیں اور نہ ہی اس میں میرا کچھ نقصان ہے کہ میں اجناس مستورات میں پیدا ہوئی ہوں راستی کی اعلےٰ منزل کو حاصل کرنے کے لئے جس کا دل مضبوط اور اٹل ہے وہ اپنے اوپر بھروسہ کر کے کسی روکاوٹ کو روکاوٹ اور کسی مشکل کو مشکل نہیں سمجھتی ارہت لوگ جس راستہ کو منتخب کرتے ہیں وہ اُسی راستہ پر چلتی ہے اُس کی پاکیزگی کی طاقت سے تمام ناپاک خواہشات نیست و نابود ہوجاتی ہیں اور راستی کی روشنی سے جہالت کی تاریکی دور ہوجاتی ہے اے مار! تو اپنی ابتر حالت کو دیکھ اور یہ بخوبی جان رکھ کہ میں نے تجھ کو پورے طور سے پہچان لیا ہے اور اب میں تیرے دم جھانسوں میں نہیں آتی اور مجھکو تیرا کسی قسم کا خوف نہیں۔

بودھ گرہستی۔ بودھ دھرم کی بنیاد گرہست آشرم پر نہیں اور یہ اس دھرم میں ایک بہت بڑا نقص ہے کیونکہ اس امر کو ہر ایک شخص تسلیم کریگا کہ اگر سب لوگ دنیا کا کاروبار چھوڑ کر بیراگی اور سنیاسی ہوجائیں تو سوسائٹی کا تمام انتظام درہم برہم ہوجائے اس لئے اس کے ساتھ ہی ساتھ سنیاسیوں کا گروہ بھی نیست و نابود ہوجاتا ہے بودھ دھرم کی تعلیم کے مطابق بھکشوں کے لئے روپیہ کمانے کی سخت

ممانعت تھی اور اُن کی خوراک اور پوشاک وغیرہ کا انحصار گرہستیوں پر ہی تھا۔ اگر تمام گرہستی گھر بار چھوڑ کر بھکشو بن جائیں اور جنگل کا راستہ اختیار کر لیں تو دنیا کی کل بند ہو جائے اور خوراک اور اولاد کے نہ ہونے کی وجہ سے انسانی سوسائٹی۔ بودھ سنگھ وغیرہ سب ہی نیست و نابود ہو جائے۔ بُدھ دیو جی خود اس امر سے بخوبی واقف تھے اسی واسطے انہوں نے بھکشوؤں کے علاوہ گرہستی بھی بودھ سماج میں شامل کئے تھے۔ مگر بودھ سنگھ کے ساتھ بودھ گرہستیوں کا ایسا بہت گہرا رشتہ نہ تھا۔ گرہستیوں کو بودھ دھرم میں دیکھشت کرنے کے لئے تِری شرن त्रिशरण منتر یعنی بُدھ دھرم اور سنگھ کی شرن لیتا ہوں) کے علاوہ اور کسی انوشٹھان رسم ادا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ آچار و بیوہار کے لحاظ سے بودھ گرہستیوں کو اپنے اپنے دھرم کے مطابق کارروائی کرنے کا مجاز حاصل تھا اور اس میں کسی کو کچھ اعتراض نہ تھا۔ بودھ بھکشوؤں کے لئے خوراک اور پوشاک مہیا کر دینا ہی اُن کا کام تھا۔ بودھ گرہستیوں کا نام اُپاسک اور اُپاسکا تھا۔

بُدھ کے اُپاسک اور اُپاسکاؤں کو علاوہ بُدھ۔ دھرم اور سنگھ کی شرن لینے کے پانچ عہد کرنے پڑتے تھے :-

(۱) میں عہد کرتا ہوں کہ کسی جاندار کو نہیں مارونگا۔
(۲) میں عہد کرتا ہوں کہ چوری نہیں کرونگا۔
(۳) میں عہد کرتا ہوں کہ ناجائز مباشرت نہیں کرونگا۔
(۴) میں عہد کرتا ہوں کہ جھوٹ نہیں بولونگا۔

(۵) میں عہد کرتا ہوں کہ منشی چیزوں کا استعمال نہیں کرونگا +
اس کے علاوہ اُن کو اور بہت سے فرائض ادا کرنے پڑتے تھے جو مہامنگل سوترا اور بہت سے سوتر سوتر پٹک میں گرہستیوں کے فرائض کے متعلق ہیں +

تیرتھ درشن

بُودھ دھرم کی تعلیم میں جہاں بھاونا ۔ دھیان اور سمادھی پُوجا کے لئے لازمی سمجھے گئے ہیں ۔ وہاں تیرتھ درشن بھی پُوجا کا ایک جزو اعظم خیال کیا گیا ہے ۔ قدیم زمانہ سے ہی بودھ سماج میں اس کا رواج پایا جاتا ہے ۔ بودھ مذہب کی کتب مقدسہ میں تیرتھ کے چار مقام بیان کئے گئے ہیں +
(۱) بُدھ کی جائے پیدائش (۲) وہ مقام جس جگہ بدھ دیوجی نے بُدھتو (پرم گیان) حاصل کیا ۔ (۳) وہ مقام جہاں انہوں نے دھرم چکر چلایا ۔ یعنی پہلے پہل اپنی تعلیم کی ہدایت کی ۔ (۴) وہ مقام جہاں اُن کی موت واقع ہوئی ۔ اِن تمام مقاموں کے درشن کے خیال سے بھکشو ۔ بھکشونیں ۔ اُپاسک اور اپاسکا تیرتھ یاترا کے لئے باہر جاتے ہیں ۔ بُدھ دیوجی خود فرما گئے ہیں کہ جو شخص اِن چار تیرتھوں کا درشن کرنے کے بعد مرتا ہے وہ سورگ حاصل کرتا ہے +
بودھ دھرم کے ان تمام مقامات میں سے بعض تو خستہ حالت

میں ہیں۔ بعض قریباً کھنڈر پڑے ہیں اور بعض کی شکل وصورت ہی تبدیل ہو گئی ہے اور بعض بالکل نیست ونابود ہو گئے ہیں +

کپل وستو۔ جو کپل وستو بُدھ دیوجی کی جنم بھومی تھی۔ اب وہ کہاں ہے؟ اُن کی زندگی میں ہی نیست ونابود ہو گئی تھی۔ اُنہوں نے خود تو راج چھوڑ کر دھرم پرچار کے لئے اپنی زندگی قربان کی۔ بعد ازاں اپنے لڑکے راہول اور دیگر رشتہ داروں اور عزیزوں کو بھی اپنے دھرم میں لا کر راج کے مضبوط ستون کمزور کر دئے۔ اِن کی علیحدگی سے اُن کے پتا کو جس قدر تکلیف اور دُکھ ہوا تھا۔ اُس کا ذکر دوسرے حصہ میں آچکا ہے۔ اُن کی تکلیف کا باعث سچّا تھا۔ باہر سے دشمنوں نے موقع پا کر اُن کے مُلک پر حملہ کیا۔ بُدھ دیوجی کی وفات کے تین برس بعد کوشل راج کے راجا پرسن جیت کے لڑکے اور ولی عہد نے کپل وستو کو نیست ونابود کر دیا۔ اور شاکیہ خاندان کا نام ونشان باقی نہ رکھا۔ چین کے سیاحوں نے اس مشہور شہر کے کھنڈروں کو ہی دیکھا تھا۔ رفتہ رفتہ اُن کا نشان بھی نہ رہا۔ حال میں بہت جستجو اور تلاش کے بعد آرکیالوجسٹ لوگوں نے آشوک کے ایک کھودے ہوئے ستون سے کپل وستو کا مقام نیپال کے نزدیک بتلایا ہے۔ اور ہونگ سانگ کے بیان کی بنیاد پر یہ ستون نکالا گیا +

بُدھ گیا۔ چونکہ اس مقام پر بُدھ نے بُدھتو (پرم گیان) حاصل کیا تھا۔ اس واسطے یہ مقام بُدھ لوگوں کا سب سے بڑا تیرتھ سمجھا

جاتا ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کے لئے یروشلیم ہے۔ گیا کے ساتھ بودھ
لوگوں کا سب سے بڑا لگاؤ ہے۔ اور یہ اُن کی یادگار کا ایک بہت
بڑا نشان ہے۔ اشوک راجہ نے اس جگہ پر ایک بودھ مندر بنا دیا تھا۔
یہ مندر کئی بار گر پڑا اور پھر کئی دفعہ نئے سرے سے تیار کیا گیا۔ چنانچہ زمانۂ
حال میں بھی از سرِ نو اِس کی تعمیر ہوئی ہے۔ اور ہونگ سانگ کے
بیان کے موافق اِس نے اپنی پہلی صورت قبول کی ہے اب وہاں پر
وہ بودھی درخت نہیں جس کے نیچے بُدھ دیوجی کی معرفت کی آنکھیں
کھل گئی تھیں۔ مندر کے پیچھے اِس کا قائم مقام ایک پیپل کا درخت
تیسری صدی عیسوی میں وہاں پر لگایا گیا تھا اور اب وہی موجود
ہے۔ اِس کے متعلق یہ روایت ہے۔ کہ اصلی درخت کی ایک شاخ
مہندر کی بہن سنگھ مِترا سنگلدیپ میں لے گئی تھی۔ اور وہاں پر وہ
لگائی گئی تھی۔ اور اُس سے ایک بہت بڑا پیپل کا درخت ہو گیا۔
افسوس! بودھ دھرم کی یہ حالت ہوئی اپنے وطن سے جلا وطن ہو کر
دوسرے ملکوں میں اُس کی شاخیں در شاخیں جا بجا پھیل گئیں۔ بُدھ
گیا میں بودھی درخت کِس جگہ اور کِس حالت میں تھا اسکا ذِکر ہونگ سانگ
کے سفرنامہ میں مِلتا ہے۔ درخت کے پہلے حصہ میں ایک پہاڑ تھا۔
جس پر ایک خوبصورت سنہری کلس تھا۔ اُس کے داخلے کے
دروازے کی ایک طرف اولوک تیشور اور دوسری طرف میترے
کی مورتی تھی۔ درخت کے شمال کی طرف بُدھ دیوجی پرم گیان حاصل
کرنے کے بعد چہل قدمی کیا کرتے تھے سات دن تک دھیان میں مگن

رہنے کے بعد اُٹھکر جس جگہ وہ سات دن تک چہل قدمی کرتے رہے اور جس جگہ اُنہوں نے ویش کے دو لڑکوں ترِی پُش اور بھلک کے ہاتھ سے فاقہ کشی کے بعد دودھ لے کر پیا۔ اِن تمام مقاموں اور دیگر امور کے متعلق ہونگ سانگ نے اپنی کِتاب میں ذکر کیا ہے یہاں پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ تری پُش اور بھلک دونوں گرہستی بُدھ کے سب سے پہلے شاگرد بنے اور اُن کے دھرم میں دیکھشت ہوئے۔ سنگھ اُس وقت تک بھی قائم نہ ہوا تھا۔ بُدھ گیا میں بُدھ کی یادگار کے مقام کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

سارناتھ۔ یہ کانشی کے نزدیک تیسرا بودھ تیرتھ ہے۔ یہاں ہی بُدھ دیو جی نے اپنا دھرم چکر پہلے چلایا تھا۔ سارناتھ بودھ مذہب کے لوگوں کی ایک بہت بڑی اور مشہور جگہ تھی بُدھ دیو جی کی موجودگی میں ہی سارناتھ بہار بن گیا تھا۔ یہاں پر بودھ لوگوں کے بہت سے دیو آسلے (عِبادت گاہ) اور دیوتاؤں کی مورتیاں تھیں۔ اور ایک نہایت عُمدہ درسگاہ بھی تھی۔ وہ سارناتھ اب بالکل نیست و نابود ہوگیا ہے۔ اِس کے چاروں طرف ایسے بڑے بڑے کھنڈر پائے جاتے ہیں کہ جن کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بُودھ لوگوں کے دشمنوں نے اِس کو تباہ کیا ہوگا۔ یہاں پر اشوک کے وقت میں ایک ستون بنایا گیا تھا جو اب بھی موجود ہے اور جس کو ہونگ سانگ نے دیکھا تھا اس ستون کے نزدیک ہی کنگ ہانگ صاحب نے ایک پتھر کا ٹکڑا دریافت کیا ہے جس پر بُدھ کی پیدایش۔ بُدھتّو کا حاصل

کرنا۔ کاشی میں اُپدیش اور نرِبان (موت) اِن چاروں واقعات کے متعلق تصویریں کھُدی ہوئی ہیں +

کُوشی نگر۔ یہاں پر بُدھ دیوجی کی وفات وقوُع میں آئی۔ چین کے سیاح اِس کو خستہ حالت میں دیکھ گئے تھے اِس کا ذِکر کرتے وقت ہیانگ سانگ کہتا ہے کہ بُدھ دیوجی کی موت کی خبر پاکر جب کاشیپ کُوشی نگر کو جارہا تھا۔ تو اُس وقت چند بھِکشو خوش ہوکر بول اُٹھے۔ اُچھا ہُوا کہ تتھاگت اِس دنیا سے رُخصت ہوگئے۔ کیونکہ اگر اب ہم میں سے کوئی شخص قصُور کرے گا۔ تو اُس کو کوئی تنبیہہ اور سرزنش تو نہ کریگا" یہ سُن کر کاشیپ دھرم کو قائم رکھنے کے وسائل سوچنے لگا۔ جو لوگ اُس وقت وہاں موجود تھے۔ اُس نے اُن سب کو بُلاکر کہا۔ یہ مُناسب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دھرم شاستر بنایا جائے۔ جو تمام بھکشو بُدھ دیوجی کی تعلیم سے بخوبی واقف ہیں اور جنہوں نے اس تعلیم کو اپنی زِندگی کا دستورالعمل بنایا ہے اور جو غور و فکر کرنے کا مادہ رکھتے ہیں وہ سب مِل کر ایک سبھا قائم کریں اور اِن میں جو لوگ سنئے اور ناتجربہ کار ہیں۔ وہ سب چلے جائیں +

یہ سُنکر بہت سے لوگ تو چلے گئے۔ مگر ایک ہزار لوگ باقی رہ گئے۔ اُن میں انند بھی تھا۔ کاشیپ آنند کو بھی اس سبھا میں لینے کے لئے رضامند نہ ہوا۔ اور اُس نے اُس سے مخاطب ہوکر کہا۔ تم کو میں نقصوں سے بالکل پاک نہیں کہہ سکتا۔ تم بھی اس سبھا کے لایق نہیں ہو۔ اگرچہ تم بُدھ کے ساتھی اور پیارے شِشش تھے۔ اور اُن کو پتا

کی مانند بھگتی اور پیار کرتے تھے - لیکن میرا یہ خیال ہے کہ تمہارے
دل میں اب تک بھی دنیوی چیزوں کی گرویدگی باقی ہے اور وہ ابھی تک
پورے طور سے دُور نہیں ہوئی - اِس لئے تم کو چاہیئے کہ تم اسکو اپنے
دل سے دُور کرو اور پھر تم کو سبھا میں قبول کیا جائیگا +
آننَد نے جنگل میں جا کر جوگ سادھن کرنے لگا - اور اُس نے
ارہت سِدھی حاصل کر لی - بعد ازاں جب وہ سبھا میں آکر دروازے
پر کھڑا ہوا - تو کاشیپ نے اُس کو کہا - اگر تمہارے دِل سے دنیوی
چیزوں کی گرویدگی دُور ہوگئی ہے - تو اِس کا ثبوت دو - اگر تم سُوکھشم
شریر (لطیف جسم) سے اِس بند دروازے کے اندر سے سبھا میں داخل ہو سکو -
تب سمجھا جائے گا کہ تم نے سِدھی حاصل کی ہے - آنند اُسی وقت
اُس دروازے کے سوراخ سے سُوکھشم شریر کے ذریعہ سبھا میں
داخل ہوا - اور بودھ بزرگوں کو جو وہاں پر موجود تھے پرنام کر کے
سبھا میں بیٹھ گیا +
راج گِرہ - یہ مقام راجہ بمبی سار کا دارالخلافہ تھا - بدھ دیوجی نے
کپل وستو سے باہر ہو کر اِس جگہ آراڑ کالام اور اُدرک دو براہمنوں
سے پہلے دھرم اُپدیش لیا - اگرچہ اُن کے بتلائے ہوئے راستہ
نے اُن کے دِل میں جگہ حاصل نہ کی - تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُن
کی تعلیم اور اُپدیش بالکل بے سود ثابت ہوئے - کیونکہ اُس تعلیم کا نتیجہ
بعد ازاں اُن کے اپنے اُپدیشوں سے ظاہر ہوتا ہے - راج گِرہ کا
بینو بن اور گِردھر کوٹ پربت یہ دونوں مقام بُدھ دیوجی کی بہت

پیاری رہائش گاہیں تھیں۔ بُدھ دیو جی کی زندگی کے متعلق اور بھی بہت سے واقعات اِس جگہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ساری پُتر اور موّدگلیان گوتم کے دو بہت بڑے شاگردوں کی اشوجیت کے ساتھ یہاں ہی پہلے پہل ملاقات ہوئی۔ دیودت نے اپنے گرو کے خلاف (بُدھ دیو جی کے خلاف) یہاں ہی سازش کی تھی۔ اس کے نزدیک ہی سپت پرنی نامی غار ہے۔ جہاں پہلے پہل بوُدھ سبھا منعقد ہوئی تھی۔ اِس مقام پر اُنھوں نے اپنے شاگردوں کو اِس امر کے متعلق اُپدیش دیا تھا کہ جس سے بھکھشو دھرم کی پیروی کر کے آپس میں صُلح کے ساتھ رہیں۔ اور اُن میں آپس میں نفاق نہ ہونے پائے اِن مشہور تیرتھوں کے علاوہ اور بھی مقام ہیں جن کو بودھ لوگ عزت اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مثلاً پاٹلی پُتر۔ شراوستی۔ ویشالی۔ کوشامبی۔ نالند وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام مقاموں میں بُدھ دیو جی نے وقتاً فوقتاً رہائش اختیار کی۔ نالند میں بوُدھ لوگوں کی ایک بہت بڑی اور مشہور یونیورسٹی تھی۔ اس مقام کا نام اب بارہ گاؤں ہے۔ جو بُدھ گیا سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہونگ سانگ کہتا ہے۔ کہ بُدھ دیو جی نے یہاں تین ماہ تک ٹھہر کر دھرم اُپدیش دئے۔ ہونگ سانگ نے خود اِس بہار میں ٹھہر کر پانچ ماہ تک دھرم شاستروں کا مطالعہ کیا۔ شلادت کے عہد حکومت میں نالند بہار پورے جوبن اور رونق پر تھا۔ اِس کا تمام خرچ شاہی خزانہ سے دیا جاتا تھا۔ ہیانگ سانگ کا بیان یہ ہے کہ چھ مختلف بہاروں میں قریباً دس ہزار بھکشو

مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ بودھ مذہب کے اٹھارہ فرقے اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ یہاں کے تمام طالب علم بڑے ذہین عالم اور پاک چلن ہوتے تھے۔ صبح سے شام تک محض دھرم چرچا اور دھرم کے متعلق بات چیت میں مصروف رہتے تھے۔ اور یہاں پر بہت دور دور سے بڑے بڑے پنڈت دھرم کے متعلق شکوک رفع کرنے کے لئے آکر ٹھیرتے تھے۔ تری ٹپک نامی بودھ شاستر جن کو حفظ یاد نہ ہوتا تھا۔ اُن کو شرم کے مارے مُنہ چھپانا پڑتا تھا۔ نالند کے شاگردوں کی فضیلت اور علمیت کی اِس قدر شہرت تھی۔ کہ بہت سے فریبی اور دھوکا باز تپسوی اُن کا لقب اور خطاب لیکر پنڈتائی کا سوانگ بناکر ادھر اُدھر لوگوں کو دھوکا دیتے پھرتے تھے۔ اِن مقامات کو چھوڑ کر سنگلدیپ۔ برہما۔ شیام۔ چین۔ تبت وغیرہ مقامات میں بھی بُدھ کی یادگار کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ جن کے یہاں پر بیان کرنے کی ضرورت نہیں *

پراشچت بدھان (کفارہ کا طریق)

جس طرح عیسائی مذہب کے رومن کیتھلک فرقہ میں فادر (پادری) کے پاس اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کا ایک طریق ہے۔ ویسے ہی بودھ لوگوں میں بھی اِس کے مطابق ایک طریق مروج تھا۔ ہر ایک بھکشو کو ہر ایک مہینہ میں دو بار یعنی پورنماسی اور اماوس کے دِن برت رکھنا پڑتا تھا۔ اور پرتی موکش کی ہدایت کے موافق سنگھ

کے نزدیک اپنے پاپوں کو قبول کر کے پراشچت کرنا پڑتا تھا۔ غالباً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درش پورنماشی ویدک طریق کے موافق بودھ لوگوں میں اس پاکشِک (پندرہ روزہ) پرب نے رواج پایا تھا۔ جس جگہ یہ پندرہ روزہ سبھا منعقد ہوتی تھی۔ اُس مقام پر اس حصہ کے تمام بھکشوؤں کو حاضر ہونا پڑتا تھا۔ بھکشو سنگھ کے جمع ہونے پر پاپ اور پراشچت بدھان کے منتر پڑھے جاتے تھے اور سبھا کا کام شروع ہوتا تھا۔

"بھکشوؤں میں سے اگر کسی نے کوئی پاپ کیا ہے تو وہ صدق دل سے قبول کرے اور اگر کوئی قصور نہ کیا ہو۔ تو خاموش رہے جو خاموش رہے گا۔ تو اُس سے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بے قصور ہے جو پاپ کر کے جان بوجھ کر بھی قبول نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے بُدھ دیو جی خود کہہ گئے ہیں "جھوٹ تباہی کا موجب ہے۔ اِس واسطے اگر کسی بھکشو نے کوئی قصور کیا ہے اور وہ اُس سے رہائی پانے کی خواہش رکھتا ہے۔ تو وہ علانیہ طور پر قبول کرے۔ اُنو تاپ سے پاپ کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے"۔

پرتی موکش نامی گرنتھ میں پراشچت کا طریق بیان کیا گیا ہے۔ ایسا کہا گیا ہے کہ بدھ دیو جی نے کاشی سے جا کر راج گرہ کے قیام کے دِنوں میں پراشچت کے قواعد بنا دئے تھے۔ بھکشو سنگھ کی پندرہ روزانہ سبھا میں پرتی موکش کے قواعد پڑھے جاتے تھے اور اُن کی تشریح کی جاتی تھی۔ کس قصور کے لئے کیا سزا ہونی چاہئے اور اُس

کا کیا پراشچت ہونا چاہیئے یہ سب کچھ بتلا دیا جاتا تھا۔ کئی قسم کے پاپوں اور قصوروں مثلاً قتل۔ زناہ وغیرہ گناہ کبیرہ کی سزا یہ تھی کہ بھکشو سنگھ سے خارج کر دیا جاتا تھا۔ اور نسبتاً چھوٹے چھوٹے پاپوں کے لئے مثلاً بُرے خیال سے کسی عورت کے جسم کو چھونا۔ کسی بھکشو کے ساتھ بے انصافانہ سلوک کرنا۔ اُس کے لئے خاص خاص پراشچت تھے۔ اُس کے بعد رہنے سہنے۔ لباس وغیرہ کے متعلق بے قاعدگی۔ جھوٹ۔ زیادہ لالچ۔ غیبت۔ بھکشنیوں کے ساتھ اکیلے پھرنا یہ تمام چھوٹے چھوٹے پاپ دُوکت کہے جاتے ہیں۔ دُکھی ہو کر ان سب کو قبول کرنے سے ہی یہ معاف کئے جاتے تھے۔ ان تمام چھوٹے چھوٹے پاپوں کی خاصیت اور طریق دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بھکشو سنگھ میں قواعد کی کس قدر سخت پابندی تھی۔ کٹیا بناتے وقت اُس کی پیمایش کس طرح ہونی چاہیئے۔ چھتری۔ آئینہ استعمال کرنا چاہیئے یا نہیں۔ داتن کتنی ہونی چاہیئے۔ بھکشا پاتر کس قسم کا ہونا چاہیئے بیٹھنے کا آسن کتنے عرصہ تک استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص چھینک لے۔ تو اُس کو یہ اشیرباد دینا کہ تمہاری عُمر بڑی ہو۔ مناسب ہے یا نہیں۔ کس طرح سے آرام نامی بہار کو صاف اور ستھرا رکھنا چاہیئے کس طرح سے اشنان کرنا چاہیئے۔ کس طرح کا کھانا کھانا چاہیئے کیا اُٹھنے۔ کیا بیٹھنے۔ کیا کھانے۔ کیا پینے۔ کیا سونے غرضیکہ زندگی کے ہر ایک کام کے متعلق بُدھ دیوجی نے قواعد بنا دئے ہیں اِس امر کے متعلق کہ بُدھ دیوجی کے اُپدیشوں کا کس زبان میں پرچار ہونا چاہیئے

اکثر بات چیت ہوتی تھی - ایک دفعہ دو براہمنوں نے بُدھ دیوجی کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ آپ کے اُپدیشوں کے متعلق مروجہ زبان میں ہونے کے باعث عام لوگوں کے ذریعہ غلط فہمی پھیلتی ہے اور اُن کا مقصد پُورا نہیں ہوتا - ہم لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ آپ کے اُپدیش سنسکرت چھندوں میں بنا کر پرچار کئے جائیں - بُدھ دیو جی نے اِس تجویز کو منظور نہ کیا - اُنہوں نے کہا - "ایسا کرنے سے دھرم پرچار میں کچھ مدد نہ ہوگی - بلکہ اُس کا نتیجہ اُلٹا ہوگا - اور ایسی زبان میں دھرم پرچار کرنے سے جس کو عام لوگ نہ سمجھ سکیں کچھ فائدہ نہ ہوگا - اے بھکشوؤ - تم میں سے ہر ایک اپنی اپنی مادری زُبان میں میرے کلام کو قبول کرو - یہی میری ہدایت ہے"۔ چلو بگ

پنچایت - اِن تمام پاک اُپدیشوں کے موجود رہنے پر بھی سنگھ میں لیسا اوقات آپس میں اختلاف رائے اور تنازعہ ہوتا تھا - چلو بگ میں اُن تمام جھگڑوں کے دور کرنے کے متعلق بہت سے قواعد پائے جاتے ہیں - اُن میں سے آپس میں اختلاف رائے اور جھگڑے کے فیصلہ کے متعلق پنچایت کا طریق قابل بیان ہے - پراشچت کے متعلق جب کوئی سوال اُٹھتا اور پنچایت میں پیش ہوتا تھا - تو کثرت رائے سے اُس کا فیصلہ ہوتا تھا - جو تمام بھکشو پنچایت میں لئے جاتے تھے - اُن میں کچھ خُوبیوں کا ہونا ایک لازمی شرط تھی - مثلاً رو رعایت نہ کرنے والے - دُشمنی اور غصہ

سے پاک۔ عالم۔ روشن دماغ اور عمر رسیدہ بھکشو ہی اس پنچایت میں فیصلہ کرتے تھے۔ رائے لینے کے تین طریق تھے۔ اول پوشیدہ دوم۔ بغیر ظاہر کئے۔ اور تیسرے برملا طور پر۔ جب بلا کسی شک و شبہ کے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی امر عام لوگوں کی رائے اور دھرم کے قواعد کے مطابق ہے۔ تو اُس وقت پوشیدہ طور سے رائے لینے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی تھی۔ بحث اور شک موجود ہونے پر وہ بھکشو جس کی رائے لینے کی ضرورت ہوتی تھی دو رنگوں کا ٹکٹ تیار کرتا تھا۔ اور جو شخص رائے دینے کے لئے آتا تھا۔ اُس سے کہتا۔ اس رائے کے لوگوں کے لئے اس رنگ کا ٹکٹ ہے۔ اور دوسری رائے رکھنے والے لوگوں کے لئے دوسرے رنگ کا ٹکٹ ہے۔ ان دونوں میں سے جس کو تمہارا جی چاہے لے لو اور کسی دوسرے کو مت دکھلاؤ۔ رائے دینے والا اگر سوچ بچار کے بعد معلوم کرے کہ اُن لوگوں کی رائے جو دھرم کے برخلاف کارروائی کرتے ہیں زیادہ ہے۔ تو اس رائے کو قبول نہ کرے اور اگر دھرم کے مطابق ہو۔ تو اُس کو قبول کرے۔ رائے لینے کا یہ طریق پوشیدہ سمجھا جاتا تھا۔ بغیر ظاہر کرنے کے رائے لینے کا طریق یہ تھا کہ یہ بات بھکشوؤں کے کان میں کہی جاتی تھی کہ یہ ٹکٹ فلاں رائے رکھنے والوں کا ہے۔ اور یہ ٹکٹ دوسری رائے رکھنے والوں کا ہے۔ ان دونوں میں سے جس کو تمہاری مرضی ہو۔ اسکو تم گرہن کرو۔ اور کسی کو یہ مت بتلاؤ کہ تم کس طرف اپنی رائے دو گے۔ رائے دینے والا اگر

یہ معلوم کرے کہ دھرم کے برخلاف چلنے والوں کی رائے مضبوط ہے۔ تو اُس کو قبول نہ کرے اور اگر زیادہ لوگوں کی رائے دھرم کے مطابق ہے تو اُسی رائے کو قبول کرے۔ بلا ظاہر کئے ہوئے رائے قبول کرنے کا بھی قاعدہ تھا۔ چلوبگ

موسم برسات کے تین مہینے بھکشو آپسمیں میل ملاپ اور اُتسب کے لئے خرچ کیا کرتے تھے وہ یہ اُتسب بہار اور دیگر آشرموں میں مناتے تھے اُس وقت گویا دینی امور کے متعلق بات چیت۔ شاستر پاٹ اور چھان بین کی دُھوم مچ جاتی تھی۔ شراوک لوگ مختلف مقامات سے آتے تھے اور بدھ دیوجی کے جاتک شاستر کے اُپدیش سُنتے اور پاک زندگی حاصل کرتے تھے اور سب لوگ پاک بھاوں سے اُتسب میں شامل ہوتے تھے۔ جینی لوگ بھی برسات کے موسم میں اِس قسم کا اُتسب کرتے ہیں اگرچہ اُن کا اُتسب بالکل بودھ لوگوں کے اُتسب کی مانند نہیں ہوتا۔ مگر تاہم ان دونوں کی آپسمیں بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔ برسات کے چار ماہ جینی لوگ بھی دھرم شاستر پاٹ سُننے اور برت رکھنے وغیرہ میں بودھ طریق کے مطابق خرچ کرتے ہیں اور اُن دنوں میں ہی اُتسب مناتے ہیں +

موسم برسات کے آخر اور پرچار کے لئے باہر جانے سے پہلے بودھ لوگوں کا ایک سالانہ اُتسب ہوا کرتا تھا جسکو وہ "प्रवारण" پرواارن یعنی دعوتی جلسہ کہتے تھے۔ اِس جلسہ میں سب بھکشو مِل کر مندرجہ

ذیل طریق سے پاپ اور پراشچت (کفارہ) کے متعلق بات چیت کیا کرتے تھے۔ جو پراشچت کرتا تھا وہ بھکشوؤں سے مخاطب ہوکر کہتا تھا:۔

"اے بھکشوو! اگر آپ نے میرے برخلاف کچھ دیکھا یا سُنا ہے یا میرے چلن کے متعلق کسی کے دل میں کچھ شک ہے آپ مہربانی کر کے اُس کو ظاہر کر دیجئے۔ اگر صحیح ہوا تو میں اُس کے لئے پراشچت قبول کرنے کے لئے تیار ہوں"۔

رفتہ رفتہ یہ طریق گرہستیوں میں بھی مروج ہو گیا لیکن جب اُس کی پیروی کرنے میں مشکلات اور دقتیں پیش آئیں۔ تو راجہ اشوک نے پاپ کے لئے پراشچت کرنے کے متعلق ایک بہت بڑا اُتسب جاری کیا۔ اُس میں پہلے اپنے قصوروں کو قبول کرنا پڑتا تھا اور اُس کے ساتھ ہی ساتھ دان اور دھرم کا انوشٹھان (رسم) بھی کرنا پڑتا تھا۔ یہ اُتسب پانچ برس کے بعد ہوتا تھا۔ سنہ عیسوی کی ساتویں صدی میں پریاگ راج (الہ آباد) میں ایک دفعہ یہ اُتسب ہوا تھا۔ مُلک چین کا سیاح ہیانگ سانگ اُس اُتسب کو دیکھ گیا تھا وہ اُس کے بارے میں یوں بیان کرتا ہے:۔

اِس جلیل الشان اُتسب کا میدان ایک نہایت دلکش اور خوش گوار میدان تھا اِس کے چاروں طرف گلاب کے درختوں کی خوبصورت قطاریں تھیں جن پر نہایت خوشبودار اور لطیف پھول کھلے ہوئے تھے اور درمیان میں سنہری رنگ کے ریشم کے

کپڑے اور دیگر بیش قیمت دان کی چیزوں سے پُر خوبصورت گھروں
کی قطاریں ہوئی تھیں اور اُن کے پاس پاس ایک سو بھوجن گھر
(کھانے کے مکان) ہوتے تھے کہ جن میں سے ایک ایک گھر میں
سو سو اشخاص بیٹھکر کھانا کھا سکتے تھے۔ راجہ شیلاوت (ہرش بردھن)
نے اُس وقت اس گردونواح میں اپنی حکومت قائم کی تھی۔ بودھ
دھرم کے لیئے اُس کے دل میں بہت شردھا (محبت و تعظیم)
تھی لیکن اُس کے راج میں براہمنوں کا بھی کچھ کم زور اور رسوخ
نہ تھا۔ شیلاوت کی دعوت پر بیس مختلف صوبوں کے راجہ بمعہ
اپنی اپنی فوجوں۔ براہمن۔ شرمن وغیرہ پچاس ہزار لوگ بہت
شان و شوکت کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔
اڑھائی ماہ تک یہ اُتسب نہایت دھوم دھام سے جاری رہا۔
اِس دھرم مہامنڈل کی مغربی طرف ایک عالیشان سنگھ آرام
(بھکشوؤں کے رہنے کی جگہ) اور مشرق کی طرف ساٹھ ہاتھ اُونچا
ایک ستون تعمیر کیا گیا۔ درمیانی حصہ میں بُدھ دیوجی کی سونے کی
قدآدم مورتی نصب کی گئی۔ اور بُدھ۔ سوتیا (सविता) اور
شیو اِن تینوں کی مورتیاں علیحدہ علیحدہ قائم کی گئیں اور تمام
ہندو اور بودھ لوگوں کو جو اِس جلسہ میں شامل ہوئے تھے نہایت
بیش قیمتی چیزیں دان دی گئیں اور طرح طرح کے لذیذ اور عمدہ کھانے
کھلائے گئے۔ بدھ دیوجی کی ایک چھوٹی مورتی ایک نہایت
آراستہ و پیراستہ ہاتھی کی پشت پر رکھی گئی۔ بائیں طرف اندر

کے لباس میں شِلادت اور دائیں طرف کام رُوپ کا راجہ نہایت کرّوفر سے مع پانچ پانچ سو جنگی ہاتھیوں کے جلوس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ شِلادت ہیرے اور جواہرات کے جڑاؤ زیور اور دیگر نہایت قیمتی چیزیں نوارے کے طور پر چاروں طرف بکھیرنے لگا اور اُس نے بدھ دیوجی کی مورتی کو اسنان کرانے کے بعد اپنے کندھوں پر اُٹھا اور بیش قیمتی لباس پہنا کر ستون پر نصب کر دیا۔ کھانا کھانے کے بعد براہمن اور شرمن آپسمیں ملکر دھرم چرچا اور بحث و مباحثہ کرنے لگے۔ ایک طرف تو براہمنوں اور شرمنوں اور دوسری طرف مہایانی اور ہین یانی دو بودھ فرقوں میں سخت بحث و مباحثہ شروع ہوگیا اس اُتسب میں راجا نے اپنے خزانہ کا قریبًا تمام روپیہ خرچ کر دیا۔ یہاں تک کہ اُس موقعہ پر وہ اپنے جسم سے کپڑے۔ کانوں کے بالے موتیوں کی مالا وغیرہ بیش قیمتی چیزیں بھی اُتار کر لوگوں کو دیتے تھے ٭

ہیانگ سانگ کا بیان ہے کہ اُتسب کے ختم ہونے پر اُس ستون میں آگ لگ گئی اُس کا خیال ہے کہ راجہ شِلادت کی بودھ دھرم میں اس قدر شردھا دیکھ کر براہمنوں نے حسد کے مارے یہ نہایت خوفناک اور گناہ آلودہ کارروائی کی تھی اُنھوں نے راجا کو بھی مار ڈالنے کی کوشش کی تھی مگر خوش قسمتی سے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوئے ٭

تیرھواں باب

بودھ دھرم شاستر

یعنی

بودھ دھرم کی کُتب مقدسہ

شاکیہ سنگھ (بُدھ دیوجی) اپنی زندگی میں خود کوئی شاستر لکھ کر نہیں چھوڑ گئے۔ بودھ شاستر کے پنڈتوں کا یقین ہے کہ بُدھ کا کلام بات چیت تعلیم۔ ہدایات۔ نصایح وقواعد وغیرہ شُرتی کے ذریعہ نسلاً بعد نسلاً عرصہ دراز تک اُن کے شاگردوں کی زبان پر زندہ رہتے ہیں اور بعدازاں کسی اور وقت قلمبند ہوتے ہیں۔ صرف بودھ کتب مقدسہ کی ہی یہ کیفیت نہیں بلکہ دیگر مذہبی فرقوں میں بھی آج کل جو کُتب مقدسہ خیال کی جاتی ہیں اُن کا بھی یہی حال ہے۔ وہ بھی اُن کے بانیوں نے خود اپنی زندگی میں نہیں لکھیں بلکہ اُن کے شاگردوں اور شردھالوں نے ایک عرصہ کے بعد قلمبند کی ہیں اسی واسطے یہ ممکن ہے کہ ان مہاپرشوں کا کلام اپنی اصل شکل وصورت میں

قلمبند نہ ہوا اور اس میں بہت کچھ آمیزش ہو گئی ہو۔

بُدھ کی وفات کے بعد چار بڑی سبھائیں (مجلسیں) منعقد ہوئیں۔ اول سبھا مہا کاشیپ کے مشورہ سے راجا جات شترو کے زیر انتظام راج گرہ کے سپت پرنی مقام میں منعقد ہوئی۔ اس کے سو سال بعد کال اشوک اس کے بعد راجہ اشوک اور سنہ عیسوی سے ۲۴۳ برس پہلے سکا خاندان کے راجہ کنشک والی کشمیر نے ویشالی۔ پاٹلی پتر (پٹنہ) اور جالندھر میں یکے بعد دیگرے ایک ایک سبھا منعقد کی۔ پہلی اور دوسری سبھا میں بُدھ کے اُپدیش بات چیت نصایح اور ہدایات جمع کی گئیں اور اس طور پر بودھ شاستر تیار ہوئے۔ اور اشوک کے وقت میں جو سبھا منعقد ہوئی۔ اُس میں اُن شاستروں کو بہت چھان بین اور جانچ پڑتال کے بعد تسلیم کیا گیا۔ یہ شاستر تین قسم کے ہیں (۱) بنے پٹک۔ (۲) سوتر پٹک (۳) ابھی دھرم پٹک۔ ان تینوں کے مجموعہ کو تری پٹک یا تین رتن کہتے ہیں اور ان میں بودھ فرقہ کے عقاید اور اصول رسوم۔ پراشچت (کفارہ) کا طریق۔ اخلاق۔ کہانیاں اور تمثیلیں اور درشن (فلاسفی) وغیرہ درج ہیں۔

اگرچہ پالی زبان میں جو شاستر لکھے گئے ہیں وہ زیادہ قدیم خیال کئے جاتے ہیں تاہم یہ اندازہ لگانا کہ تری پٹک شاستر ٹھیک کس وقت کتاب کی صورت میں قلمبند ہوئے تھے بہت مشکل ہے۔ روایت یہ ہے کہ پاٹلی پتر مقام میں جو شاستر تیار

ہوئے تھے اُن کو اشوک کا لڑکا مہندر اپنے ساتھ لے کر سنگلدیپ چلا گیا تھا اور اُس نے اُسی وقت تری پٹک کا پالی بھاشیہ (تفسیر) بھی مگدھ دیش سے منگوا کر سنگھالی زبان میں اُن کا ترجمہ بھی کیا تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ تری پٹک کے تمام حصوں کو حفظ یاد کر کے سنگلدیپ کیا تھا خیر کچھ ہی ہو لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ راجا وت گامنی کے عہد حکومت یعنی سنہ ع کے شروع میں پالی شاستر سنگلدیپ میں پہلے پہل تیار ہوئے - اور یہ امر قابل تسلیم ہے کہ بدھ گھوش (بودھ دھرم کا ایک مشہور پرچارک) کے وقت یعنی سنہ ع کی پانچویں صدی میں اِن شاستروں کا پالی زبان میں قلمی مسودہ موجود تھا اور یہ بھی بہت اغلب ہے کہ مسودہ مہندر کے وقت میں بھی ہو۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ اِس سے کتنے عرصہ پہلے یہ شاستر تیار ہوئے ؟ اس بارے میں ایک بہت بڑا ثبوت یہ ملتا ہے کہ مروجہ تری پٹک میں راج گرہ اور وئی شالی سبھاؤں کا ذکر ہے اسلئے یہ بہت اغلب ہے کہ اِن سبھاؤں کے بعد ہی یہ شاستر تیار ہوئے ہیں اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ اِن شاستروں میں پاٹلی پُوتر کی سبھا کا کچھ بھی ذکر نہیں اِس واسطے یہ بھی ممکن ہے کہ اِس سبھا سے پہلے یہ شاستر تیار ہوئے ہوں بہر حال اِس سے ہم اِس نتیجہ پہ پہنچتے ہیں اور یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وئی شالی اور پاٹلی پُوتر سبھاؤں کے درمیان کے عرصہ میں کسی وقت یہ شاستر پہلے پہل تیار ہوئے ہوں۔

[1] انٹروڈکشن ٹو سیکرڈ بکس آف دی ایسٹ جلد دہم۔

نیز ان شاستروں پر بخوبی غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بعض حصے مثلاً ونے شاستر کا حصہ۔ پرتی موکھش اور بدھ کے اپدیشوں کا کچھ حصہ نسبتاً پرانے ہیں۔ ان تمام وجوہات سے تری پٹک کا کچھ حصہ حضرت مسیح سے پہلے چوتھی صدی میں اور کچھ حصہ اس سے بھی پیشتر تیار ہوا ثابت ہوتا ہے۔

دکھن میں بودھ لوگوں نے پہلے ان شاستروں کا سنگھالی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور بعدازاں برہما وغیرہ ملکوں کی دیگر زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ اس کے بعد ان شاستروں کا بھوٹان۔ چین۔ منگولیا وغیرہ شمالی ملکوں کی دیگر زبانوں میں ترجمہ ہو کر پرچار رہا بودھ شاستروں کے گرنتھوں کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

(اول) ونے پٹک (سنگھ کے قواعد)

(۱) سوت ونبھنگ (پاراج کا پراشچت کا طریق)

(۲) کھندھک { مہا بگ (مہا ورگ) / چل بگ (کھدر ورگ) }

(۳) پریوار پاٹھ اور تتمہ

(دوم) سوتت پٹک (بدھ کے اپدیش)

(۱) دیگھ نکائے (جس میں ۳۴ دیرگھ سوتر مہا پری نربان سوتر وغیرہ شامل ہیں)

(۲) مدھیم نکائے (جس میں ۱۵۲ مدھیم سوتر شامل ہیں)

(۳) سن یکت نکائے (سن یکت سوتروں کا مجموعہ)

(۴) انگوتر نکائے (متفرق سوتروں کا مجموعہ)

(۵) کھدرک نکائے (چھوٹے سُوتروں کا مجموعہ۔ اس میں مُفصلہ ذیل پندرہ گرنتھ ہیں)

(۱) کھُدرک پاٹھ (۲) دھم پد (۳) اوان (ستُوتی کے ۲ ہ سُوتر) (۴) اِتی وُتاک (بُدھ کی زندگی کے حالات) (۵) سُوت نِپات (نثر سُوتر) (۶) بمان وتتو (سورگ کا ذِکر) (۷) پیت وتتُو (پریتوں کا ذکر) (۸) تھیراگاتھا (سخنور رگاتھا) (۹) تھیری گاتھا (ستھویراگاتھا) (۱۰) جاتک (پہلے جنموں کا ذکر) (۱۱) ندیس (ساری پُتّر کے بیاکھیان) (۱۲) پتی سم بدھا ماگگ (پرتی سمبو دھ مارگ) (۱۳) اپدان (ارہت چرتر) (۱۴) بُدھ ونش (گوتم اور اُس سے پہلے ۲۴ بُدھوں کی زِندگی کے حالات (۱۵) چریا پٹک (بُدھ چرتر)۔

(سویم) ابھی دھم پٹک (درشن فلسفہ)

(۱) دھم سنگ (۲) بھنگ (۳) کتھا تبتُوپ کرن - (۴) پگ گل پتّی (ستو بودھ) (۵) دھاتُو کتھا (نرناری چرتر) (۶) یمک (متضاد خیالات کا مجموعہ) (۷) پتھان کرن (کارج اور کارن کے قانون کو معلوم کرنا)

چلو ورگ کے آخری دو حِصوں میں راج گِرہ اور وئی شالی کی سبھا کا بیان ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ پہلی سبھا میں اُپالی نے بنے شاستر کی تشریح کی اور آنند نے "دھرم" شاستر کو پڑھا۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت بودھ شاستر کے صرف دو ہی حِصے تھے۔ اِس کے بعد "دھرم" کے سُوتر اور ابھی دھرم دو اور حِصے بن گئے۔

اور رفتہ رفتہ ابھی دھرم ہی ضخامت میں اِس قدر بڑھ گیا۔ کہ دو اور پٹکوں کے برابر ہو گیا +

سُوتر بھنگ

بُودھ سنگھ میں جو اماوس اور پُورنماشی کے دِن پاپ اور اُسکے کفارہ کا بیان پڑھا جاتا تھا۔ وہ تمام اِس شاستر کے مُول سُوتر میں درج ہے۔ آہستہ آہستہ تشریح پر تشریح اور تفسیر پر تفسیر ہونے سے یہ گرنتھ خود بہت زیادہ بڑھگیا ہے اور یہ سب قواعد بھنگ سُوتر میں شامل ہیں +

پرتی موکھش

پرائشچت کا طریق مفصل طور سے علیحدہ صُورت میں پرتی موکھش گرنتھ میں ظاہر کیا گیا ہے اور بُودھ دھرم شاستر کا یہ سب سے پُرانا گرنتھ ہے۔ سنگھ کے قواعد میں جو بُدھ دیو جی نے تبدیلی کی تھی۔ بہت اغلب ہے کہ اُس کے متعلق مفصل حالات اِس گرنتھ میں ہوں مگر یہ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ کہ بُودھ لوگ اِس کے حُکم اور ہدایات کو بھنگ سُوتر کے حکم اور ہدایات کے برابر نہیں سمجھتے +

مہابگگ } آہستہ آہستہ اِس گرنتھ میں بھی بہت کچھ زیادتی ہو گئی اور پریوار
چُل بگگ } پاٹھ اس میں بعدازاں شامل کیا گیا +

مہاپری نربان سُوتر

یہ شاستر سُوتر پٹک کے دیرگھ نکائے کا ایک جُزو ہے۔ جس میں بُدھ دیوجی کی زندگی کے آخری تین ماہ اور موت کے وقت کے واقعات اور حالات درج ہیں۔ اس گرنتھ میں بُدھ دیوجی کی زبانی پاٹلی پُوتر کی آئندہ ترقی کی بابت جو پیشینگوئی کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سُوتر اُس وقت تیار ہوا تھا۔ جبکہ پاٹلی پُوتر مگدھ دیش کا دارالخلافہ قرار پا چکا تھا۔ اور جو وقت حضرت مسیح سے چار پانچسو برس پہلے قیاس کیا جاسکتا ہے +

دھرم پد

یہ سُوت پٹک کے کھُدرک نکائے کے پندرہ گرنتھوں میں سے ایک گرنتھ ہے۔ اس کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے مضامین ”دھرم نیتی“ یعنی اخلاق کے متعلق ہیں۔ اس میں جس قدر دھرم کے کلام اور نصیحت خیز اور مُفید اُپدیش ملتے ہیں۔ اُن جیسے اُپدیشوں کی مہابھارت گیتا اور دیگر نیتی شاستروں میں بھی کچھ کمی نہیں۔ جن میں ایک عجیب باہمی مشابہت اور مطابقت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بعض بعض بچن اور حصے ایسے ہیں جن سے بودھ دھرم کی خصوصیت صاف صاف ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں سے ہم نے بہت سے بچن پہلے تیسرے حصہ کے اخلاق

کے باب میں درج کر دئے ہیں۔ تاہم کچھ بچن یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں +

دھرم پد کے بچن

قول و فعل

شیریں کلامی بغیر عمل کے مثل اُس پھُول کے ہے۔ جو دیکھنے میں تو بہت خوبصُورت ہے۔ لیکن جس میں خوشبو نہیں شیریں کلامی معہ عمل کے وہ خوشبودار اور تروتازہ پھُول ہے جو ہر ایک پہلو سے خوبصورت ہے +

بُزرگ کون ہے ؟

جس کے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں۔ وہ بزرگ کہلانے کا مُستحق نہیں۔ وہ بزرگ نہیں۔ عُمر میں بوڑھا ہونے سے کوئی شخص دانا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عقل سے دانا ہوتا ہے +

جس کے دل میں راستی۔ محبت۔ معافی۔ رحم۔ عقل اور پاکیزگی ہے۔ وہی بزرگ ہے +

اِسی مضمون کو سعدی نے اپنی زبان میں یوں ادا کیا ہے

بزرگی بعقل است نہ بسال (سعدی)

مُنی کون ہے ؟

نادان شخص صِرف خاموش رہنے سے مُنی نہیں ہو سکتا جو دانا

شخص کانٹے میں ست اور است کو تول کر شریہ (بھلائی) کو قبول کرتا ہے اور برائی کو چھوڑتا ہے - وہی منی ہے - جو شخص دنیا میں بھلائی اور برائی کو اُن کی اصل صورت میں دیکھتا ہے وہی منی کہلانے کے لایق ہے - کوئی شخص صرف چپ سادھ لینے یا جٹا رکھنے سے منی نہیں ہو سکتا - بلکہ منی وہ شخص ہے - جو اپنے آپ کو پہچانتا ہے -

اہنسا (نا ایذا رسانی)

ایذا اور سزا سے سب ہی ڈرتے ہیں اور جان سب ہی کو عزیز ہے تم بھی اپنے آپ کو اُن میں سے ایک خیال کر کے کسی کی جان مت لو اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ - جو اپنے سکھ کے لئے سکھ کی خواہش رکھنے والے دیگر جانداروں کو ایذا پہنچاتا ہے - وہ اِس دنیا سے رخصت ہو جانے پر سکھ نہیں پاتا - (پالی) جیسی اپنی جان تم کو پیاری ہے ویسی ہی جانداروں کو بھی ہے - (پاک اور نیک دل لوگ دوسرونکو اپنی مانند سمجھکر اُن پر رحم کرتے ہیں - (ہتواپدیش)

ترشنا (حرص) ۲۷۱-۲۷۲

برت (روزہ) رکھنے - شاستر (کتب مقدسہ) کے پڑھنے دھیان کرنے یا اکیلا سونے سے مُکتی حاصل نہیں ہوتی - ہے بھکشو! جب تک ترشنا دور نہ ہو - تب تک اس قسم کے سادھنوں پر بھروسہ مت کر - (دھم پد) جس شخص نے کامنا (خواہش) کو چھوڑ دیا ہے - اسکو تمام دولت نصیب ہوتی ہے - لوبھ (لالچ) کے چھوڑ دینے سے سکھ کی دھارا

آتما میں بہتی ہے (برامہ دھرم)

بھکشو کون ہے ؟-

جس شخص نے پاپ (گناہ) سے مُکتی (نجات) حاصل نہیں کی۔ جو میانہ رو اور راستی پسند نہیں۔ وہ گروا لباس پہننے کے لائق نہیں۔ جس نے پاپ سے رہائی حاصل کی ہے۔ جس کے دل میں دھرم کے لئے لگاؤ اور پریم ہے۔ جو میانہ رو اور راستی پسند ہے وہی گروا لباس پہننے کے مُستحق ہے۔ جو اپنے ہاتھ پاؤں اور زبان کو قابو میں رکھتا ہے۔ جو اندریے جیت ہے۔ جس نے اپنی تمام خواہشات پر تصرف حاصل کیا ہے۔ جو قانع دل کے ساتھ تنہائی میں باس کرتا ہے وہی بھکشُو ہے +

اے بھکشُو! کشتی کا بوجھ پھینک کر اُس کو ہلکا کرو۔ ہلکی ہو جانے سے وہ تیزی کے ساتھ چلے گی۔ غصہ اور دشمنی کو چھوڑ کر نِربان کے راستہ کے مسافر بنو +

پانچوں حواسوں کے بندھن کو کاٹ ڈالو۔ جس نے یہ پانچوں بیڑئیں توڑ ڈالی ہیں وہی "اگھواؤ تیرن" (مکتی یافتہ) بھکشو ہے +

جیسے درخت صرف کاٹ ڈالنے سے ہی نیست و نابود نہیں ہو جاتا۔ بلکہ جب تک اُس کی جڑیں نہیں کٹتیں۔ تب تک وہ نہیں مرتا اور موقعہ پاکر پھر اُگ آتا ہے۔ ویسے ہی خواہشات کی سیری کے سامان ضائع ہو جانے پر بھی دُکھ بار بار آموجود ہوتا ہے۔ مار (پرلوبھن) کے ہاتھ سے اگر آزادی چاہو۔ تو ترِشنا کو جڑ

سے اکھاڑ ڈالو۔ ایک درخت کو کاٹ ڈالنے سے کچھ نہ ہوگا۔ تمام جنگل کو کاٹنے کی ضرورت ہے۔ اے بھکشو! تم تمام جنگل کو صاف کر کے بیخوف اور آزاد ہو جاؤ۔ جو شخص پاک۔ ساکن اور طمانیت قلب کے ساتھ بدھ کی نصیحت پر چلتا ہے۔ وہ باسنا سے آزاد ہو کر شانتی اور نربان کا آنند حاصل کرتا ہے +

جب تک انسان کے دل میں باسنا کی آگ جلتی رہتی ہے۔ تب تک ننگے رہنا۔ جٹا رکھنا۔ بدن پر راکھ ملنا۔ زمین پر سونا وغیرہ وغیرہ تمام سادھن بیفائدہ ہیں +

براہمن کون ہے؟

سر پر لمبے بال اور جٹا رکھنے یا براہمن خاندان میں جنم لینے سے کوئی شخص براہمن نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس کے دل میں سچائی اور انصاف ہے۔ اصل براہمن وہی ہے +

اے نادان! سر پر جٹا اور لمبے بال رکھنے سے کیا حاصل؟ ہرن یا بکری کا چمڑہ پہننے سے کیا فائدہ؟ دل میں تو لالچ بھرا ہوا ہے۔ ظاہری صورت بنانے سے کیا بنے گا؟ جو لالچی اور مغرور ہے وہ براہمن خاندان میں جنم لینے سے ہی براہمن نہیں ہو جاتا۔ بلکہ صرف وہی شخص براہمن ہے۔ جو تمام بیڑیں کاٹ کر بے خوف ہو گیا ہے اور مکت اور آزاد ہے +

جو کسی قصور کے سرزد نہ ہونے پر بھی ظلم۔ سختی۔ بیعزتی خوشی خوشی برداشت کر لیتا ہے۔ معافی جس کی طاقت ہے۔ برداشت جس کی

فوج ہے - وہی براہمن ہے - جو کنول کے پتے کے پانی کی مانند اس دنیا میں سکھ اور دکھ سے اوپر رہتا ہے - وہی براہمن ہے - جو خیال - کلام اور فعل کے ذریعہ بھی گناہ نہیں کرتا ہے اور جو تینوں میں پاک ہے اور جس کے بس میں یہ تینوں ہیں - وہی براہمن ہے - دنیا کے کٹھن راستہ میں ہر طرف خواہشات اور طمع کا جال پھیلا ہوا ہے - جو اس سے گزر گیا اور دھیان فیل (زاہد و عابد) - صادق - صاف گو - قانع اور دنیاوی محسوسات سے بالا ہے - بس وہی براہمن ہے ۔

اِن تمام شاستروں کے علاوہ بہت سے بھاشیہ (تفسیریں) ٹیکا (تشریح) گاتھا (گیت) تواریخ بیاکرن (صرف و نحو) وغیرہ گرنتھ پالی اور سنگھالی زبان میں تصنیف ہوئے ہیں - مفسروں میں بُدھ گھوش کا نام سب سے مقدم اور مشہور ہے - یہ گویا بودھ لوگوں کے سائناچارج خیال کئے جاتے ہیں - یہ بُدھ گیا میں ایک براہمن خاندان میں پیدا ہوئے تھے اور ریوت نامی ایک مہاستھویر (بزرگ سادھو) کے اُپدیش کے ذریعہ انہوں نے بودھ دھرم قبول کیا تھا - ان کا نام بُدھ گھوش اس واسطے رکھا گیا تھا کہ ان کے گلے کی آواز بُدھ کے مانند زبردست اور میٹھی تھی ۔

یہ بودھ اچاریوں کے سرتاج خیال کئے جاتے تھے اور سن عیسوی کی پانچویں صدی میں سنگلدیپ کو گئے تھے اور راجا مہانام کے عہد حکومت میں انورادھاپور میں ۴۱۰ سے ۴۳۲ سنہ عیسوی تک مقیم رہے - وہاں انہوں نے تری پٹک کا مہا بھاشیہ لکھا - انکے

تصنیف کئے ہوئے وِشُدّھی مارگ۔ دھرم پد بھاشیہ اور بودھ دھرم کے متعلق دیگر بہت سے گرنتھ موجود ہیں ۔

مِلند پرشن (شاہ مِلند کے سوالات)

اِس میں شاہ مِلند اور بودھ سنیاسی ناگ سین کے درمیان دھرم کے متعلق جو بات چیت ہوئی تھی۔ اُس کا بیان ہے یہ یونانی بادشاہ حضرت مسیح سے دو سو برس پہلے حکومت کرتا تھا۔ بُدّھ گھوش کے گرنتھوں میں "ملند کے سوالات" کا ذکر ہے۔ اِس واسطے یہ گرنتھ نسبتاً پرانے گرنتھوں میں شمار ہوتا ہے ایسا قیاس کیا جا سکتا ہے کہ سنہ عیسوی کے شروع شروع چند سال کے درمیان یہ گرنتھ تصنیف ہوا ۔

دویپ ونش اور مہاونش

یہ پالی زبان میں سنگلدیپ کے دو بہت مشہور گرنتھ ہیں اور سنہ عیسوی کی پانچویں صدی میں تصنیف ہوئے تھے اِن میں سنگلدیپ کی مسلسل اور نسلاً بعد نسلاً تواریخ اور بودھ دھرم کا مفصل بیان شروع سے آخر تک لکھا ہوا ہے ۔

شمالی ملکوں کے مہایان۔ (بڑی کشتی) فرقہ کے لوگ جنوبی ہین یان (چھوٹی کشتی) فرقہ کے بودھ شاستروں کے تمام حصوں کو قابل تسلیم خیال نہیں کرتے۔ یہ سچ ہے کہ وہ ترپی ٹک گرنتھ کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اُس میں اُنہوں نے اپنی طرف سے بہت سے روحانی اور فلسفانہ

مضامین شامل کردئے ہیں اور اُن کا بہت سا حصہ سنسکرت زبان میں ہے چین اور جاپان کے بودھ لوگوں میں جو مین گرنتھ بہت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ ہیں (۱) سوکھاوتی بیوہ (دو حصوں میں) (۲) امی تایور دھیان سُوتر۔ سوکھاوتی بیوہ کے ایک حصہ میں سوکھاوتی سورگ کا بیان ہے اور دوسرے میں امی تابھ کے سورگ کا ذکر ہے۔ اِن گرنتھوں کی بابت مشہور ہے کہ بُدھ دیوجی نے خود ان کو اپنی عُمر کے آخری حصہ میں تیار کیا تھا۔ امی تایور دھیان سُوتر میں راجہ اجات شترو کی زندگی کے حالات اور اُس کے متعلق اُپدیشوں (ہدایات) کا بیان ہے +

بجر چھید کا نامی مایا باد گرنتھ جاپان میں ایک قابل قدر چیز خیال کیا جاتا ہے۔ اور اُس کے روحانی اُپدیش بُدھ دیوجی کی زبان سے نکلے ہوئے سمجھے جاتے ہیں +

ست دھرم پونڈریک ۔ وغیرہ دیگر سنسکرت گرنتھ بودھ لوگوں کی شمالی شاخ میں شامل ہیں +

للت بِستار

اِس سے پہلے جن تمام گرنتھوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن کے علاوہ بُدھ دیوجی کی سوانح عمری کے متعلق یہ گرنتھ خاص کر قابل ذکر ہے۔ یہ گرنتھ سنسکرت زبان میں ہے اور اس میں نظم اور نثر دونوں ہی پائی جاتی ہیں۔ وہ حصہ جو نثر میں ہے زیادہ پُرانا معلوم ہوتا ہے اور

اُس میں بہت سے پرانے پالی چھند اور گیت بھی درج ہیں - اس گرنتھ کا تبت اور چین کی زبان میں ترجمہ ہوا ہے - فرانس کے عالم فوکو نامی نے اس ترجمہ سے ہی فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا ہے اُن کی رائے میں اِس کا ترجمہ تبت کی زبان میں سنہ عیسوی کی چھٹی صدی میں ہوا تھا +

مُلک چین کے بُودھ گرنتھوں میں ذِکر ہے کہ یہ گرنتھ ۷۶ء میں چین کی زبان میں ترجمہ ہوا - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سنہ عیسوی کے آغاز سے پہلے ہی یہ گرنتھ مروج تھا - اِس گرنتھ میں بُدھ دیوجی کی پیدایش سے لیکر دھرم پرچار کے آغاز تک کے حالات کا بیان ہے اور اِس کو کلکتہ میں مشہور فاضل ڈاکٹر راجیندر لال مِتر نے پہلے ہی پہل شائع کیا تھا - اِس کے علاوہ تبت کے شاستر تعداد اور وسعت کے لحاظ سے اِس قدر زیادہ ہیں - کہ دیگر مُلکوں کے تمام دھرم شاستروں پر سبقت لے گئے ہیں - لیکن اِن میں ایک گرنتھ بھی اصلی نہیں سب ہی چینی اور پالی زبان سے ترجمہ شُدہ ہیں +

پالی زبان

بھارت ورش (مُلک ہندوستان) کی زبان معمولی طور سے تین حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے - (۱) آریہ بھاشا (۲) دراوڑی (۳) دیگر زبانیں - جس زبان میں رگ وید سنگھتا کے منتر ہیں - وہ ویدک سنسکرت کہلاتی ہے - لیکن بعد ازاں اس میں کچھ کچھ تبدیلی ہو جانے

سے وہی سنسکرت بھاشا بن گئی۔ جس میں رامائن۔ مہابھارت۔ منوسگمتا علم ادب ونظم اور کالیداس جی کی کتب لکھی گئی ہیں۔ رفتہ رفتہ وہ قدیم آریہ بھاشا تبدیل ہوتے ہوتے پالی اور پراکرت بھاشا بنگئی اوراِن زبانوں میں آہستہ آہستہ تبدیلی ہوتے ہوتے مروجہ ہندی۔ بنگالی۔ مرہٹی۔ گجراتی وغیرہ وغیرہ مختلف صوبوں کی زبانیں بن گئیں۔ مذکورہ بالا امر کو کیا یورپ کے سنسکرت کے مشہور عالم اور فاضل اور کیا اِس ملک کے پنڈت سب ہی متفق الرائے ہو کر تسلیم کرتے ہیں۔ اِن تمام زبانوں کی ماں قدیم پراکرت ہے اس کی صرف ونحو۔ علم ادب ونظم وغیرہ کی کتب آجکل ہم کو دستیاب ہیں۔ یہ قدیم پراکرت زبان بھی آجکل ایک ایسی زبان ہوگئی ہے جو سنسکرت کی طرح صرف پنڈتوں کے پڑھنے کے لایق اور مثل ایک مُردہ زبان کے ہے۔ پالی بھاشا اسی قدیم پراکرت بھاشا کی ایک خاص شاخ ہے۔ مہاتما بدھ کے ظہور کے وقت اغلباً پالی اور ماگدھی دونوں زبانیں ایک ہی تھیں۔ کاتئیاین کی بھی جس نے سب سے پہلے پالی بھاشا کا بیاکرن تیار کیا تھا ایک طرح سے یہی راے ہے۔ ماگدھی زبان میں تبدیلی پیدا ہو جانے سے ہندی۔ بنگالی۔ بہاری اور دیگر زبانیں پیدا ہوگئیں۔ لیکن بھاشا میں کچھ تبدیلی نہ ہوئی۔ بہت اغلب ہے کہ گوتم کے وقت اُن تمام حصوں میں جہاں جہاں اُن کا گزر ہوا۔ یہی یا اس جیسی کوئی اور زبان مروج تھی۔ بُودھ شاستر کے اصلی گرنتھ اسی زبان میں ہیں۔ راجہ اشوک کے احکام جس زبان میں جاری ہوئے۔ اُس میں کچھ کچھ فرق ہونے پر بھی موٹے طور سے وہ زبان پالی

زبان ہی کہی جا سکتی ہے - یہ پالی زبان صرف ونحو کے قواعد اور وسیع بودھ شاستروں میں بند اور محدود ہو جانے کی وجہ سے اپنی طاقت کھو بیٹھی اور مُردہ زبانوں میں شامل ہو گئی - ایک طرف سنسکرت اور دوسری طرف زمانہ حال کی پراکرت ہے اور اِن دونوں کے درمیان پالی بھاشا ہے۔ ویدک سنسکرت کو چھوڑ کر یہ زبان بھی بھارت ورش کی پُرانی زبانوں میں شمار کی جا سکتی ہے +

پچھلے دِنوں جبکہ کلکتہ میں مہا بودھی سوسائٹی کی طرف سے پالی زبان کی تعلیم دینے کے لئے ایک سکول قائم کرنے کی تجویز پیش ہوئی تھی۔ اس کی تائید کرتے وقت شری مُکت ستیش چندر وِدیا بھوشن نے جو اپنی رائے ظاہر کی تھی۔ وہ تمام تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے ایک نہایت قابل غور امر ہے -اُن کا بیان ہے کہ اِس میں کچھ بھی شک نہیں ۔ اگر کیا علم زبان کیا روحانی علم -کیا ابتدائی بودھ دھرم کے اصول و عقائد کیا بُدھ دیوجی کی زندگی کے حالات؛ و اُپدیش (ہدایات) اور کیا اُس زمانہ کے ہندوستان کے تواریخی اور سوشیل (سماجک) حالات غرضیکہ اِن میں سے کِسی ایک کے بارے میں پُورا پُورا علم اور واقفیت حاصل کرنا چاہو تو پالی زبان کا سیکھنا اور اُس میں قابلیت حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ جبکہ پالی بھاشا کا پراکِرت اور سنسکرت کے ساتھ ایسا نزدیکی تعلق ہے تو کم سے کم ہندوؤں کے لئے اِس کا سیکھ لینا چنداں مشکل نہیں ۔ سنسکرت کے بگڑ جانے سے جو تمام پراکرت زبانیں پیدا ہوئی ہیں ۔ اُنھوں نے آریہ ورت کے مختلف حصوں میں مختلف صورتیں قبول کی ہیں۔ مروجہ آریہ زبانوں کی

مفصلہ ذیل جماعت بندی کی گئی ہے۔

(۱) مغربی شاخ

جماعت	زبان	تعداد
(الف) شمالی مغربی جماعت	سندھی	۲۵۹۰۰۰۰
	کشمیری	۴۰۹۰۰۰۰
(ب) وسط مغربی جماعت	پنجابی	۱۷۷۲۰۰۰۰
	گجراتی	۱۱۰۶۰۰۰۰
	راجپوتانی	۱۳۱۵۰۰۰۰
	ہندی	۳۵۸۲۰۰۰۰
(ج) شمالی جماعت	پہاڑی	۱۱۵۰۰۰۰
	نیپالی	۳۰۲۰۰۰۰

(۲) مشرقی شاخ

جماعت	زبان	تعداد
(د) وسط مشرقی جماعت	ویشواری	۲۰۰۰۰۰۰
	بہاری	۳۰۰۰۰۰۰
(س) جنوبی جماعت	مرہٹی	۱۸۹۳۰۰۰۰
(ص) مشرقی جماعت	بنگالی	۴۱۳۴۰۰۰۰
	اسامی	۱۴۴۰۰۰۰
	اڑیا	۹۱۰۰۰۰
	میزان کل	۲۰۹۴۲۰۰۰۰

اِن تمام زبانوں کی تہ میں جو پراکرت زبان ہے۔ اُس نے بھی ایک ایک صوبہ کے لحاظ سے مختلف صورتیں قبول کی ہیں۔ مثلاً آریہ ورت کے مشرقی حصے (جنوبی بہار) میں یہی پراکرت "پالی اور ماگدھی" اور مغربی حصہ یعنی گنگا اور جمن کے درمیانی حصہ میں "سورسینی" بن گئی ہے اور اِن دونوں صوبوں کے وسط میں جو زبان مستعمل ہے وہ ان دونوں زبانوں کے ساتھ مِل جانے سے "نِصف ماگدھی" کہلانے لگی۔ اور اِن زبانوں کے علاوہ مغربی شمالی حصہ میں جو زبان مستعمل ہے۔ وہ "بگڑی تگڑی" زبان کہلاتی ہے پراکرت کے اِن چار حصوں سے ہی مروجہ تمام دیہاتی زبانیں نکلی ہیں۔ دیگر پراکرت زبانوں کے ساتھ پالی زبان کا کیا تعلق ہے۔ ذیل کے شجرہ سے بخوبی ظاہر ہوگا +

بھارت ورش کی آریہ بھاشا کا شجرہ

- ویدک سنسکرت
  - قدیم پراکرت
    - مشرقی پراکرت
      - ماگدھی پراکرت (پالی)
        - ماگدھی
        - گوڑی
        - اتکلی
        - ویدربھی
        - بہاری
        - اسامی
        - بنگالی
        - اوڑیا
        - مرہٹی
        - دیش بھاشا
          - (۱) میتھلی بھاشا
          - (۲) بھوجپوری وغیرہ
      - نصف ماگدھی پراکرت
    - مغربی پراکرت
      - سورسینی پراکرت
        - راجپوتانی
        - اونتی
          - دیش بھاشا (راجپوتانی و اونتی)
            - (۱) مارواڑی
            - (۲) جے پوری
            - (۳) اجینی وغیرہ
        - گورجری
        - سورسینی
          - ہندی
            - دیش بھاشا
              - (۱) برج بھاشا
              - (۲) قنوجی
              - (۳) اردو
              - (۴) ہندوستانی
              - (۵) ہنڑی
          - پنجابی
      - بگڑی ہوئی پراکرت
        - کشمیری
        - سندھی
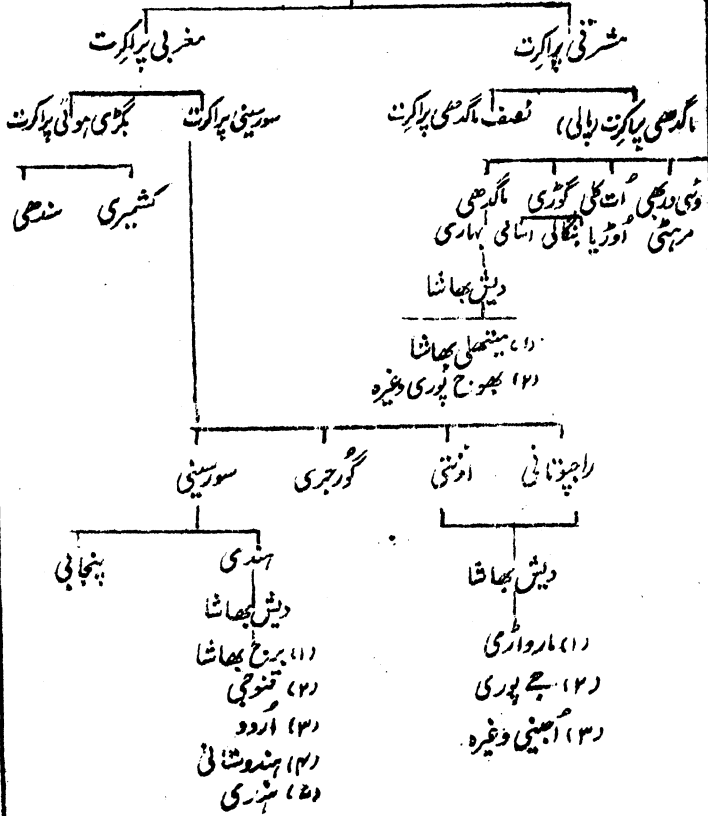
یہ شجرہ کلکتہ ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۵ء میں گریرسن صاحب کے انڈین ورنیکلرز کے مضمون میں ملیگا۔

چودھواں باب

عیسائی مذہب اور بودھ مذہب میں مشابہت

بدھ
جوتشیوں کی طرف سے تعظیم کا اظہار

اُن دنوں جنگل میں آست نامی ایک رشی رہتا تھا۔ جو فقیرانہ زندگی بسر کرتا تھا۔ وہ ایک سنجیدہ طبیعت کا برہمن تھا۔ اور صرف اپنے علم اور دانش کے لئے ہی مشہور نہیں تھا۔ بلکہ علامات کی تعبیر میں بھی بہت ماہر تھا۔ راجہ نے اُس سے التجا کی۔ کہ آکر راج کمار کو دیکھے۔ رشی راج کمار کو دیکھ کر رو پڑا۔ اور ٹھنڈی سانس بھرنے لگا۔ جب راجہ نے آست کو آنسو بہاتے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہوکر پوچھنے لگا۔ کہ میرے لڑکے کے دیکھنے سے آپ کو کیوں رنج و غم ہوا ہے۔ لیکن آست کا دل خوشی سے بھر گیا۔ اور راجہ کو متردد پاکر اُسکی طرف مخاطب ہوکر یوں کہنے لگا:۔

"راجن! تم کو پورنماشی کے چاند کی طرح بشاش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے یہاں یہ عجیب اشرف فرزند پیدا ہوا ہے۔ میں برمھ کی پرستش نہیں کرتا۔ مگر اس بچہ کی پرستش کرتا ہوں۔ اور مندروں کے دیوتا اپنے سنگھاسنوں سے اُتر کر اِس کی پوجا کرینگے"۔

تمام تردد اور شک کو دُور کرو۔ روحانی علامات جو ظہور پذیر ہوئی ہیں پتہ دیتی ہیں۔ کہ یہ نوزائیدہ بچہ کُل دُنیا کو نجات کا راستہ دکھلائے گا+ اپنے دیرینہ سال کو یاد کرکے میں رونے سے باز نہ رہ سکا۔ کیونکہ میرا آخری وقت اب قریب ہے۔ مگر یہ تیرا فرزند دُنیا پر حکومت کریگا+ یہ سب جیو دھاریوں کے کلیان کے لئے پیدا ہُوا ہے+

اُس کی پاک تعلیم مثل ساحل کے ہوگی۔ جہاں ڈوبتے ہوئے جہازوں کے لوگوں کو پناہ ملیگی۔ اُس کے دھیان کی شکتی مثل ٹھنڈی جھیل کے ہوگی۔ اور نفسانی خواہشوں کی گرمی سے جُھلسی ہوئی مخلوق اِس سے دِل کھول کر اپنی پیاس بُجھائیگی+

حرص کی آگ پر یہ اپنے رحم کے بادلوں کو برسائیگا۔ تاکہ دھرم کی بارش اُس آگ کو بجھا دے۔ ناامیدی کے بھاری پھاٹکوں کو توڑیگا۔ اور اُن تمام جیوؤں کو جو اپنے ہی بُنے ہوئے جہالت اور بے سمجھی کے جال میں گرفتار ہیں۔ نجات بخشیگا+

یہ دھرم راج اس لئے آیا ہے۔ کہ تمام غریبوں۔ مصیبت زدوں اور بیکسوں کو بندھن سے رہا کرے+ (گاسپل آف بدھ باب ۲ آیت ۱۳ سے ۲۴تک)

مسیح

٥ جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا۔ تو دیکھو کئی مجوسی پُورب سے یروشلیم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ ٥ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے۔ وہ کہاں ہے؟ کیونکہ

پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں +
۱۰ اور اُس گھر میں پہنچکر بچے کو اُس کی ماں مریم کے پاس دیکھا۔ اور اُس کے آگے گر کر سجدہ کیا۔ اور اپنے ڈبے کھول کر سونا اور لوبان اور مُر اُس کے نذر کیا + (متی باب ۲۔ آیت ۱۰ و ۱۲ اور ۱۱ +)

بُدھ

بچے کا نام رکھنا

جب راجہ اور رانی نے آست رشی کی یہ باتیں سُنیں۔ وے بہت خوش ہوئے۔ اور اپنے نوزائیدہ بچہ کا نام سِدّھارتھ رکھا۔ یعنے وہ جس نے اپنے مقصد کی تکمیل کر لی ہے۔ (گاسپل آف بدھ باب ۲ آیت ۲۴)

مسیح

وہ بیٹا جنے گی۔ اور تو اُس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے چھڑائیگا + (متی باب ۱۔ آیت ۲۱ سے ۲۵ تک)

بُدھ

بُدھ اور مسیح کی تعلیم (خوشخبری)

مُبارک ہے وہ شخص جس نے دھرم کو سمجھ لیا ہے۔ مُبارک ہے وہ جو اپنے ہمجنسوں کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ مُبارک ہے وہ جو

گناہ پر غالب آتا ہے اور جذبات سے آزاد ہے - اعلےٰ درجہ کے آنند کو وہی حاصل کرتا ہے - جس نے تمام خود غرضی اور غرور کو فتح کر لیا ہے - وہ بدھ - صاحب کمال - مبارک - اور مقدس ہو گیا ہے"

(گاسپل آف بدھ باب ۱۲ - آیت ۲۰)

مسیح

o مبارک وے ہیں - جو دل کے غریب ہیں - کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے -

o مبارک وے ہیں - جو افسوس کرتے ہیں - کیونکہ وے تسلی پائینگے -

o مبارک وے ہیں جو حلیم ہیں - کیونکہ وے زمین کو ورثہ میں پائینگے -

o مبارک وے ہیں جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں - کیونکہ وے آسودہ ہونگے -

o مبارک وے ہیں - جو رحم دل ہیں - کیونکہ اُن پر رحم کیا جاویگا -

o مبارک وے ہیں - جو پاک دل ہیں - کیونکہ وے خدا کو دیکھینگے -

o مبارک وے ہیں - جو صلح کراتے ہیں - کیونکہ وے خدا کے بیٹے کہلائینگے -

o مبارک وے ہیں - جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں - کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے + (متی باب ۵ - آیت ۳ سے ۱۰ تک)

بُدھ

صداقت کبھی نہیں ٹل سکتی

بُدھ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اُن کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ اور انکی کلام میں سچائی سے انحراف نہیں ہوتا۔ کیونکہ جس طرح ہوا میں پھینکے ہوئے پتھر کا نیچے گرنا یا زندہ وجود کا مرنا۔ یا صُبح کے وقت سُورج کا نکلنا۔ یا غار سے نکلتے وقت شیر کا گرجنا۔ یا حاملہ عورت کے بطن سے بچے کا پیدا ہونا لازمی اور یقینی باتیں ہیں۔ اُسی طرح بُدھوں کے بچن یقینی ہیں۔ اور پلٹ نہیں سکتے ۔ (گاسپل آف بُدھ باب ۷۔ آیت ۱۸-۱۹)

مسیح

٥ آسمان اور زمین تو ٹل جائینگے۔ لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی۔ لیکن آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے مٹ جانے سے آسان ہے۔ (متی باب ۲۴۔ آیت ۳۵ و لوقا باب ۱۶۔ آیت ۱۷)

بُدھ

ویدوں کا پڑھنا۔ پروہتوں کو نذریں دینا۔ یا دیوتاؤں کو بھینٹ چڑھانا۔ گرمی اور سردی سے جسم کو ایذا دینا۔ اور اس قسم کی اور ریاضتیں جو حیاتِ ابدی حاصل کرنے کی غرض سے کی جاتی ہیں۔ یہ اس آدمی

کو پاک نہیں کرسکینگی - جو بھرم سے آزاد نہیں ہے - غصہ - شراب خوری - ضد - تعصب - فریب - حسد - خود ستائی - دوسروں کو ذلیل جاننے - غرور اور بدنیتی ہیں ناپاکی ہے - دراصل ماس (لحم) کھانے میں نہیں + (گاسپل آف بدھ باب ۱۶ - آیت ۶ و ۷) +

مسیح

جو چیز منہ میں جاتی ہے - وہ تو آدمی کو ناپاک نہیں کرتی - مگر جو منہ سے نکلتی ہے - وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے ۞ کیونکہ بُرے خیال - خونریزیاں - زناکاریاں - حرامکاریاں - چوریاں - جھوٹی گواہیاں - بدگوئیاں دل ہی سے نکلتی ہیں ۞ یہی باتیں ہیں - جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں - مگر بغیر ہاتھ دھوئے کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا + (متی باب ۱۵ - آیت ۱۱ اور ۱۹ و ۲۰)

بدھ

اپنے دشمنوں کو پیار کرو

جو شخص دوسروں کو تکلیف پہنچا کر اپنے سکھ کی تمنا کرتا ہے - وہ خود غرضی کے زنجیر میں گرفتار ہو کر کبھی حسد سے آزاد نہ ہوگا + آدمی کو چاہیئے کہ غصے کو محبت سے - بُرائی کو نیکی سے - حریص کو فیاضی سے - اور جھوٹے کو سچ سے مغلوب کرے + کیونکہ حسد کبھی حسد سے دور

نہیں ہو سکتا۔ حسد پر فتح محبت سے ہوتی ہے۔ یہی سناتن دھرم ہے سچ بول۔ غصے کو غالب مت آنے دے۔ اگر کوئی مانگے۔ تو اُس کو دے۔ اِن تین باتوں سے تو دیوتا ہوگا۔ (گاسپل آف بدھ باب ۴۸ آیت ۳۵ تا ۳۸)

مسیح

لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو۔ کیونکہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھو۔ تو تمہارے لئے کیا اجر ہے؟ کیا عام لوگ بھی ایسا ہی نہیں کرتے؟ پس تم کامل بنو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔ (متی باب ۵ آیت ۴۴ و ۴۶ و ۴۷)

بُدھ

اے تھکے ماندے لوگو میرے پاس آؤ

میں خود دوسرے کنارے پر پہنچکر دوسروں کو دریا پار کرنے کی مدد دیتا ہوں۔ خود نجات حاصل کرکے دوسروں کا نجات دہندہ ہوں۔ تسلّی پاکر میں دوسروں کو تسلّی دیتا ہوں۔ اور پناہ کی جگہ کی طرف اُن کی راہبری کرتا ہوں۔

جن کے عضو ناتواں ہوگئے ہیں۔ میں اُن سب جانداروں کو خوشی

سے بھر دیتا ہوں - جو تکلیف سے مر رہے ہیں - اُن کو خوشی دیتا ہوں
میں اُن کو مدد اور نجات بخشونگا +
میں دُنیا میں - دُنیا کی نجات کے واسطے سچائی کا بادشاہ بنکر پیدا
ہوا ہوں + (گاسپل آف بُدھ باب ۵۴ - آیت ۶ تا ۸)

مسیح

اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو - سب
میرے پاس آؤ - میں تمہیں آرام دونگا ○ میرا جُوا اپنے اُوپر اُٹھا لو -
اور مجھ سے سیکھو - کیونکہ میں حلیم ہوں - اور دِل کا فروتن - تو تمہاری
جانیں آرام پائینگی ○ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے - اور میرا بوجھ ہلکا +
(متی باب ۱۱ - آیت ۲۸ سے ۳۰ تک)

بُدّھ

میں ہی راستہ اور سچائی ہوں

جس بات پر میں وچار کیا کرتا ہوں - وہ سچائی ہے - جس چیز کا
میں عمل کرتا ہوں - وہ سچائی ہے - میری گفتگو کا مضمون سچائی ہے -
میرے خیالات ہمیشہ سچائی میں ہوتے ہیں - کیونکہ دیکھو - میرا آتما
سچائی ہو گیا - میں سچائی ہوں +
جو شخص سچائی کو سمجھتا ہے - وہ مبارک بُدھ کو دیکھیگا - کیونکہ

سچائی کی تلقین مبارک بدھ نے کی ہے + (گاسپل آف بدھ باب ۵۲ آیت ۱۰۹)

مسیح

یسوع نے کہا میں راستہ۔ سچائی اور زندگی ہوں + (یوحنا باب ۱۴ آیت ۶) +

بدھ

زنا مت کرو

کسی عورت کی طرف ناپاک نگاہ سے مت دیکھو جو شخص کسی دوسرے شخص کی عورت کی طرف ناپاک نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ پاکیزگی کے قانون کو توڑنے کا مرتکب ہے + (گاسپل آف بدھ باب ۴۴-۳۴ آیت ۸)

مسیح

تم سن چکے ہو۔ کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ بھی کی۔ گویا وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا + (متی باب ۵ آیت ۲۷ و ۲۸)

بدھ

بجائے اس کے کہ تم اپنے دل میں نفسانی خیالات کو ترقی دو

یا کسی غیر عورت کی صورت و شکل کو کام کی خواہش سے متحرک ہو کر دیکھو تمہارے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ تم اپنی دونوں آنکھوں کو جلتے جلتے سرخ لوہے سے نکال ڈالو + (سوانح عمری بدھ دیو حصہ سوم صفحہ ۱۳۱- آیت ۹) (گاسپل آف بدھ باب ۴۴-۳- آیت ۱۱) +

مسیح

پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے۔ تو اُسے نکالکر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے۔ اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے + (متی باب ۵- آیت ۲۹)

بُدھ

شاگردوں کو دھرم پرچار کے لئے باہر بھیجنا

"اے بھکشوو پریم کے بھاؤ سے متحرک ہو کر عوام کو فائدہ پہنچانے اور تمام نوع انسان کی بھلائی کے لئے باہر جاؤ اور اس دھرم کو کہ جو بلحاظ سیرت اور صورت کے شروع۔ درمیان اور آخر میں عالیشان اور پُرجلال ہے پرچار کرو اس دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جنکی آنکھیں بند نہیں اور اگر اُن تک دھرم کا پرچار نہ کیا گیا تو وہ مکتی حاصل نہ کرینگے۔ اُن کے پاس پاکیزگی کی زندگی کی خوشخبری پہنچاؤ وہ ضرور اس دھرم کو سمجھینگے اور قبول کرینگے +

دھرم اور بننے (انکساری) جنکا تتھا گت اعلان دیتا ہے اُس وقت زیادہ روشن ہوتے ہیں جب وہ ظاہر کئے جاتے ہیں نہ کہ اُس وقت جبکہ وہ پوشیدہ رکھے جاتے ہیں"۔ (سوانح عمری بدھ دیو حصہ دوم صفحہ ۱۸ سطر ۱۴ سے صفحہ ۱۹ سطر ۱ تک)

مسیح

جاؤ دیکھو میں تمہیں برّوں کی مانند بھیڑیوں میں بھیجتا ہوں ۔ نہ بٹوا لے جاؤ نہ جھولی نہ جوتیاں نہ راہ میں کسی کو سلام کرو۔ اور جس کسی گھر میں سلامتی ہو پہلے کہو کہ اس گھر کی سلامتی ہو۔ اُسی گھر میں رہو جو کچھ اُن سے ملے کھاؤ پیو۔ گھر گھر نہ پھرو۔ اور جس شہر میں داخل ہو۔ اور وہاں کے لوگ تمہیں قبول کریں۔ تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے کھاؤ وہاں کے بیماروں کو اچھا کرو۔ اور اُن سے کہو کہ خدا کی بادشاہت نزدیک آئی ہے۔ (لوقا باب ۱۰۔ آیت ۳ و ۸ و ۱۷)

جس طرح پر لوقا اور متی کے باب دسویں میں ہمیں پتہ لگتا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو دو دو کرکے بغیر کسی پیسہ جھولی اور جوتی کے پرچار کے لئے بھیجا تھا۔ اُسی طرح پر بودھ گرنتھوں میں اِس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ بُدھ نے بھی دو دو کرکے اپنے شاگردوں کو بغیر کسی روپیہ پیسہ یا سامان کے پاکیزگی اور نیکی کے جیون کو پرچار کی خاطر مختلف حصوں میں بھیجا۔

بُدّھ

صداقت کی توہین مت ہونے دو

لیکن اِس تلقین کو جو ایسی افضل اور سچائی سے بھری ہے۔ ناقابل آدمیوں کے ہاتھوں میں نہ پڑنے دینا۔ جہاں اُس کی حقارت اور بےعزتی ہو۔ اُس کے ساتھ شرمناک سلوک کیا جاوے۔ اور اُس کی مذمت و ملامت کی جاوے ۔ (گاسپل آف بدھ باب ۱۹۔ آیت ۴)

مسیح

پاک چیز کتوں کو نہ دو۔ اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اُنہیں پاؤں کے نیچے روندیں۔ اور لوٹ کر تمہیں پھاڑیں ۔ (متی باب ۷۔ آیت ۶)

بُدّھ

ایک دوسرے کو پیار کرو

"تم مثل بھائیوں کے رہو۔ اور محبت۔ پاکیزگی۔ اور سچائی کی سرگرمی میں ایک دل بنو"۔

سچائی کو پھیلاؤ۔ اور دنیا کے کل حصوں میں دھرم کا پرچار کرو۔

تاکہ آخر کار سب زندہ موجودات دھرم کی بادشاہت کے رعایا۔ اور باشندے بن جائیں"+

"یہی مقدس برادری ہے۔ یہی بدھ کا سماج ہے۔ یہی سنگھ ہے۔ جو تمام بدھ کی شرن لینے والوں میں میل قائم کرتا ہے"+
(گاسپل آف بدھ باب ۱۷ آیت ۳ سے ۵ تک)

مسیح

میرا حکم یہ ہے۔ کہ جیسا میں نے تم سے محبت رکھی۔ تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان دوستوں کے لئے دیدے + (یوحنا باب ۱۵۔ آیت ۱۲ و ۱۳)+

بُدھ

تمثیلیں اور کہانیاں

کھویا ہوا بیٹا

کسی گرہستی کا ایک ہی لڑکا تھا۔ کہ جو گھر سے نکل کر کسی دور دراز جگہ چلا گیا۔ گھر میں ہی رہ کر باپ نے تو بہت سی دولت جمع کر لی۔ لیکن بیٹا پردیس میں تنگدستی اور افلاس کی حالت میں مبتلا ہو گیا۔ اتفاقاً وہ بھیکھ مانگتا ہوا اُسی شہر میں آنکلا۔ کہ جہاں اس کا باپ رہتا تھا۔ باپ نے اُس کو خراب و خستہ حال میں چیتھڑے پہنے ہوئے اور افلاس کی وجہ سے مثل حیوان کے بنا ہوا دیکھا +

بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر اُس نے نوکروں سے کہا۔ کہ اُس کو بلاؤ۔ جب بیٹے نے اس محل کو دیکھا۔ کہ جہاں اُس کو لے جا رہے تھے۔ تو اُس نے خیال کیا۔ کہ شاید کسی امیر کا مجھ پر شبہ ہوا ہے۔ اور وہ مجھے قید خانے میں ڈالیگا۔ پس اِس خوف سے وہ اپنے باپ کو ملنے سے پہلے ہی بھاگ نکلا۔

باپ نے اپنے بیٹے کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ کہ جو اُس کو اُس کے رونے اور چلانے کی پروا نہ کر کے پکڑ لائے۔ باپ نے نوکروں کو حکم دے دیا۔ کہ اُس کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کریں۔ اور ایک نوکر کو کہ جس کی تعلیم و حیثیت اُس کے بیٹے کی مانند تھی۔ یہ خدمت سپرد کی۔ کہ وہ اپنے ساتھ اِس لڑکے سے کام کاج لیا کرے۔ بیٹا اپنی اس نئی حالت سے بہت خوش ہوا۔

باپ اپنے بیٹے کو محل کے دریچہ سے دیکھتا رہتا تھا۔ اور جب اُس نے اُسے دیانتدار اور محنتی پایا۔ تو روز بروز اُس کی ترقی کرنے لگا۔ کئی سال کے بعد اُس نے اپنے بیٹے کو بُلایا۔ اور اپنے تمام نوکروں کو اکٹھا کر کے اُن کو اپنے اور اُس کے رشتے کے متعلق سارا بھید بتلادیا۔ تب وہ غریب لڑکا نہایت خوش ہوا۔ اور اپنے باپ سے ملکر خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ (سوانح عمری بدھ دیوجی تیسرا حصہ صفحہ ۳۴۔ باب ۱۱۔ کہانی (۳)۔

مسیح

پھر اُس نے کہا۔ کہ ایک شخص کے دو بیٹے تھے۔ اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا۔ کہ اے باپ مال کا جو حصہ مجھ کو پہنچتا ہے۔ مجھے دے۔ اُس نے اپنا مال متاع انہیں بانٹ دیا۔ اور تھوڑے دن بعد چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ جمع کر کے دور کے ملک کو روانہ ہوا۔ اور وہاں اپنا مال بدچلنی میں اُڑا دیا۔ اور جب سب خرچ کر چکا۔ تو اُس ملک میں سخت کال پڑا۔ اور وہ محتاج ہونے لگا۔ پھر اُس ملک کے ایک باشندے کے ہاں جا پڑا۔ اُس نے اُس کو اپنے کھیتوں میں سؤر چرانے بھیجا۔ اور اُسے آرزو تھی۔ کہ جو پھلیاں سؤر کھاتے تھے۔ اُن سے اپنا پیٹ بھرے۔ مگر کوئی اُسے نہ دیتا تھا۔ پھر اُس نے ہوش میں آکر کہا۔ کہ میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو روٹی افراط سے ملتی ہے۔ اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤنگا۔ اور اُس سے کہونگا۔ کہ اے باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا۔ اب اس لائق نہیں رہا۔ کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔ مجھے اپنے مزدوروں جیسا ہی کر لے۔ پس وہ اُٹھکر اپنے باپ کی طرف روانہ ہوا۔ وہ ابھی دُور ہی تھا۔ کہ اُسے دیکھکر اُس کے باپ کو ترس آیا۔ اور دوڑ کر اُس کو گلے لگایا۔ اور بوسے لئے۔ (لوقا باب ۱۵ - آیت ۱۱ سے ۲۰ تک)

بُدّھ

پنہاری

بُدّھ کے پیارے شِش (شاگرد) آنند کا کہ جس کو بھگوان بُدھ نے کسی خاص مشن پر بھیجا تھا۔ ایک گاؤں کے نزدیک ایک کنوئیں پر گزر ہوا۔ اور اُس نے ماتنگ ذات کی ایک لڑکی مسماۃ پرکرتی کو دیکھکر اُس سے پانی پینے کو مانگا۔

پرکرتی نے کہا۔ کہ برہمن دیوتا میں اِس قدر حقیر و ذلیل ہوں۔ کہ تمہیں پانی نہیں دے سکتی آپ مجھ سے کچھ سیوا یعنی خدمت نہ لیجیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ کی پوترتا (پاکیزگی) میں فرق آجائے۔ کیونکہ میں نیچ ذات کی لڑکی ہوں۔ آنند نے جواب دیا۔ میں ذات نہیں مانگتا۔ میں تو پانی مانگتا ہوں۔ یہ سُن کر ماتنگ لڑکی کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ اور اُس نے آنند کو پانی پلا دیا۔ آنند اُس کا شکریہ ادا کرکے وہاں سے چل دیا۔ (سوانح عمری بدھ دیوجی تیسرا حصہ صفحہ ۱۶ باب ۱۱ کہانی ۱۳)

مسیح

چنانچہ یسوع سفر سے تھکا ماندہ ہو کر اُس کنوئیں پر یونہی بیٹھ گیا۔ یہ چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی۔ یسوع نے اُس سے کہا مجھے پانی پلا۔ کیونکہ اُس کے شاگرد شہر میں

کھانا مول لینے کو گئے تھے - اس سامری عورت نے اُس سے کہا - کہ تو یہودی ہو کر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے (کیونکہ یہودی سامریوں سے کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے) یسوع نے جواب میں اُس سے کہا - اگر تو خدا کی بخشش کو جانتی - اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے - جو تجھ سے کہتا ہے مجھے پانی پلا - تو تو اُس سے مانگتی - اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا + (یوحنا باب ۴ - آیت ۶ سے ۱۰ تک)

پندرھواں باب

بودھ مذہب کا اصلی حالت پر قائم نہ رہنا اور مختلف صورتیں قبول کرنا

مہایان اور ہین یان ۔ اس سے پہلے ہین یان اور مہایان بودھ مذہب کی سب سے بڑی دو شاخوں کا ذکر آچکا ہے ۔ حضرت مسیح سے پہلی صدی تک یہ دونوں شاخیں پیدا نہ ہوئی تھیں ۔ لیکن راجہ کنشک کے وقت سے اس اختلاف کی بنیاد پڑی ۔ یہ شخص سنسکرت زبان کا بڑا حامی اور طرفدار تھا ۔ جنوب میں جس طرح پالی زبان شاستروں کی زبان قبول کی گئی ۔ اور بودھ مذہب کی کتب مقدسہ اُسی زبان میں قلمبند ہوگئیں اس نے وہ طریق اختیار نہ کیا ۔ بلکہ سنسکرت زبان میں بودھ شاستر کی تالیف کا حکم دیا ۔ اسی حکم کے موافق اُس مجلس میں جو جالندھر میں منعقد ہوئی تھی ۔ بودھ شاستر کے تین بھاشیہ (۱) سُوتر پٹک کے اُپدیش (۲) ہبنے بھاشا شاستر ۔ (۳) ابھی دھرم بھاشا شاستر سنسکرت زبان میں تالیف کئے گئے ۔ کنشک کے حکم سے جو شاستر تیار کئے گئے ۔ وہ مہایان کے نام سے منسوب ہیں اور دوسرا مت ہین یان کے نام سے مشہور ہے ۔ جنوبی حصے کے بودھ اپنے مت کو اس نام سے ظاہر کرنے کے لئے تیار ہیں

یا نہیں۔ اس کا ٹھیک جواب بودھ دھرم کے اچارج دھرم پال ہی دے سکتے ہیں۔ خیر جو کچھ ہو مہایان اور ہین یان کے نام سے ہی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ مہایان فرقہ کے لوگ۔ ہین یان مت کو حقیر اور ناچیز خیال کرتے ہیں اور اُن کا یہ یقین ہے کہ انسان کی بھلائی کے لئے مہایان ہی سب سے اچھا طریق ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ آیا مہایان مت تمام آریہ ورت میں پھیل گیا تھا۔ کیونکہ اُس حصہ کے بعض بعض مقامات میں ہین یان مت کے لوگ بھی پائے جاتے تھے۔ اور جنوبی حصہ کے بعض بودھ لوگوں نے کنشک کے رعب اور اثر سے مہایان مت قبول کر لیا تھا۔ لیکن اِن چند مستثنا مثالوں کو چھوڑ کر عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سنگلدیپ۔ شام اور برہما میں ہین یان مت مروج ہے۔ اور باشندگان چین۔ جاپان۔ نیپال و تبت مہایان مت کے پیرو ہیں۔ اشوگھوش۔ بسومتر۔ ناگ ارجن وغیرہ فاضل پنڈت مہایان مت کے بہت بڑے حامی تھے۔ لیکن اگر تمام واقعات پر اچھی طرح سے غور کیا جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نام کرن اُلٹا ہوا۔ بدھ دیوجی نے جس دھرم کا اُپدیش دیا تھا۔ اُس کا عکس اگر کسی جگہ موجود ہو۔ تو وہ پالی دھرم شاستروں میں ہی ممکن ہے۔ اور اگر ہین یان مت اُسی شاستر کے مطابق ہو تو یہی مت ابتدائی بودھ دھرم کے مطابق ہونا ممکن ہے اور اسی مت کا نام مہایان ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے +

براہمنی اور بودھ دھرم ۔ بودھ دھرم کی تواریخ کے مطالعہ سے بودھ دھرم اور براہمنی دھرم کا آپس میں قدم بہ قدم بہت گہرا تعلق معلوم دیتا ہے۔ خاصکر سنسکرت زبان میں مہایان شاستر کی تالیف

اور پرچار کے ساتھ یہ دونوں دھرم آپس میں بہت خلط ملط ہو گئے۔ یہاں تک کہ بودھ دھرم آہستہ آہستہ اپنی شخصیت کھو بیٹھا۔ ویدک دیوتاؤں مثلاً اگنی۔ اِندر وغیرہ نے آہستہ آہستہ بودھ دیوراج میں جگہ حاصل کر لی۔ اِندر اکثر دیولوک سے اِس فانی دنیا میں آکر پاک لوگوں کی دھرم کے کاموں میں مدد کرنے لگا۔ پورانک نِرگی مورتی یعنی برمھا۔ وشنو۔ مہیش کو بودھ لوگوں نے قبول کر لیا۔ مہا برمھا کے لئے تو بودھ دیومنڈل میں پہلے ہی آسن موجود تھا۔ برمھا سہامپتی کا تو کچھ ذکر ہی نہیں۔ وہ تو بُدھ دیو جی کے جیتے جی ہی اُن کے بہت بڑے بہی خواہ اور ہمدرد تھے اور وقتاً فوقتاً تکلیف اور مصیبت کے وقت اُن کے پاس آتے۔ اور اُن کی مدد کیا کرتے تھے۔ اُن کی موت کے وقت سب سے پہلے جو بِاپ کی گونج اٹھی تھی۔ وہ برمھا ہی کی آکاش بانی تھی +

بعد ازاں وِشنو نے بھی بودھ دنیا میں دیوتا کی جگہ حاصل کر لی۔ پدم پانی اولوکی تیشور تو گویا وشنو کا ہی اوتار خیال کیا جاتا ہے۔ مونیر ولیمس صاحب کا بیان ہے کہ اُنھوں نے سنگلدیپ کے مشہور شہر کیا نُڈی میں مہا وِشنو کا مندر دیکھا۔ جس میں وِشنو دیو کی ایک چاندی کی تصویر ہے۔ لیکن اِن تمام مقامات میں وِشنو کے دیگر اوتاروں مثلاً کرشن وغیرہ کا نام و نشان نہیں +

شیو جی مہاراج بمعہ اپنی استری کے بودھ راج میں بغیر کسی روک ٹوک کے داخل ہو گئے۔ شمالی حِصہ کے بودھ لوگ شیو کو مہا جوگی۔ مہاکال اُن کی اِستری پاربتی کو دُرگا۔ اور بھیرو کو بھیم سمجھکر پرستش کرتے ہیں۔

نیپال میں شیو اور بدھ دونوں کے مندر ایک دوسرے کے آس پاس ہیں - ایک میں تو دیوتا کی خوشنودی کے لیئے برابر جانوروں کی قربانی جاری ہے - مگر نہ معلوم دوسرے مندر کا دیوتا اس کارروائی کو کس نگاہ سے دیکھتا ہوگا ؟

دیویوں میں تارا دیوی سب سے بڑی دیوی سمجھی جاتی ہے - ہیان سانگ جب اس ملک میں آیا تو اُس نے مگدھ میں اُسکی مورتی اور مندر دیکھا تھا - نیپال میں پنچ شکتی یعنی بجر دھاتری - لوچنا - ناکی - پانڈرا اور تارا دیوی کی پرستش مروج ہے - ان دیوی اور دیوتاؤں کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ بھوت - پریت - راکھشس - پشاچ - ناگ - یکھش - کینر - گندھرب - گروڑ - کمبھانڈ وغیرہ جیو بھی بودھ دھرم میں خلط ملط ہوگئے ۔

مار - بودھ لوگوں کا اگر کوئی اپنا دیوتا ہے - تو وہ مار ہی ہے - اگر لفظ مار کی اصلیت اور بناوٹ کی طرف خیال کیا جاوے - تو موت کے ساتھ اُس کا خاص تعلق معلوم ہوتا ہے - لیکن موت کے راجا جم کے ساتھ اُس کی کچھ بھی مشابہت اور نسبت نہیں - مار کو بودھ لوگوں کا شیطان یا پارسیوں کے بدی کا دیوتا اہرمان کہا جا سکتا ہے - کسی حد تک اُس کی سینچر اور کلی کے ساتھ مناسبت ہو سکتی ہے - اس کا دوسرا نام کام دیو بھی ہے - بودھ لوگوں کے خیال کے موافق یہ حواسوں کے ذریعے انسان کے جسم میں داخل ہو کر کام وغیرہ دشمنوں کو بھڑکا دیتا ہے - بدھتو (حقیقی معرفت) حاصل کرنے سے پہلے جب گوتم سدھی حاصل

کرنے کے لئے بودھی درخت کے نیچے جوگ آسن پر بیٹھے تھے۔ تو مار نے اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ کتنا ہی ڈرا ور لالچ دکھلا کر اُن کے دھیان کو بھنگ کرنا چاہا۔ مگر گوتم کا عہد اس قدر مضبوط اور زبردست تھا۔ کہ وہ ہزار کوشش کرنے پر بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ یہہ اپنے جوگ آسن پر اٹل رہے۔ اور مار کے سپہ سالاروں یعنی اپسراؤں وغیرہ کی ہزاروں ترغیبوں اور پھسلاوٹوں کو شکست فاش ملی +

بُدھتو حاصل کرنے کے بعد بھی مار نے بُدھ کا پیچھا نہ چھوڑا اور وہ اُن کو طرح طرح کی ترغیبیں اور بد صلاحیں دے کر دھرم پرچار کے پاک عہد سے منحرف کرنے کے لئے کوشش کرنے لگا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر شیریں کلامی کے ساتھ یوں مخاطب ہوا " بھگون! آپ نے نہایت سخت جد وجہد اور ریاضت کے بعد یہ دِب گیان (حقیقی معرفت) حاصل کیا ہے اور لوگوں میں اِس کے پرچار کرنے سے کیا فائدہ؟ دُنیادی لوگ ہمیشہ دُنیادی سُکھوں۔ چیزوں اور سامانوں کی مایا میں گرفتار رہتے ہیں اور اُن کے پیچھے ہی رات دن مارے مارے پھرتے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ آپ کا کلام کبھی نہ سُنینگے۔ اور نہ اُس کے حقیقی راز کو ہی سمجھینگے۔ آپ اپنا قیمتی وقت اور زندگی اِن لوگوں کے پیچھے کیوں ضائع کرتے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ تنہائی میں بیٹھ کر اکیلے ہی نربان کے آنند کو بھوگ کریں " +

مار کے یہ الفاظ سُن کر بُدھ جیسے شخص کا مضبوط دل بھی ڈگمگا گیا۔ لیکن برھما۔ سامپتی نے جب بُدھ کے دل کی یہ نازک حالت دیکھی۔ تو

وہ سورگ سے اوتیرن ہوئے۔ اور اُن کے سامنے ظاہر ہو کر یوں کہنے لگے" اے پربھو! مگدھ دیش بدرسوم۔ توہمات۔ اسنت (جھوٹ) انیاے (بے انصافی) اور ادھرم کی وجہ سے تباہ اور برباد ہو رہا ہے اور اُس کے چاروں طرف پاپ کی آگ جل رہی ہے۔ آپ اُس کا اُدھار کیجئے۔ اور کرپا کر کے سورگ کا دوار کھولیئے۔ اپنے زندگی بخش دھرم کو پرچار کر کے تمام شکوک اور اُلجھنیں رفع کیجئے۔ اور پاک اور راہِ راست دکھلائیے۔ آپ نے راستی کی سب سے اعلےٰ منزل حاصل کی ہے۔ آپ تمام اِنسانوں پر کرپا درشٹی کیجئے۔ جو بیچارے جنم۔ بیماری۔ بڑھاپے اور جدائی کی وجہ سے طرح طرح کے دُکھ اور کلیش پا رہے ہیں۔ پس اے دھرم بیر! اُٹھ۔ بھارت کو جگا۔ اور راستی کی عظمت پھیلا۔ تب ہی اور تب ہی کیا انسان اور کیا دیوتا نجات حاصل کرینگے"+

برھما کا یہ اُتساہ پُورن (جوشدار) کلام سُن کر بُدھ کے گِرے ہوئے دل کو بہت تقویت ملی۔ اور وہ دھرم پرچار کے لیئے تیار ہو گئے۔ اور مار آہستہ آہستہ غائب ہو گیا+

مار کی ترغیبوں اور پھسلاوٹوں سے ہمیشہ کچھوے کی طرح ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہیئے۔ بُدھ دیوجی اکثر کچھوے کی مثال دیکر بطور کہانی کے اُپدیش دیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر اُنھوں نے بیان کیا کہ "ایک کچھوا شام کے وقت اپنی خوراک کی تلاش میں دریا کے کنارہ پر آیا۔ اور اُسی وقت ایک لومڑی بھی باہر نکلی۔ کچھوے نے لومڑی کو دیکھ کر اپنی گردن کھوپری میں چھپا لی۔ اور بیخوفی اور اطمینان کے ساتھ دریا میں تیرنے لگا۔ لومڑی

اس انتظار میں رہی کہ جوں ہی وہ اپنی گردن کو باہر نکالے۔ توں ہی اُس کو ہضم کر جاتے۔ لیکن کچھوے نے کسی طرح بھی اپنے مُنہ کو باہر نہ نکالا۔ لومڑی بہت انتظار کے بعد آخرش نا امید ہو کر اور اپنے شکار کو چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔ اے بھکشوؤ۔ اسی طرح مار بھی تمہاری کمزوریوں اور نقصوں کی گھات میں لگا رہتا ہے اور ہمیشہ اِس تاک میں رہتا ہے کہ آیا تمہارے حواس خمسہ یعنی آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان اور تمام اعضاء کا کوئی دروازہ کھُلا ہوا ہے یا نہیں کہ جس کے ذریعے وہ تمہارے اندر داخل ہو کر تمہارا ستیاناس کر دے۔ پس اے بھکشوؤ! ہمیشہ خبردار اور چوکنے رہو اور اپنے حواس کے دروازہ پر ہمیشہ پہرہ دار رکھو۔ تاکہ مار ناکامیاب ہو کر واپس چلا جاوے۔ جیسے کہ لومڑی کچھوے کو چھوڑ کر چلی گئی تھی +

بُدھ تنتر

ابتدائی بودھ دھرم کی نیتی (اخلاق) جس کی بنیاد ایشور کی ہستی کے یقین پر نہ تھی۔ بودھ سماج میں اور زیادہ دنوں تک قائم نہ رہ سکی۔ وہ دھرم جس جس ملک میں پھیلا اُس نے آہستہ آہستہ اُسی ملک کے مروجہ دھرم۔ رسوم و رواج۔ آچار۔ بیوہار کے ساتھ مِل کر نئی نئی صورتیں قبول کر لیں۔ وہ ابتدائی دھرم نیپال میں شیوشاکت تانترک مت کے ساتھ ملکر ایک شکل میں اور تبت میں جادو۔ بھوت۔ پریت میں یقین کرنے والوں کے ساتھ ملکر دوسری صورت میں تبدیل ہو گیا۔ یہ ایک نہایت

عجیب وغریب بات ہے کہ ایک تواریخی بُدھ سے زمانہ کے ساتھ ساتھ بیشمار خیالی بُدھوں کی پیدائش ہوگئی۔ اگر اُن سب کا مفصل حال لکھا جائے۔ تو اُس کے لئے ایک بہت بڑی علیحدہ کتاب تصنیف کرنے کی ضرورت پڑے +

بُدھ تتو۔ ہین یان مت

ہین یان اور مہایان دونوں شاخوں میں بُدھ تتر کے بارے میں بہت بڑا اختلاف دیکھا جاتا ہے۔ پس اِس امر کو صاف اور واضح کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بودھ دھرم کے اصلی اور بنیادی عقاید کی طرف خاص توجہ دی جائے +

بودھ دھرم میں بھجن اور پوجا کا کوئی طریق نہیں بتلایا گیا۔ اِس کا تمام دارومدار سادھن (ریاضت) پر ہی ہے اور سادھن ہی اس کی جان ہے۔ بودھ دھرم کی تعلیم یہ ہے کہ اپنی طاقت اور کوشش سے اپنی اِندریوں (حواسوں) اور پرترتیوں (جذبات) پر پورا تصرف حاصل کرکے اپنے دل کو کام۔ کرودھ۔ دویش۔ ہنسا۔ اہنکار سے پاک کرو۔ تب تم ایک سورگ سے دوسرے سورگ اور دوسرے سے تیسرے میں گزرتے ہوئے اس راستے کا جو آخری معراج نربان ہے وہاں پہنچ جاؤ گے۔ نربان کی منزل پر پہنچنے کے لئے چار دھاپ (چار منزلیں) طے کرنی پڑتی ہیں اور اس راستہ میں دس سنیوجن یعنی بندھن یا زنجیریں ہیں۔ دس سنیوجن یہ ہیں (۱) سکاے درِشتی (اہنکار)۔ (۲) بچی کِتھا (شک)۔

(۳) شیل برت (کرم کانڈ میں یقین)۔ (۴) کام۔ (۵) پرتگھ (کرودھ)۔ (۶) رُوپ راگ (دنیاوی چیزوں کی خواہش)۔ (۷) اُروپ راگ (سورگ کی خواہش)۔ (۸) مان (نام اور عزت کی خواہش) (۹) اُودھتا (سرکشی اور بغاوت)۔ (۱۰) اِودیا (جہالت)+

ایک ایک منزل پر پہنچنے سے یہ زنجیریں ٹوٹتی جاتی ہیں۔ جو پہلی منزل پر پہنچا ہے "وہ سُوت پنّو" ہوجاتا ہے یعنی اُس کا جنم انسان سے نیچے درجے کی مخلوق یعنی حیوانوں میں نہیں ہوتا+ دوسری منزل پر پہنچنے سے کچھ اور بندھن کٹ جاتے ہیں جو اس منزل تک پہنچ گیا ہے وہ پہلے شخص کی نسبت ضرور بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی تمام دنیاوی بندھنوں سے آزاد نہیں ہوجاتا اُس کو پھر دنیا میں واپس آنا ہوگا اور اسکو "سکرت آگامی" کہتے ہیں+ تیسری منزل پر پہنچنے سے کام۔ کرودھ بچی کِتسا وغیرہ پانچ بندھنوں سے انسان پوری مُکتی پالیتا ہے اور "ساوھک اناگامی" کا منصب حاصل کرلیتا ہے۔ پھر اُس کو اس فانی دنیا میں آنا نہیں پڑتا+ چوتھی منزل پر پہنچنے سے انسان تمام بندھنوں سے آزاد ہوجاتا ہے اور اُس کو اپنے پچھلے جنموں کا تمام حال معلوم ہوجاتا ہے اور سِدھی حاصل کرکے وہ جیون مُکت ارہت کہلاتا ہے+

پرتیک بدھ۔ ارہت لوگ دھرم کی زندگی میں خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کرلیں مگر تاہم وہ دھرم راج میں کمالیت کو پہنچے ہوئے نہیں ہوتے۔ گویا روحانی دنیا میں انہوں نے ابھی صرف پر نکالے ہیں۔ جن کے ذریعے سے یہ اب اڑنے لگے ہیں۔ اُن کا منزل مقصو

ابھی تک بھی بہت دُور ہے۔ بُدھ اور ان کی زندگی میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ جن مہاتاؤں نے ان لوگوں کی بہ نسبت دھرم اور گیان میں اور بھی زیادہ ترقی کی اور اعلےٰ منصب حاصل کیا ہے اُن کو پرتیک بُدھ کہتے ہیں یعنی یہ اپنی اپنی کوشش۔ ریاضت اور پاک صفات کے ذریعے دِب گیان (روحانی معرفت) حاصل کرکے بُدھ بن جاتے ہیں مگر دنیا میں دھرم اور گیان کے پھیلانے کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ اپنی روحانی عظمت اور خوشیوں کا پھل خود ہی بھگتے ہیں اور اپنی دھیان میں آپ ہی مگن رہتے ہیں۔ مہا بُدھ کے ساتھ پرتیک بُدھ کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ جب دنیا میں مہا بُدھ نازل ہوتا ہے تو اُس وقت ان کا ظہور نہیں ہوتا۔ اور یہ لوگ تتھاگت۔ سِدھارتھ۔ چکرورتی وغیرہ بُدھ کا خطاب پانے کے مستحق نہیں ہوتے ✦

بودھی ستو۔ پرتیک بُدھ کے درجے سے اُوپر کا درجہ بودھی ستو کو دیا جاسکتا ہے۔ یہ گویا پوشیدہ بُدھ ہوتا ہے۔ بودھی ستو میں بُدھ بننے کی قابلیت اور بیج موجود ہوتا ہے کہ جو آہستہ آہستہ نشوو نما پاکر بُدھتو کی صورت قبول کرتا ہے۔ تمام بُدھ پچھلے جنموں میں بودھی ستو تھے اور آئندہ کو جو بُدھ ست دھرم کو پھیلانے کے لئے ظاہر ہوگا وہ اب بودھی ستو کی صورت میں موجود ہے ✦

بُدھ دیو۔ اس عالیشان محل میں سب سے بڑی جگہ بُدھ دیو کی ہے یہی سنگھ کو قائم کرنیوالے اور سمیک سم بُدھ شاکھشات بھگوان ہیں۔ جب دنیا سے دھرم نشٹ ہو جاتا ہے تو ان جیسے ہی دیگر بُدھ اُس دھرم

کو زندہ کرنے - لوگوں کو مکتی دینے اور دیوتاؤں اور انسانوں کی بھلائی کے لیے زمانہ زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں +

ہین یان مت کے عقیدے کے مطابق گوتم بدھ سے پہلے صرف ۲۴ بدھ ظاہر ہوئے تھے - ورتمان کلپ میں اُن میں سے چار یہ ہیں - گوتم بدھ اُن میں آخری شمار ہوتا ہے - اور کرکوچھند - کنک منی - اور کاشیپ - تین بدھ اُس سے پہلے ہو گزرے ہیں - کرونا اور میتری کا چشمہ جو میترئے بدھ آئندہ ظاہر ہوگا ابھی اُس کے آنے میں بہت دیر ہے - پانچ ہزار برس بعد جب لوگوں کے چلن درست نہ رہینگے اور وہ طرح طرح کی برائیوں اور گناہوں میں گرفتار ہو جائینگے تب ہی تمام دنیا کو فتح کرنے والا مہابیر میترئے بدھ دنیا کے اُدھار کے لئے ظاہر ہوگا - اس کی فتوحات شاہی فوجوں اور ہتیاروں کے ذریعے سے نہ ہونگی - بلکہ دھرم اور پریم سے وقوع میں آوینگی +

میترئے بدھ - اب بودھی ستو کی صورت میں توشت سورگ میں باس کرتے ہیں - سوتر پٹک کے بدھ ونش نامی گرنتھ میں گوتم اور اُس سے پہلے کے ۲۴ بدھوں کی زندگی کے حالات درج ہیں اور جاتک بھاشیہ میں اُن میں سے ہر ایک کا اور بھی زیادہ مفصل طور پر ذکر ہے - پس ہین یان شاستر اس جگہ آکر ٹھہر گیا - ہین یان فرقہ پہلے کلپوں میں اکیس بدھوں اور زمانہ حال کے بھدر کلپ میں ۴ بدھ - اور بودھی ستو - میترئے یعنی آئندہ آنے والے بدھ اور ایک بودھی ستو کو ہی لیکر خوش ہے اور اِس سے زیادہ حرص نہیں رکھتا - ارہت سادھو اس فرقہ کا

معراج ہے اور اس سے زیادہ سادھوتا کی اونچی منزل پر اٹھنے کی خواہش نہیں کرتا۔

بُدھ ستو۔ مہایان مت۔ مہایان فرقہ کی کتب مقدسہ میں بودھ لوگوں کی بُدھ کلپنا کی رفتار اور بھی زیادہ تیز اور عجیب و غریب ہے۔ بنیادی اصول کے لحاظ سے ہین یان فرقہ کے ساتھ اِس فرقہ کا کچھ اختلاف نہیں۔ اِن لوگوں کا بھی یہی یقین ہے۔ کہ انسان گیان اور دھرم میں زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کر کے بھکشو سے ارہت اور ارہت سے بودھی ستو بن سکتا ہے۔ لیکن اگر یہی اصول درست ہو تو پھر اِس کی حد کہاں قائم کی جا سکتی ہے؟ ایک دو ہی بودھی ستو کیوں ہونے چاہئیں؟ بہت سے بھکت سِدھی حاصل کر کے ارہت بن گئے۔ جبکہ اور بہت سے ارہتوں نے بودھی ستو کا منصب حاصل کیا تو کیا ایسے سب لوگ ہماری تعظیم اور عزت کے مستحق نہیں؟ اس خیال کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد ازاں ایسے تمام انسانوں کی کہ جو دیوتا بن گئے پرستش گاہیں قائم ہو گئیں۔ اور اِس بارے میں مہایانی لوگ سب سے اول درجے پر ہیں۔ اِس طور پر بے شمار بودھی ستو مہایانی لوگوں کے قابل پرستش دیوتا بن گئے۔ بدھ کے پہلے دو شاگرد ساری پُتر اور مُدگلائن تھے۔ کاشپ آنند اور راوپالی وغیرہ سنگھ کے بزرگوں میں سے تھے۔ گوتم اور راہُل۔ مہایانی لوگوں کا پردھان آچاریہ ناگ ارجن۔ آچاریہ اشوگھوش وغیرہ بے شمار پاک لوگوں کو وہ بودھی ستو سمجھکر اُن کی پرستش کرنے لگے۔ صرف یہی نہیں بلکہ جیسے

ایک طرف انسانی بودھی ستوؤں کی کلپنا کی گئی دوسری طرف گن آتمک (गुणात्मक) دھیان آتمک (ध्यानात्मक) طرح طرح کے خیالی بودھی ستوؤں کی بھی کلپنا کی گئی۔ انہوں نے سمجھا کہ گوتم بدھ کے مہان پری نربان یعنی وفات اور میترئے بُدھ کے ظہور کے وقت تک کے درمیانی حصے میں اِنسان کے لئے کوئی دیوتا تو پرستش کے لئے ضرور چاہئے۔ اور بودھ سنگھ کے لئے کوئی محافظ بھی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے بودھی ستو اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ اور ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بودھی ستو کا منصب حاصل کرنے کی خواہش سے اِنسان کے دل میں دھرم حاصل کرنے کی رغبت اور سرگرمی پیدا ہوتی ہے۔ بودھی ستو کی حالت چنداں بُری نہیں۔ یہ لوگ توشت (तुषित) سورگ میں آرام سے اوقات بسر کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ پری نربان میں لے ہو جانیکی نسبت اِن کی سورگ کی خواہش بہت زبردست ہے۔ اِس لئے یہ نربان پد تلاش کرنے کے لئے تکلیف اُٹھانے کے مقابل میں جس آرام کی حالت میں ہیں۔ اُسی میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ بودھی ستو کی کلپنا کرتے وقت جس طرح مہایانی لوگوں نے اپنے آپ کو بالکل کھلا چھوڑ دیا۔ بُدھ کی کلپنا کرتے وقت بھی اِن لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ہین یانی لوگ صرف چوبیس بُدھ مانتے ہیں۔ لیکن مہایانی لوگ کہتے ہیں۔ جب کہ تم لوگ یہ مانتے ہو کہ ہر زمانے میں لوگوں کی نجات کے لئے بُدھ کا ظہور ہوتا ہے۔ تو اِس صورت میں چوبیس بُدھ ہی کیوں

ہونے چاہئیں - یہ کون کہہ سکتا ہے - کہ دنیا کے مختلف حصوں اور مختلف وقتوں میں کتنے بدھوں کا ظہور رہوا - یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے - کہ مہایان عقیدے کے مطابق کتنے بدھ ہیں ہجن صاحب نے للت بستارا اور دیگر کتب سے ایک سو تینتالیس بدھوں کے نام جمع کئے ہیں - صرف بدھ کی تعداد میں ہی نہیں بلکہ اُن کے اوصاف میں بھی بہت بڑی تبدیلی پیدا ہوئی ہے جس طریق سے یہ تبدیلی ہوئی وہ مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہوگا +

بدھ دیو جی نے اپنی ذات کے متعلق کبھی کوئی الٰہی طاقت منسوب نہیں کی - بلکہ یہاں تک کہ جب اُنکے شاگردوں میں سے بھی کوئی شخص ایشور کی ذات کے متعلق اُن سے سوال دریافت کرتا - تو وہ اُس کا کچھ جواب نہ دیتے اور خاموش رہنا ہی بہتر سمجھتے تھے - وہ اپنی موت کے وقت دھرم اور سنگھ کو ہی اپنا قائم مقام چھوڑ گئے تھے لیکن جونہی اُنہوں نے اِس دنیا سے آنکھ بند کی - بودھ لوگوں نے اُن کو ایشور کی جگہ دے دی - گویا اِنسانی بُدھ کو دیوتا بُدھ بنا دیا - اُن کی زندگی کا ہر واقعہ مثلاً پُنر جنم کی کہانی - سورگ سے نازل ہونا - گربھ میں باس - جنم - بچپن کی تعلیم - جوانی میں کھیل کود - اُن کا اعلےٰ درجے کا تیاگ - سادھن - مار کے ساتھ کشمکش - معرفت کا حاصل کرنا - دھرم پرچار - نربان - غرضیکہ ان میں سے ہر ایک واقعہ گویا ایک اندر جال بن گیا - یعنی اُس نے ایک غیر معمولی اور معجزانہ شکل اختیار کرلی - آئندہ کو جو آنے والا میترئے بُدھ ہے اُس کی پرستش شروع

ہوگئی۔ بودھ لوگوں کے خیال کے مطابق میترئے ایک جیتا جاگتا دیوتا ہے۔ اُس کی خوشنودی حاصل کرنا ہر ایک بھگت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ بحرِ رحمت۔ خوبصورتی کا چشمہ۔ شیریں کلام کرنے والا۔ پریہ درشی (مرغوب) ہے۔ بھگت لوگ تُوشِت سورگ میں جا کر اُس کے درشن کرنے۔ اُس کی پاک کلام سُننے اُس کی قُربت کی راحت حاصل کرنے کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ کیا شُمالی اور کیا جنوبی دونوں شاخوں کے بودھ لوگ اُس کو مانتے ہیں۔ بہت سے سنگلدیپ کے بودھ مندروں میں بُدھ اور میترئے کی مورتیاں ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں۔ ہیان سیانگ اور دیگر بھگت لوگ موت کے بستر پر میترئے کے تُوشت سورگ حاصل کرنے کے لئے پرارتھنا کرتے تھے +

زیادہ تر طُرفہ یہ ہے کہ ایک سے تین دیوتا بن گئے۔ میترئے کے علاوہ جن تین بودھی ستووں کا ظہور دیکھنے میں آتا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ (۱) منجو شری (मञ्जुश्री) یا باگیشور (वागीश्वर)

(۲) پدم پانی (पद्मपाणि) اولوکیتیشور (अवलोकितेश्वर)

بجر پانی یا شکتی روپی مہیشور (वज्रपाणि या शक्तिरूपी महेश्वर)

یہ گیان شکتی اور منگل کا آدھار بودھ تری مورتی رفتہ رفتہ کلپنا کی گئی۔ بودھ مذہب کے ابتدائی زمانے میں کہیں بھی اس کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ بلت بستار وغیرہ شمالی شاخ کی پرانی کتب میں بھی اس کا پتہ نہیں ملتا۔ لیکن سدھرم پنڈریک اور بعض دیگر کتب

میں اِن کا ذِکر پایا جاتا ہے۔ اور یہ بھی پتہ مِلتا ہے۔ کہ بعض بعض بودھ مقامات میں فائی یان کی سیاحت کے وقت میں اِن تین دیوتاوں کی پرستش مروج تھی اوہ! تین کے ہندسے میں کیسی زبردست اور فریفتہ کرنے والی طاقت ہے۔ کہ اس کی قدر سبھی جگہ دیکھی جاتی ہے۔ خاصکر ہمارے ملک میں ترَی وِدیا (تین علم) ترَی گُن (تین خاصتیں)، ترَی ورگ۔ ترَی لوک۔ ترَی کال ترَی مورتی غرضیکہ بہت سی باتوں میں یہ تثلیث آموجود ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جو پر برہم ہے وہ بھی تین روحانی خوبیوں سے مرکب ہے اور اس کو ست چت آنند یعنی سچدانند ہری کہتے ہیں۔ اور عیسائی لوگ بھی تثلیث سے خالی نہیں۔ بودھ لوگوں میں بھی یہ تثلیث کی خوبی مدنظر رکھی گئی ہے۔ پہلے بدھ۔ دھرم اور سنگھ یہ تین جز مانے گئے۔ بعد ازاں منجو شری آولوکیتیشور اور بجر پانی یہ تین دیوتا کلپنا کئے گئے۔ ذرا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ تین دیوتا برمھا وِشنو اور شیو کے مترادف ہیں (۱) منجو شری ہر نیہ گربھ برمھ واگیشور وِدیا کا ادھشٹا ترَی دیوتا۔ اس کا نام برمھا سرسوتی بھی ہے (۲) اولوکیتیشور پدم پانی وِشنو ہے۔ اس کے ساتھ وِشنو کی پالنی شکتی منسوب کی گئی ہے۔ (۳) بجر پانی بجر دھر (اندر یا ترَی شولدھاری مہیشور تمام طاقت کا سرچشمہ ہے۔ بودھی ستوؤں کی جماعت میں اولوکیتیشور کی خاص وقعت وعظمت ہے۔ وہ بحر رحمت۔ کائنات کا پالنے والا

سب کا سہارا اور آسرا اور قابل حمد دیوتا بیان کیا گیا ہے۔ فاہیان اور ہیان سیانگ کے سفرنامے میں بودھ مقامات میں اس کی پوجا کا رواج پایا جاتا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ یہ دونو خود اس دیوتا کے بہت بڑے بھگت تھے۔ فاہیان بیان کرتا ہے۔ کہ ایک دفعہ سمندر میں سخت طوفان آیا اور جہاز ڈوبنے کا اندیشہ ہوگیا۔ اُس وقت میں نے اولوکیتشور سے پرارتھنا کی اور میری جان بچ گئی۔ چین اور جاپان میں اولوکیتشور کی کرونامئی ناری پرکرتی (رحیم عورت کی سیرت) کان این اور کان نن کے نام سے پوجا کی جاتی ہے +

اس کے بعد زمانے کے ساتھ ایک قسم کے دھیانی بدھ کی کلپنا کی گئی۔ دھیانی بدھ انسانی بدھ کی غیر مجسم عکسی تصویر ہے۔ اور وہ اروپ لوک یعنی ایسی جگہ میں کہ جس کی کوئی ظاہری صورت و شکل نہیں رہتے ہیں۔ پانچ اروپ لوکوں کے ادھشٹاتا پانچ دھیانی بدھ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دھیان کی طاقت کے ذریعہ اپنی روحانی سیرت سے ایک ایک بودھی ستو پیدا کرتا ہے اور ہر ایک بودھی ستو ایک اروپ لوک پیدا کرتا ہے۔ آجکل چوتھے بودھی ستو اولوکیتشور کا راج ہے۔ اور وہی ہماری اس زمین کا پیدا کرنے والا ہے +

ان بہت سے دیوتاؤں کی پرستش سے تسلی نہ پاکر بودھ لوگ رفتہ رفتہ ایک آدی دیو کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہ نِت (ابدی)

نراکار (بے شکل وصورت) انصاف اور رحم کا چشمہ گیان سے (عقل کل) آدی بدھ ہے - اور یہی پرُ بر مھ ہے - نیپالی بودھ لوگوں کے درمیان دسویں صدی عیسوی میں اِس آدی بدھ کی پرستش مروج ہوئی - آدی بدھ نے اپنی قوت ارادہ اور روحانی طاقت سے اور پانچ دھیانی بدھ پیدا کئے - انہوں نے پھر پانچ بودھی ستو پیدا کئے - یہ پانچ دھیانی بدھ - پانچ بودھی ستو اور گوتم میترئے وغیرہ پانچ انسانی بدھوں سے مل کر ایک عجیب تری پنچک یعنی ۳ × ۵ بن گیا - جو ذیل میں درج ہے -

دھیانی بدھ	ध्यानी बुद्ध	بودھی ستو	बोधि सत्त्व
۱- بروچن	बिरोचन	۱- سامنت بھدر	सामन्त भद्र
۲- اکھشوب	अक्षोब	۲- بجرپانی	बज्र पाणि
۳- رتن سنبھو	रत्नसंभव	۳- رتن پانی	रत्नपाणि
۴- امیتابھ	अमीताभ	۴- اولوکی تیشور	अवलोकितेश्वर
۵- اموگھ سدھی	अमोघ सिद्धि	۵- وشو پانی	विश्वपाणि

مانشی بدھ یعنی انسانی بدھ	मानुषी बुद्ध
۱- کرکوچھند	कुकुछन्द
۲- کنک منی	कनकमुनि
۳- کاشیپ	काश्यप
۴- گوتم	गौतम
۵- میترئے	मैत्रेय

اِن میں سے تواریخی بُدھ صِرف ایک گوتم ہے۔ اور باقی کے سب فرضی اور من گھڑت ہیں۔ اِن میں سے بَودھ لوگوں کے نزدیک جو تین دیوتا خاص طور سے قابل پرستش سمجھے گئے ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں۔

(۱) امیتابھ (۲) اوی لوکیتیشور (۳) گوتم + شروع میں لامحدود جوتی امیتابھ۔ درمیان میں اس کی روحانی سیرت یعنی اولوکیتشور۔ آخر میں اُس کی چھایا یعنی پرکرتی (عکسی تصویر یعنی گوتم +

دھیانی بُدھ میں نہ معلوم کہ منجوشری کو کیوں جگہ نہ ملی۔ بہیئت مجموعی یہ مان لیا جاسکتا ہے۔ کہ بَودھ دنیا کے بعض بعض مقامات میں امیتابھ ہی سب سے افضل دیوتا مانا گیا ہے۔ مہایان شاستر اُس کے سُکھاوتی (सुखावती) سورگ کے بیان سے پُر ہے۔ اس کی بابت بیان کیا گیا ہے کہ یہ مقام دھیان میں مگن مُنی رشیوں کے آشرم کی مانند ہے۔ اِس اروپ لوک میں جو نرمِئے دھیانی بُدھ بودھی ستوؤں سے محیط ہو کر دھیان کا آنند بھوگ کرتے ہیں۔ حقیقت کو چھوڑ کر کلپنا کے ذریعے ایشور فرض کرنے سے انسانی کلپنا کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ بودھ مذہب کی تواریخ سے اُس کا کافی ثبوت ملتا ہے +

تانترک مت پرچار

مہایان عقیدے کی بُنیاد اور پرچار کے ساتھ ساتھ شمالی حصے

میں برہمنی مذہب کا بودھ مذہب کے ساتھ خلط ملط ہونا شروع ہوا۔ نیپال میں اِس کا سب سے پہلے ثبوت ملتا ہے کہ بودھ مذہب اور ہندو مذہب کے میل جول اور عمل سے اُس مُلک میں بودھ مذہب میں تانترک کریا کانڈ داخل ہوگیا۔ ہندوؤں میں جو دھرم کا طریق سب سے نیا ہے۔ نیپالی بودھ لوگوں نے اُسی تانترک طریق کو اپنے دھرم میں شامل کرلیا اُنھوں نے شِو شکتی گنیش + کمار بھیرو ہنومان

कुमार भैरव हनुमान + शिव शक्ति गणेश

رودر مہا رودر + مہا کال - مہا کالی + اجیتا اپری جیتا

अजिता अपरि जिता + महाकाल महाकाली + रुद्र महा रुद्र

اوما - جیا - چنڈی + کھڑگ ہستا + رتری دِشیشری

ऋ द शेश्वरी + खड्गहस्ता + उमा - ज्या चंडी

اِندری کپالینی کمبوجینی + گھوری گھور روپ مہا روپا

घोरी घोर रुप महा रुपा + इन्द्री कपालिनी कम्बोजिनी

مالینی کپال مالا + کھٹانگا پرشو ہستا + بجر ہستا

बज्र हस्ता + खटांगा परशु हस्ता + मालिनी कपाल माला

ماتریکا یوگینی پنچ ڈاکینی + یک گندھرب گرہ دیوتا

यत्त गंधर्व ग्रह देवता + मात्रिका योगिनी पंच डाकिनी

بھوت پشاچ دیت (भूत पशाच दैत्य) وغیرہ تانترک دیوی اور دیوتاؤں کو اپنے فرقے میں شامل کرلیا۔ صرف اُنھوں نے محض تانترک دیوی دیوتاؤں کو قبول کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ منتر شاستر و

کے منتر اور نقش وغیرہ کو بھی تسلیم کر لیا ۔

کسی رسم کو ادا کرتے وقت تانترک نقش اور منتروں کا منڈل بنایا جاتا ہے ۔ اور ہندو رسوم کے ادا کرتے وقت ہندو دیوتاؤں کا منڈل تیار کیا جاتا ہے ۔ اور بودھ رسوم ادا کرتے وقت بدھ منڈل کا نقش بنایا جاتا ہے ۔ نیپالی بودھ شکل اور کرشن پکھش میں اشٹمی تیتھی کے دن اشٹمی برت کے نام سے ایک برت رکھتے ہیں بدھ بودھی ستو سدگپال وغیرہ کی پوجا کے بعد مندرجہ بالا دیوی دیوتا بلائے جاتے ہیں اور ان کی پوجا کی جاتی ہے ۔ سلہ

نیپال میں اس تانترک مت کا بانی پشاور کا رہنے والا اسنگ نامی ایک سنیاسی تھا اس کا چھٹی عیسوی میں ظہور ہوا ۔ اور اس نے "یوگا چار بھومی" شاستر اور جوگ درشن کے متعلق بہت سے شاستر تصنیف کئے اور ان کی منادی کی ۔ ہیان سانگ اس کے مٹھ کے کھنڈرات دیکھ گیا تھا ۔ اس نے شیو دیوی دیوتاؤں بھوت پشاچ (جن) کو بودھ دھرم میں شامل کر کے ان پہاڑی لوگوں کے لائق ایک عجیب کھچڑی تیار کی ۔ اس کی تعلیم کے اثر سے نیپالی لوگوں میں بدھ دیوجی کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا شیو اور شاکت دیوی دیوتاؤں کی پرستش شروع ہو گئی اور انھوں نے بدھ دیوجی کے آسان اور سہل اخلاقی راستہ کو چھوڑ کر غیر معمولی سدھی حاصل کرنے کی

سلہ بھارت ورشیہ سمپرداے (ہندوستان کے مذہبی فرقے) (از اکھے کمار دت)

غرض سے دھارنی منڈل وغیرہ تانترک رسوم اختیار کر لئے اُن کے مٹھ اور مندروں میں اِن سب تانترک دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں پائی جاتی ہیں +

تبّت میں بودھ مذہب

جس طرح نیپال۔ بھوٹان اور سکم میں پورانک اور تانترک مذہب کے تعلق میں آنے سے بودھ مذہب کی صورت تبدیل ہوگئی۔ تبّت کے مذہب میں بھی مختلف وجوہات کے باعث بہت توہمات شامل ہوگئے۔ یہ لوگ مالا پھیرتے وقت منتر اُوچارن کرنا دھرم سادھن کا ایک بہت بڑا جزو خیال کرتے ہیں۔ الفاظ کی گنتی پر پاکیزگی کے ثواب کا انحصار ہے۔ جس قدر زیادہ دفعہ وِرد ہوگا اُسی قدر زیادہ ثواب ہوگا۔ جس طرح ارادھنا کے وقت سب کا آپس مل کر شلوک پڑھنے کا قاعدہ ہے۔ اُسی طرح مختلف کلام بہت سے لوگ مل کر اکٹھے پڑھتے ہیں تھوڑے سے عرصے میں جس قدر زیادہ الفاظ ادا کئے جائیں اُسی قدر بہتر ہے اِن تمام بودھ لوگوں کا پرارتھنا منتر یہ ہے۔ اوم منی پدمے ہوں[1]

"ॐ मणि पद्मे हुं"

---

[1] یعنی ہردے کمل میں دھرم کا رتن ہے" بعض کہتے ہیں کہ پدم پانی اولوکیتیشور کو مدِ نظر رکھکر یہ پرارتھنا تیار کی گئی ہے +

تبت میں جہاں کہیں جاؤ اس منتر سے منقش چکر اور نشان چاروں طرف دیکھ پاؤ گے۔ اس منتر کے کیا گہرے معنی ہیں یہ وہی لوگ جانیں۔ لیکن ان لوگوں کا یہ یقین ہے کہ اس پرارتھنا سے دیوتا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اور بہت بڑا ثواب ملتا ہے۔ اس مقصد کو مدنظر رکھ کر انہوں نے بے شمار پرارتھنا چکر گاؤں گاؤں۔ شہر بہ شہر۔ یہاں وہاں اور عام شاہروں پر نصب کئے ہیں۔ اور جاتری لوگ ان کو چلا کر پرارتھنا کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ پرارتھنا چکر چلا کر پرارتھنا کرنے کا ایک نیا طریق تبتی لوگوں نے دریافت کیا ہے۔ جب کسی دھرم میں سے جان نکل جاتی ہے تو اس کی کیسی مُردہ حالت ہو جاتی ہے۔ بودھ مذہب سے اس کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ اوہ! جس شخص کی یہ تعلیم ہو کہ "اپنی مکتی کا اوپائے آپ کرو اپنے چراغ بنکر آپ چلو پھرو کسی دوسرے کا سہارا نہ لو۔" اس کے مذہب کی یہ افسوسناک حالت! *

اس پرارتھنا چکر کو چلانے کے متعلق بسا اوقات دو فریقوں میں بہت دنگا فساد شروع ہو جاتا ہے۔ چند فرانسیسی عیسائی پادریوں نے اس کے متعلق ایک دلچسپ روائت بیان کی ہے۔ "ایک دن وہ ایک مٹھ کے نزدیک ایک پرارتھنا چکر کے پاس سے جا رہے تھے ایسے وقت میں انہوں نے دیکھا کہ دو لاما آپس میں بہت جھگڑا کر رہے ہیں جس کی کیفیت یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص چکر

چلا کر دلجمعی کے ساتھ اپنے گھر کو جا رہا تھا جب اُس نے مُنہ پھر کر پیچھے کو دیکھا تو معلوم ہُوا کہ ایک اور لاما نے پہلے اُس چکر کو چلنے سے بند کر دیا اور پاکیزگی حاصل کرنے کی غرض سے اُس چکر کو پھر چلانا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر وہ پہلا لاما واپس آیا اور فوراً اُس کو روک کر خود چلانا شروع کیا۔ اب اُن میں سے ایک کہتا ہے کہ اس چکر کو میں چلاؤں گا تو میرے چکر کو ہاتھ لگانیوالا کون ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ تو میرے چکر کو ہاتھ لگانیوالا کون ہے رفتہ رفتہ اُن میں باہم گالی گلوچ شروع ہوگئی اور آخرش گالی گلوچ سے مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ آخر میں ایک تیسرے بوڑھے لاما نے آکر دونوں پاکیزگی کے خواہشمندوں کی بھلائی کے لئے اپنے ہاتھ سے چکر چلا کر جھگڑے اور فساد کو رفع کر دیا +

(بُدھ ازم مانیر ولیمس Monier Williams Buddhism)

پرارتھنا چکر کے علاوہ اِن تمام مقامات میں پرارتھناؤں کے نشان (پھریرے) لہراتے نظر آتے ہیں۔ دارجلنگ پہاڑ پر اِن نظاروں کو بہت سے لوگوں نے دیکھا ہوگا۔ بھگت لوگ نشان کے ہوا کے ذریعے اُڑ کر آسمان کی طرف جانے سے منتر اُچارن کرنے کا ثواب حاصل کرتے ہیں +

لاما مذہب

تبتی بُودھ لوگوں کے رہن سہن رسوم اصول اور عقاید کا

اصلی بودھ مذہب کے ساتھ کسی پہلو میں بھی میل نہیں۔ اِن کی سوسائٹی کی ساخت بھی جس میں پروہتائی کا بہت زور ہے بالکل علیحدہ ہے تبتی بھکشو کا نام لاما ہے۔ ہر ایک شہر میں آبادی کا پانچواں حصہ لاما لوگوں کا ہے۔ ان لاماؤں میں سے دو شخص سب سے بڑے لاما ہیں۔ ایک دالائی لاما اور دوسرا پنچن لاما۔ ایک کا دارالسلطنت لاسا اور دوسرے لاما کا مٹھ ہندوستان کی حد کے متصل ایک شہر میں ہے۔ جس کا نام تاسیلونپو ہے۔ پردھان لاما کی پرستش اُس کو بدھ کا اوتار سمجھ کر کی جاتی ہے۔ اِن لوگوں کا یہ یقین ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی موت ہو جانے پر اُن کا پریت آتما (جسم سے علیحدہ شدہ روح) کسی ایک بچے یا چھوٹے لڑکے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اِس لڑکے کو پہچان کر باہر نکالنا ہی ایک معما ہے بعض وقت لاما اپنے مرنے سے پہلے ہی کہ جاتا ہے کہ وہ کس خاندان میں پھر پیدا ہوگا اور کبھی ان دو لاماؤں میں سے جو زندہ ہے وہ فوت شدہ لاما کا جانشین مقرر کر دیتا ہے۔ کبھی نجومیوں کے مشورہ یا شاستر کے طریق اور دیگر علامات کے ذریعے مٹھ کا مستحق لاما مقرر ہوتا ہے۔ اِس انتخاب میں چین کے بادشاہ کی بھی رائے لی جاتی ہے۔ جب یہ نیا اوتار معلوم ہو جاتا ہے۔ تو اس کو لاماؤں کی جماعت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس کا امتحان ہوتا ہے۔ وہ فوت شدہ لاما کی کتب لباس وغیرہ پہچان کر بتلاتا ہے۔ اُس کی پہلی زندگی کے واقعات کے متعلق

سوالات کے جواب دیتا ہے۔ امتحان میں کامیاب ہونے پر
مہالاما کو نہایت دھوم دھام کے ساتھ اُس کے مٹھ میں جانشین
کیا جاتا ہے۔ دالائی لاما آدی بدھ کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ اگر
اُس کو بودھ پوپ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ بہت سی لڑائی اور
جھگڑوں کے بعد پندرھویں صدی سنہ ۱۴۱۹ء میں دالائی لاما کی
حکومت تبت میں قائم ہوئی۔ اِس لاما کا درشن پانا غیر ملک کے
لوگوں کے لئے نہایت مشکل ہے۔ کئی برس ہوئے یعنی سنہ ۱۸۸۲ء
میں ہمارے ملک کے مشہور سیاح بابو شرت چندر داس کی اِس
لاما سے ملاقات ہوئی تھی جو دیسیوں کے لئے معمولی فخر کی بات
نہیں ہے۔ اس کا مفصل ذکر شرت بابو کے سفرنامے میں پایا
جاتا ہے۔ مانیر ولیمس کے بودھ مذہب نامی" کتاب کے ۴۳۱
صفحے پر اِس کا ضروری حصہ درج کیا گیا ہے۔ لاسا کا محل (مٹھ)
لاسا کے شمال مغرب کی جانب پانچویں منزل پر واقعہ ہے اس
میں ایک بہت وسیع چومنزلہ کمرہ ہے جس میں دس ہزار بھکشو
رہ سکتے ہیں۔ اس کی چوٹی پر ایک سونے کا کلس لگا ہوا ہے۔
سیاح موصوف زینے بہ زینے چڑھ کر لاما کے مکان پر پہنچے۔
اس اونچی چوٹی سے لاسا شہر اور اس کے قرب جوار کی خوبصورتی
اور رونق دیکھ کر اُن کا دِل فریفتہ ہوگیا۔ یہ مہالاما اس وقت آٹھ
برس کا ایک لڑکا تھا۔ خوبصورت آنکھوں کے علاوہ اس کے
چہرے کی شکل و شباہت آریہ قوم جیسی اور اس کا رنگ گورا تھا۔ اور

وہ رنگین ریشم سے مزین سنگھاسن پر جس کے دونو طرف دو شیروں کی تصویریں تھیں بیٹھا ہوا تھا۔ جسم پر بھگواں لباس۔ سر پر پانچ دھیانی بُدھوں کو ظاہر کرنے والا پنج گوشہ پیلے رنگ کا ٹوپ تھا اور فصیل پر بودھی سَتو کی تصویریں کھچی ہوئی تھیں۔ عطر (جس میں زعفران ملی ہوئی تھی) اور شانتی جل کا چھڑکنا۔ دھوپ جلانا۔ دیپ مالا وغیرہ کی کچھ حد نہ تھی۔ درشن کرنے والوں کے لئے نیچے نو قطاروں میں پاس پاس پشم کے آسن بچھے ہوئے تھے۔ سب لوگ دلی اطمینان اور تسکین کے ساتھ اپنے اپنے آسنوں پر جا بیٹھے۔ شرت بابو کا آسن تیسری قطار میں تھا۔ اس کے بعد اشیرباد دینے کا وقت آیا۔ درشن کرنے والے سر نیچا کر کے سنگھاسن کے نزدیک جُھک گئے۔ شرت بابو کہتے ہیں کہ جب میری باری آئی تو مہا پربھو (لاما) نے مجھے بھی آشیرباد دیا۔ اور اُس وقت مجھ کو اُن کی دیو مورتی کے درشن کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ اس بیان میں پوپ کے پاؤں کی انگلی چومنے کی مانند کسی رسم کا نام ونشان نہیں۔ اس رسم میں ایک بڑا جزو چا نوشی کا ہے۔ سب لاما لوگ چا کی ایک ایک پیالی اپنے کپڑوں میں چھپا رکھتے ہیں۔ سب سے پہلے ایک شخص نے مہالاما کی سنہری پیالی میں چا ڈال دی۔ بعد ازاں درشن کرنے والوں کی پیالیوں میں چا ڈالی گئی۔ اور انہوں نے تین تین بار چا پی اور چا پینے کے بعد خالی پیالیاں جیبوں میں ڈال لیں۔ اس کے بعد چاولوں کا ایک سنہری تھال مہالاما کے سامنے لایا گیا۔ لاما موصوف نے

اُس کو چھُو دیا اور وہ مہا پرشاد درشن کرنے والوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ آخر میں بُدھ۔ دھرم اور سنگھ اس تری منتر کے نام سے آشیرباد کہا گیا۔ اور بعد ازاں دربار برخواست ہوا۔ اِس سبھا میں ایک لاما نے جو شرت بابو کے پاس بیٹھا ہوا تھا چپکے چپکے اُن کے کان میں کہا کہ نہ معلوم تم نے پچھلے جنم میں کونسا پاپ کیا ہے کہ جس کے باعث تم ایسے مُلک میں پیدا ہوئے ہو کہ جہاں کوئی زندہ بُدھ نہیں +

چودھویں صدی کے آخری حصے میں ایک شخص نے جس کا نام سُکھاپا تھا اور جو مذہبی اِصلاح میں بڑا سرگرم تھا۔ گالڈان میں ایک بہت بڑا مٹھ تیار کیا اس لاما کی موت کے بعد اس کے سورگ باس ہونے کی تقریب میں دیپ مالا کا اُتسو منایا گیا۔ بُدھ کا اوتار سمجھکر اس کی بھی پوجا ہوتی ہے اور بودھ مندروں میں اس کی پرتی موُرتی (بُت) دالائی اور پنچن لاما کی پرتی مورتیوں کے درمیان رکھی ہوئی ہے۔ اِس کے علاوہ اور بھی کئی ایک شخص لاما گرگینہ اور مہالاما ہیں۔ مثلاً منگولیا کا کورُدن۔ تاتار کا کوکو۔ پیکن کا مہالاما۔ بھوٹان کا دھرم راج جس کے خطابوں کا ذکر کرتے کرتے زبان تھک جاتی ہے۔ اِس کے خطاب یہ ہیں۔ بُدھ سرشٹھ۔ دیو اوتار شاستر کے گیان میں لاثانی۔ علم میں سرسوتی کے برابر۔ پاپ ہرن (گناہ کو دور کرے۔ ۔ ۔ ۔ ہو مردن (اسُروں کو مارنیوالا) نیتی نپُن (اخلاق میں کامل) سرب دھرم شرومنی راج ادھیراج دھرم راج یہ صاحب ناموں کی فہرست کی طوالت کے لحاظ سے گوتم بُدھ کو بھی

پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

سورگ اور نرک (بہشت اور دوزخ)

بودھ شاستروں میں سورگ اور نرک کی کلپنا اِس طور پر کی گئی ہے۔ کہ یہ تمام کائنات بہت بڑے چکروں سے پُر ہے۔ اور ہر ایک چکر میں چھ قسم کے جانداروں کی سکونت کے لایق تینتیس۳۱ لوک خطہ در خطہ بنے ہوئے ہیں ان کے بیچ میں سمیرو پربت ہے۔ پاتال میں ۱۳۶ نرک مختلف قسم کے گنہگاروں کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے بُدھ کے دُشمنوں کے لئے اوی چی नामی अवीचि نرک سب سے زیادہ خوفناک ہے۔ بودھ لوگوں کے خیال کے مطابق نرک میں رہنے کا وقت دراز ہونے پر بھی ہمیشہ کے جہنم کے عذاب بھوگنے کا طریق نہیں۔ نرک کے اُوپر لے حصے میں کام لوک چار قسم کا ہے۔ (۱) پشو لوک (۲) پریت لوک (بھوتوں کے رہنے کی جگہ) (۳) اسُر لوک (جنوں کے رہنے کی جگہ)۔ (۴) نرلوک (انسانوں کے رہنے کی جگہ) اِس کے اُوپر چھ دیولوک ہیں۔ (اول) چار مہاراجا سورگ۔ مشرق گندھرب راج دھرتراشٹ ۔۔۔ب میں کمبھانڈ راج برودھک۔ مغرب ناگا ادھیراج ۔۔۔ پ ۔۔۔ں۔ شمال ۔۔۔ پتی کوویر۔ (دوم) تینتیس۳۳ سورگ۔ یعنی اندر کی امرپوری۔ جہاں اندر بمعہ تینتیس۳۳ دیوتاؤں کے باس کرتا ہے۔ بدھ دیو جی کی ماتا

مایا دیوی جی کی وفات کے بعد وہ خود اُس کو دھرم اُپدیش دینے کے لئے اِس سورگ میں گئے تھے۔ اِس کے علاوہ بُدھ خود پہلے جنموں میں اندر تھے۔ (سوم) جم لوک (چہارم) تُوشت سورگ یعنی بودھی ستو دھام میترئے جس کا مالک ہے۔ (پنجم) نِرمان رتی سورگ (निर्मान रति स्वर्ग) دُنیا کی بھلائی چاہنے والے دیوتاؤں کی رہائش گاہ۔ (ششم) پرنرمت باسورتی سورگ۔ یہاں پر وہ لوگ رہتے ہیں جن میں پیدا کرنے کی اپنی کوئی طاقت نہیں لیکن دوسروں کی بنائی ہوئی خلقت کو تباہ کرنے میں بہت ہوشیار ہیں۔ بودھ شیطان مار اسی لوک میں باس کرتا ہے۔ اِن چھ دیو لوکوں کی فہرست یہ ہے ✦

ا

(۱) چتر مہاراج سورگ (चतुर महाराज स्वर्ग) (۲) تریئس ترنش سورگ (त्रयसत्रिंश स्वर्ग) (۳) یم سورگ (यम स्वर्ग)۔ (۴) تُوشت سورگ (तूषित स्वर्ग)۔ (۵) نِرمان رتی دیوتاؤں کا سورگ (विमान रति देवताओं का स्वर्ग) (۶) پرنرمت باسورتی سورگ (पर निर्मित वासवर्त्ती स्वर्ग)

ان چھ دیو لوکوں کے [illegible] میں سولہ رُوپ لوک ان لوگوں کے لئے مقرر ہیں [illegible] دھیان میں سِدھی حاصل کی ہے ✦

ج

اول دھیان - برمھ لوک

(۷) برمھ پری ستجا (ब्रम्ह परि सज्जा) - (۸) برمھ پروہت (ब्रम्ह परोहित) - (۹) مہا برمھا (महा ब्रम्हा)

دوم دھیان - آبھاسئے لوک आभामयलोक

(۱۰) پرتا بھا (प्रिताभा) - (۱۱) اپرمان آبھا (अप्रमाणाभा) (۱۲) آبھا سورا (आभास्वरा) +

سوم دھیان - شبھ لوک शुभ लोक

(۱۳) پرت شبھ (परित्त शुभ) - (۱۴) اپرمان شبھ (अप्रमाण शुभ) (۱۵) شبھ کرت سن (शुभकृत्स्न)

چہارم دھیان - مہا یوگی سورگ (महायोगीस्वर्ग)

(۱۶) برہت پھل (बृहत फल) - (۱۷) اسنگیا ستو (असंज्ञा सत्व) (۱۸) ابرھ (अबृह) - (۱۹) اتپا (अतपा) - (۲۰) سودرشی (सुदर्शी) - (۲۱) سودرشن (सुदर्शन) - (۲۲) اکنشٹ (अकनिष्ठ) +

اِن سولہ رُوپ لوکوں کی چوٹی پر چار اروپ لوک غیر مجسم دھیانی بُدھوں کی رہائش گاہیں ہیں +

اروپ لوک

(۲۳) آکاش آیتن (आकाश आयतन) - (۲۴) بگیان آیتن (विज्ञान आयतन) - (۲۵) آکنچن آیتن (आकिंचन्य आयतन)

(۲۶) نیوسنگیا اسنگیا آیتن (नैव संज्ञा असंज्ञा आयतन)+ ابھی دھرم مت میں اروپ لوکوں کی تعداد پانچ ہے۔ پانچ دھیانی بدھوں میں سے ایک ایک شخص ایک ایک لوک کا مالک ہے۔ پس بودھ عقیدہ کے مطابق بودھ سورگ نرک مختصراً یہ ہے جاندار چھ قسم کے ہیں۔ (۱) دیوتا (فرشتے)۔ (۲) انسان (۳) اسُر یعنی جن۔ (۴) حیوانات (۵) پریت یعنی بھوت (۶) نارکی یعنے دوزخی +

ان سب جانداروں کے لئے چار کام لوک۔ چھ دیولوک۔ سولہ روپ لوک۔ چار اروپ لوک۔ اور ایک سو چھتیس[۱۳۶] نرک اننت آکاش میں سُومیرو پہاڑ کے اوپر نیچے قائم ہیں +

بودھ فرقوں کا اختلاف

دارشنک شاخ (فلسفانہ شاخ)۔ جس طرح بودھ مذہب میں رہن سہن اور رسمیات وغیرہ میں اختلاف دیکھا جاتا ہے اسی طرح عقیدے کے فلسفی میں بھی اختلاف نظر آتا ہے۔ تھوڑے سے عرصے میں ہی بودھ لوگ اٹھارہ فرقوں میں منقسم ہو گئے۔ مثلاً مہا سانگھک (महा सांघिक)۔ ستھور (स्थविर)ایک بیوہارک (एक व्यवहारिक)۔ چیتہ باد (चैत्यबाद)۔ سرباستی باد (सर्वास्तिवाद)۔ باتسیہ پترِیہ (वातस्यपुत्रीय)۔ کاشیپیہ (काश्यपीय)۔ اس طور پر مختلف منیوں کے نام اور عقائد سے

مختلف فِرقے پیدا ہو گئے۔ ہیان سیانگ کے سفرنامے اور سِنگدیپ کی کتب میں اِن اٹھارہ فِرقوں کا ذِکر پایا جاتا ہے ان میں سے بعض مہایان اور بعض ہین یان شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کتابوں میں جو اِن مختلف فِرقوں کے نام پائے جاتے ہیں۔ اِن میں سے کِسی شاخ کا بھی موجودہ بودھ سوسائٹی میں ثبوت نہیں مِلتا۔ بودھ لوگوں میں اِس طور پر عقیدے میں اِختلاف ہونے کی وجہ سے رفتہ رفتہ چار درشن یعنی فلسفہ پیدا ہو گئے "سرب درشن سنگرہ" میں اِن چار فِرقوں کے نام یہ ہیں ۔

(۱) مادھیہ مِک (माध्य मिक)۔ (۲) یوگا چار (योगा चार)
(۳) وئی بھاشِک (वैभाषिक)۔ (۴) ساؤتا نترِک (सौतांत्रिक)

مادھیہ مِک درشن کو ایک طور پر بودھ مایا باد کہا جا سکتا ہے۔ اِس عقیدے کے مُطابِق تمام چیزیں مایا ہیں ۔ یہاں تک کہ زبان بھی مایا کے سِوا کچھ نہیں ۔ یوگا چار عقیدے کے مُطابِق بگیان ہی ایک حقیقی چیز ہے اور باقی سب کچھ جھوٹ ہے اس عقیدے کا دُوسرا نام بِگیان باد ہے ۔ بِگیان دو طرح کا ہے ایک پرکرتی بگیان اور دوسرا آلے بگیان ۔ ہر ایک گیان کریا کا نام پرکرتی بگیان ہے ۔ اس گیان کی رو یا گیان کے مجموعہ کا نام آلے بگیان ہے ۔ تمام گیان مختلف قسم کے ہیں مثلاً کالِک گیان یعنی وقت کا عِلم۔ وئی شِک گیان یعنی جگہ کا عِلم ۔ بِشوپرتی بِکلپ گیان یعنی چیزوں کی تبدیلی کا عِلم ۔ اِن سب معلومات کے میل اور اَن میل سے

تمام مادی چیزیں پیدا ہوتی ہیں - اور نسلاً بعد نسلاً یہ گیان کی روہی
اہم یعنی آتما ہے - جیسے پانی کے بے شمار قطروں کے مجموعہ کا
نام ہی دریا ہے اور اِن کے بغیر اُس کی کوئی علیحدہ ہستی نہیں -
ویسے ہی گیان کے مجموعہ کا نام ہی آتما ہے اور "میں" لفظ کے نام
کی کوئی علیحدہ ہستی نہیں - اِس گیان کے علاوہ بیرونی چیزوں
کی بھی اور کوئی اصلیت نہیں - محض گیان ہی ست ہے اور جتنی
دیگر معلومات اور چیزیں ہیں وہ اِس گیان کی ہی مختلف صورتیں ہیں -
مادھیمک اور یوگاچار دونو عقیدوں میں پہلا تو کسی قدر ویدانت
اور دُوسرا جوگ شاستر کی مانند ہے - دُوسرے دو تو درشن آتما
اور بیرونی چیزوں کی ہستی کو قبول کرتے ہیں - لیکن بعض بعض امور
میں اِن دونو کا آپس میں کچھ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے - مثلاً ویبھاشک
والے کہتے ہیں بیرونی تمام چیزیں پرتیکھش سِدھ ہیں - یعنی اِن کے
ثبوت کی ضرورت نہیں - یہ اپنی ہستی کو خود ثابت کرتی ہیں اور
سوتانترک والے کہتے ہیں - کہ بیرونی چیزیں پرتیکھش سِدھ نہیں
بلکہ انومان سِدھ ہیں - یعنی قیاس کے ذریعہ ہم اِن کا ثبوت پاتے
ہیں - ہمارے دِل میں بیرونی دُنیا کا عکس پڑتا ہے اور اسی عکس
سے ہمارے ذہن میں چیزوں کا عِلم پیدا ہوتا ہے - دُنیا کی چیزوں
کا ایک ایک عکس ہر ایک شخص کے دِل میں پڑتا ہے اور اسی ذہنی
تصویر سے وہ بیرونی چیزوں کا قیاس کر لیتا ہے - اِن دونو عقیدوں
کے مطابق جس وقت کوئی چیز صاف دکھائی دیتی ہے اُسی وقت

اُس کی ہستی معلوم ہوتی ہے اور اگر وہ پرتیکھش نہ ہو۔ تو وہ بجلی کی بیل کی طرح ناش ہو جاتی ہے۔ یعنی یہ بیرونی دُنیا ہمارے دِل کا ایک خیال ہے۔ ہم جب خیال کرتے ہیں کہ ہم ہیں تو ہماری ہستی ہے۔ اور اگر ہم خیال نہ کریں تو ہماری ہستی نہیں رہتی۔ اس خیالی دُنیا کی بُنیاد میں کوئی حقیقی دُنیا نہیں۔ اسی واسطے ہندو پنڈتوں نے اِس عقیدے کا نام سرو وئینا شِک (نیستی) (सर्व वैनाशिक) رکھا ہے۔ وئی بھاشِک کی چار شاخیں ہیں۔ (۱) سرواستی باد (सर्वास्तिवाद)۔ (۲) مہا سانگھِک (महासांघिक) (۳) سمتیہ (सम्मतीय)۔ (۴) ستھوِر (स्थविर)۔ فائی یان کہتا ہے کہ پہلی دو شاخوں کے قواعد اُس نے پٹنہ کے مٹھ سے جمع کر کے اُن کا چینی زُبان میں ترجمہ کیا تھا +

اِت سِنگ جو سب سے آخر میں اس مُلک میں تیرتھ یاترا کے لئے آیا تھا وہ سرباستی بادی تھا۔ اُس کے وقت میں شمال میں اس عقیدے کا اور جنوب میں ستھوِر عقیدے کا پرچار تھا۔ ہین یان اور مہا یان کے بارے میں اِت سِنگ بیان کرتا ہے۔ کہ یہ دونو ہی عقیدے پاک اور سچے ہیں اور دونو ہی اِنسان کو مختلف راستوں کے ذریعہ نِربان کے منصب تک پہنچا دیتے ہیں +

مادھواچاریہ نے "سرب درشن سنگرہ" میں بودھ درشن کے یہ چار تتو لکھے ہیں۔ (۱) دُنیا کی ہر ایک چیز فانی اور چند روزہ

ہے۔ (۲) سب کچھ دکھ دائی ہے۔ (۳) سب چیزیں اپنی اپنی خاصیت رکھتی ہیں۔ (۴) سب کچھ خلا ہے +

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ بودھ درشن شونے پن کے سوا کچھ نہیں۔ اور اُس کی تعلیم کے مطابق سب کچھ خلا ہے اور اس کی بُنیاد میں کوئی حقیقی ہستی نہیں۔ اس مختصر بیان سے اس بات کا کچھ کچھ پتہ لگتا ہے کہ بودھ دھرم زمانے کے ساتھ ساتھ مختلف مُلکوں میں تبدیل ہوکر اور بگڑ تگڑ کر کچھ کا کچھ بن گیا اِس کے علاوہ مختلف ملکوں میں مختلف قسم کے اُتسو۔ پاگوڈا۔ بہار۔ مندر۔ مختلف قسم کی پُوجا اور ارچنا۔ بُدھ دیوجی کی مُورتی اور پرتی ما کی پُوجا۔ کِتنے بُدھ اوتار۔ بودھی ستو بُدھ کی ہڈیوں اور دانتوں کی سمادھی کے مختلف مقامات۔ کِتنے ہی سمتوں میں کِتنے چیتیہ کِتنے ستُوپ کتنے مار۔ بھُوت۔ پریت۔ دیوی اور دیوتاؤں کی کلپنا۔ کِتنے قسم کے سورگ اور نرکوں کی کلپنا۔ کِتنے فِرقے اور عقاید۔ غرضیکہ اِن سب کا کہاں تک ذِکر کیا جاوے۔ اگر اِن سب کا مفصل بیان کیا جاوے تو کِتاب کی ضخامت بہت بڑھ جائے اور کچھ نتیجہ بھی پیدا نہ ہو۔ دراصل بات یہ ہے کہ پالی زُبان کے بودھ شاستروں کو متھ کر جس اِبتدائی بودھ دھرم کا اندازہ لگتا ہے اور جو اب مروجہ بودھ دھرم ہے۔ خاصکر جو شمالی شاخ میں مروج ہے اِن دونوں میں اِس قدر زمین آسمان کا فرق ہے کہ ایک کی تصویر کو دیکھ کر دوسری کو پہچاننا نہایت مُشکل ہے +

سولھواں باب

بودھ دھرم کا عروج وزوال

اِس بات کا پہلے ذِکر آچکا ہے کہ شاکیہ سنگھ نے بُدھتو (معرفت)، حاصل کرنے کے بعد بنارس میں جاکر اپنے پہلے پانچ بھکشوؤں کو اُپدیش دیا اور اُن کو اپنا شاگرد بنالیا۔ اُس وقت سے لے کر موت کے آخری وقت تک اُنھوں نے جن جن ذریعوں سے اپنے شاگردوں کی جماعت کو ترقی دی اور اُن کی تعداد رفتہ رفتہ کِس طور پر بڑھی اِس کا بیان مُفصل طور پر مہاوگگ (महावग्ग) بودھ شاستر میں پایا جاتا ہے۔ پانچ بھکشوؤں کی دِکھشا کے بعد یش نامی کاشی کے ایک دولتمند سیٹھیا نے مع اپنے والدین اور بیوی کے بودھ دھرم میں دِکھشا حاصل کی۔ پانچ مہینے کے عرصہ میں ساٹھ شخص اُن کے شاگرد بن گئے۔ بُدھ نے اُن کو پرچار کرنے کے لئے مختلف مقامات میں بھیج دیا۔ اور خود اُرُو وِلو کے جنگل میں جاکر رہنے لگے۔ وہاں پر کاشیپ نامی اگنی ہوتری براہمن اور اُس کے دو بھائی بُدھ کے شاگرد بن گئے۔

اس قرب وجوار میں کاشیپ کا بہت بڑا نام اور شہرت تھی۔ بہت سے نوجوان اس کے پاس ویدوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ بدھ کاشیپ کے آشرم کے نزدیک ہی ایک مقام میں رہتے تھے اور لوگوں کو اپدیش دیا کرتے تھے۔ اور بھکشا کے لئے اس کے در پر جایا کرتے تھے۔ ایک دن جب وہ بھکشا کے لئے وہاں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ کاشیپ کے ہون کی جگہ پر ایک اژدہا سانپ پھنا اٹھائے بیٹھا ہوا ہے کہتے ہیں کہ بدھ نے سانپ کو منتر کے ذریعہ بس میں کر لیا اور اس کو اپنی بھکشا کی جھولی میں ڈال لیا۔ اس طور پر اور کتنی ہی غیر معمولی طاقتوں کا ثبوت پاکر کاشیپ اپنی جماعت سمیت گوتم کا شاگرد بن گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ارُوولو میں شاگردوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اس وقت ایک ہزار ہو گئی تھی +

ایک دن بدھ دیوجی مع اپنے شاگردوں کی جماعت کے گیا کے نزدیک گیا شیرش (गया शीर्ष) پہاڑ پر بیٹھے ہوئے تھے راج گرہ کی وادی کا میدان سامنے تھا۔ ایسے وقت میں سامنے ایک پہاڑ پر خوفناک آگ جلتی ہوئی دکھائی دی۔ اس آگ کو مد نظر رکھ کر بدھ دیوجی نے مندرجہ ذیل اپدیش دیا۔ اگر اس اپدیش کو اگنی شرما کا اپدیش کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا +

اپدیش

"اے بھکشوؤ دیکھو اس برہمانڈ میں چاروں طرف آگ جل

رہی ہے - اگرچہ سُورج غروب ہو گیا ہے۔ تو بھی آنکھیں جل رہی ہیں
تمام دُنیا میں آگ برس رہی ہے - شبد - سپرش - رُوپ -
رس - گندھ کا ایندھن ڈالنے سے حواس خمسہ جل رہے ہیں -
خواہشات کی آگ - غصے کی آگ - لالچ کی آگ - موہ کی آگ -
چاروں طرف جل رہی ہے - پیدایش - موت - بیماری - رنج
نا اُمیدی - تفکرات - سب اسی آگ سے پیدا ہوتے ہیں +

خواہشات اور اُن کے سامان - جسم - نفس - تفکرات - ان
سب کا ایک بہت بڑا اگنی کُنڈ ہے - تمام اندریں اپنے بھوگنے
کے سامان پا کر بھڑکتی ہیں - خواہشات کی آگ لگاتار جل رہی ہے
اے بھکشوؤ اس جوالا کو دیکھ کر جس سے کوئی نہیں بچ سکتا -
گیانی لوگ اپنے آپ کو ضبط میں رکھتے ہیں - پانچوں حواس -
جسم - اور نفس کی طرف سے اُن کے دل میں بیراگ پیدا ہوتا
ہے - کس طور پر اس جلن سے شانتی ملے - اور کیونکر ان تمام
تکلیفوں سے رہائی حاصل ہو - وہ اُن تمام طریقوں اور ذریعوں
پر غور کرتے ہیں اور آخرش خود ضبطی اور پاکیزگی کے ذریعہ اُس
نِربان راج کو پہنچ جاتے ہیں جہاں پہنچکر خواہشات کی جڑ کٹ
جاتی ہے - جہاں وہ پیدائش - موت - بڑھاپے کے خوف
اور عذاب سے رہائی پا کر حقیقی راحت حاصل کرتے ہیں "+

اس کے بعد وہ اُرو بلوٗ سے راجہ بمبی سار کی دارالسلطنت
راج گرہ میں آکر سوٗپ تیرتھ کے نزدیک یشٹی بن نامی آرام کا نن

میں رہنے لگے۔ راجہ بمبی سار بُدھ کے آنے کی خبر پا کر اپنے نوکروں چاکروں سمیت بُدھ کے درشن کے لئے وہاں آیا۔ وہ سب اگنی ہوتری کاشیپ کو دیکھ اور اُس کی تبدیلی کا حال سُن کر حیران رہ گئے۔ بُدھ دیوجی نے اُن کی دِل کی بات سمجھ لی۔ اور راجہ۔ برہمنوں اور دیگر حاضرین کے سامنے کاشیپ سے دریافت کیا۔ "اے کاشیپ تم تپسیوں میں ایک بہت بڑے اور مشہور اگنی ہوتری براہمن ہو۔ بتلاؤ تو سہی تم نے جپ تپ۔ جگ ہون وغیرہ کو چھوڑ کر اِس نئے مذہب کو کیوں اختیار کیا؟ تمہاری اِس آگ کی پرستش کی جگہ کے خالی پڑے رہنے کی کیا وجہ ہے؟ اسے ارُوِولُو کے براہمن تم نے ایسی کونسی صداقت پائی ہے۔ کہ جس کے لئے تم ایسی قربانی کے واسطے آمادہ ہوئے ہو۔ اور اِس دُنیا اور پرلوک میں ایسی کونسی چیز ہے۔ کہ جس کیلئے تم خواہشمند ہو" کاشیپ نے جواب دیا "مہاراج میں نے اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے۔ کہ ہون جگ وغیرہ کریا کانڈ بالکل فضول اور بے سُود ہیں۔ کیونکہ یہ تمام رسُومات محض بیرونی اڈمبر ہیں۔ اور اِن میں کوئی ایسی طاقت نہیں کہ جس سے دنیوی چیزوں اور سامانوں کی گرویدگی دور ہو۔ اور موہ کے بندھنوں سے آزادی حاصل ہو۔ میں نے اِس امر کو بخوبی جان لیا ہے کہ اِس دُنیا کا جو کچھ ہے وہ سب فانی۔ چندروزہ اور قابل نفرت ہے۔ مجھے اِس ہمیشہ تمنا کی حالت کا پتہ ملا ہے کہ جس سے جنم بندھن کٹ جاتا ہے۔

لالچ - موہ - عداوت - حسد - حیوانی جذبات نیست ونابود ہوجاتے ہیں - دُنیوی چیزوں کی حرص اور بہشت کا لالچ دُور ہوجاتا ہے میں نے وہ اعلےٰ درجہ کی دولت حاصل کی ہے کہ جس کا زوال نہیں - جس میں تبدیلی کا امکان نہیں - اِس واسطے اب ہون جگ بلیدان وغیرہ کریا کانڈ میں میری رغبت نہیں رہی" یہ کہکر اُس نے بدھ دیوجی کے قدموں پر گر کر کہا "بھگوان بُدھ ہی میرے گرو ہیں - اور میں اُن کا شاگرد ہوں - بھگوان بُدھ ہی میرے گرو ہیں" - اُس وقت حاضرین کو اصل حال معلوم ہوا اور جس طرح صاف اور سفید کپڑے پر آسانی سے رنگ چڑھ جاتا ہے - اُسی طرح اُن کا دِل سچائی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوگیا بُدھ دیوجی نے اُن کو پاک اُپدیش دے کر دُنیا کی بے ثباتی اُنکے دِلوں پر نقش کردی اور اُن میں سے اکثروں نے اُن کے اُپدیش کو قبول کرلیا - اور اُن کے گرہستی شاگرد بن گئے - اُن میں راجہ بمبی سار بھی ایک تھے +

بعدازاں راجہ بمبی سار نے ہاتھ جوڑ کر بُدھ دیوجی کی خدمت میں عرض کی کہ "پربھو جب میں ولیعہد تھا تو اُسوقت میرے دِل میں پانچ آرزوئیں تھیں - (۱) تاج پوشی یعنے راج تلک کی آرزو - (۲) میرے راج میں آپ کی تشریف آوری کی آرزو - (۳) آپ کے درشن کی آرزو - (۴) آپ کے اُپدیش سُننے کی آرزو - (۵) اُس کو قبول کرنے کی آرزو - ہے پربھو اب میری

یہ پانچوں آرزوئیں پوری ہوگئی ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو مبارک سمجھتا ہوں۔ اب آپ کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ آپ مع بھکشوؤں کی جماعت کے کل دوپہر کو میرے ہاں کھانا کھا کر مجھے احسان مند کیجئے" بُدھ دیوجی نے بذریعہ خاموشی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ اور اگلے روز دوپہر سے پہلے وہ مع اپنے شاگردوں کے اُس کے محل میں تشریف لے گئے۔ راجہ نے اپنے ہاتھ سے کھانا پروسا اور اُن کی بہت خاطر تواضع کی اور بھوجن کے بعد بُدھ سنگھ کو بینوبن دان دے کر بُدھ دیوجی کی خوشنودی حاصل کی۔ مہاوگگ

اِس آشرم میں بُدھ دیوجی نے دو ماہ تک قیام کیا +

اِس وقت راج گرہ میں ساری پتر اور مودگلائن دو براہمن رہتے تھے۔ یہ دونو پری براجک سنجے کے شاگرد تھے اور نہایت محبت اور رفاقت کے ساتھ اپنے گرو سے دھرم شکھشا (دینی تعلیم) پاتے تھے۔ ان دونو کا آپس میں یہ عہد تھا کہ ہم میں سے پہلے جو مکتی کا راستہ دریافت کریگا وہ اپنے دوسرے ساتھی کو صاف صاف بتلا دیگا۔ ایک دن ساری پتر کی بُدھ کے شاگرد اشوجت پر نظر پڑی۔ اُس نے دیکھا کہ وہ بھکشا پاتر (کاسہ گدائی) ہاتھ میں لئے راج گرہ میں دربدر بھیک مانگ رہا ہے۔ اُس کا خوبصورت چہرہ اُس کی بشاش اور سنجیدہ مورتی دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ اور اُس نے حیرانی کے ساتھ دریافت کیا "بھائی تمہارے چہرے پر کیسی رونق

برس رہی ہے۔ اور وہ کیسا خوبصورت ہے۔ اور اُس سے ایک عجیب و غریب اور پاک روشنی ٹپک رہی ہے۔ کرپا کر کے مجھے بتلاؤ کہ کس کے منتر سے تم نے سنیاس قبول کیا ہے اور کس نے تم کو اُپدیش دیا ہے"۔

اَشوجت نے جواب دیا "شاکیہ خاندان کا گوتم مُنی میرا گرو ہے۔ اور اُسی سے میں نے اُپدیش پایا ہے"۔

ساری پُتر۔ "تم نے اپنے گرو سے کیا تعلیم پائی ہے"۔

اَشوجت۔ "تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ میں نے یہ دھرم قبول کیا ہے۔ میں خاص طور سے تو کچھ زیادہ نہیں جانتا اور اِسی لئے آپ کو پورے طور سے کچھ زیادہ بتلا بھی نہیں سکونگا۔ لیکن آپ اگر میرے گرو کے پاس چلیں تو آپ اُن سے جو کچھ معلوم کرنا چاہینگے وہ آپ کو سب بتلا دینگے۔ اور آپ کے تمام شکوک رفع کر دینگے۔ بُدھ دیو جی عِلت اور معلول کے قانوں سے بخوبی ماہر ہیں۔ اور وہ اِس پُرازتکلیف دُنیا کی عِلت سے بخوبی واقف ہیں۔ اور کس طرح اِنسان اس تکلیف سے رہائی حاصل کرسکتا ہے۔ اُس کے متعلق اُپدیش دیا کرتے ہیں۔ وہ شلوک جس کا ترجمہ اوپر دیا گیا ہے یہ ہے

ये धम्मा हेतु प्रभवा, यसां हेतुन् तथागत : ।
अह येसं च यो निरोधो, एवम्वादी महा समनो ॥
(पालि)

ये धम्मा हेतु प्रभवा, हेतुस्तेषां तथागतः।
ह्यवदत्तेषांच निरोध — एवम्वादी महाश्रमण: ॥
(संसकृत)

ساری پُتر نے اس کلام میں کچھ کچھ سچائی محسوس کی۔ اُس نے معلوم کیا۔ کہ اس دُنیا کی ہر ایک چیز فانی اور چند روزہ ہے۔ جس کی پیدائش ہے اُس کی موت بھی ہے۔ اور جس کا آغاز ہے اُس کا انجام بھی ضروری اور لازمی ہے۔ اب وہ اِس امر پر غور اور فکر کرنے لگا۔ کہ کس طرح اس تبدیلی پذیر دُنیا کے پھندے سے رہائی حاصل ہو۔ اور کِس صداقت کے علم سے اُس کے عذاب سے چھٹکارا ملے۔ یہ سوچتے سوچتے اُس کا دِل نہایت بے قرار اور بے چین ہو اُٹھا +

ساری پُتر نے اپنے ساتھی مُدگلائن کے پاس جاکر اپنے دِل کے خیالات اور شکوک ظاہر کر دئے۔ دونو ہی بُدھ دیوجی کی ہدایت اور تعلیم قبول کرنے کے لئے سخت بے چین ہو گئے۔ اور اب اُنھوں نے اپنے گرو سنجے کے پاس رہنا نہ چاہا۔ اور اس کو الوداع کہہ کر وہ بُدھ کے آشرم میں چلے آئے۔ بُدھ دیوجی نے اُن کو آتے دیکھ کر یہ پیشینگوئی کی کہ تم لوگ جو ان دو براہمنوں کو دیکھتے ہو یہ دونو میرے شاگِردوں میں بہت مشہور اور پیشرو ہونگے۔ یہ کہہ کر اُنھوں نے خود اپنے ہاتھ سے اُن کو دِکھشا دی +

اِن دونو نئے شاگردوں کی طرف گرُو کی خاص مہربانی اور محبت دیکھ کر پہلے شاگردوں کے دِل میں رقابت اور رشک پیدا ہُوا - لیکن آخرش بُدھ دیوجی نے اُن سب کو بُلا کر اور بودھ دھرم کے بیج کی تشریح کر کے اور پاک نصیحت دے کر اُن کے دِلوں سے حسد کی آگ بجُھا دی - دیگھ نِکائے کے مہاپدان سُوت میں جو بودھ دھرم بیج دیا گیا ہے وہ یہ ہے -

सब्ब पाप सस अकरणं
कुसल सस उपसम्पदा
सचित्त परियोदपाणं
एतं बुद्धानु सासनं
अर्थ=अकरण पाप अचरण
नियत कुसल उपारजन
चित्त का सम्यक शोधन
यही बुद्धा नुशासन

معنی - پاپ آلودہ زِندگی سے پرہیز کرو - بھلائی کی زندگی حاصل کرو - دِل کو پورے طور سے پاک کرو - یہی بُدھ کی تعلیم ہے *
بیان کیا گیا ہے کہ راج گرہ کے قیام کے دِنوں میں پرتی موکھش کے بڑے بڑے سوتر تصنیف کئے گئے تھے - اور بودھ سنگھ کی بُنیاد بھی اسجگہ پڑی تھی - اس پہلی سبھا کا نام شراوک سنپات ہے *

یہ سب کارروائی دیکھ کر لوگ بہت برانگیختہ ہو گئے۔ کوئی کہنے لگا کہ گوتم ہمارے گھروں میں نفاق ڈالنے کے لئے آیا ہے کوئی کہنے لگا کہ ہماری عورتوں کو بیوہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ اور وہ ہماری سوسائٹی کو بالکل درہم برہم کر دے رہا ہے۔ سب لوگ گھر بار چھوڑ کر سنیاسی بن رہے ہیں۔ ہزاروں جٹا دھاری سنیاسیوں کو اُس نے اپنا شاگرد بنا لیا ہے۔ سنجے کے اڑھائی سو شاگرد اپنے گرو کو چھوڑ کر اس کے قدموں میں جا گرے ہیں۔ مگدھ چھوڑ کر جوق در جوق اُس کی پناہ لے رہے ہیں۔ شہر کے لوگ اِس طور پر بدھ کے شاگردوں کو ٹھٹھا مخول کرنے لگے۔ کہ راج گرہ میں گرو مہاشے آئے ہیں۔ اور پہاڑ کی چوٹی پر اُنہوں نے اپنا مکان بنایا ہے اور سنجے کے تمام شاگرد جو ذہانت اور قابلیت میں لاثانی تھے وہ سب کہاں کے کہاں چلے گئے۔ اور نہ معلوم اس سے بھی زیادہ ابتر کیا حالت ہو گی۔ اِس کے جواب میں بدھ کے شاگرد کہتے تھے۔ بدھ جو دھرم بیر ہیں۔ سچائی اُن کی طاقت ہے اِس میں اُن کا کیا قصور ہے۔ یہ محض سچائی کی عظمت ہے۔

اِس طور پر گوتم کے مخالفوں اور طرفداروں کے درمیان بحث مباحثہ ہوتا تھا۔ لیکن اِس سے زیادہ بڑھ کر اور کوئی جھگڑا اور فساد نہیں ہوا۔ بدھ دیو جی نے یہ سب دیکھ کر کہا کہ کچھ خوف کی بات نہیں۔ یہ جھگڑا زیادہ دن تک نہیں رہے گا۔ ایک ہفتہ کے اندر ہی سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا۔ کہتے

ہیں کہ آخر ش ایسا ہی ہوا ۔ (مہا وگگ)

اوہ! بدھ دیو جی کی کیسی غیر معمولی اور دلوں کو اپنی طرف کشش کرنے والی طاقت تھی کہ کیا شہر اور کیا گاؤں۔ کیا جنگل اور کیا آبادی غرضیکہ جہاں کہیں وہ جاتے ان کے درشن کرنے اور اپدیش سننے کے لئے لوگ جوق درجوق وہاں آ موجود ہوتے۔ اونتی صوبے کے ایک بھکت کا ذکر جس کا نام سون تھا۔ سننے میں آتا ہے۔ اس دور دراز جگہ میں اس نے گوتم کا نام سنا۔ وہ ان کے درشن کرنے کے لئے بہت بے قرار اور بے چین ہو اٹھا۔ ایک دفعہ وہ تنہائی میں بیٹھے بیٹھے اپنے دل میں خیال کرنے لگا کہ میں نے بھگوان بدھ کا نام تو سنا ہے۔ لیکن میں نے ان کے درشن کبھی نہیں کئے۔ اگر میرے گرو اجازت دیں تو ایک دفعہ ان کے درشن کر آؤں۔ جب اس نے اپنے گرو سے پوچھا تو اس نے کہا کہ "جاؤ بھگوان بدھ کے شری چرنوں کے درشن کرو۔ وہ راحت کا چشمہ۔ شیریں کلام کرنے والا۔ سنجمی اور اندریہ جیت ہے۔ اس کے درشن کرنے سے تم کو بہت ثواب حاصل ہوگا۔" لیکن چونکہ اس کی دکھشا کے لئے دس بھکشوؤں کا موجود ہونا ضروری اور لازمی تھا۔ اس لئے اس نے تین برس کی سخت انتظار کے بعد بہت مشکل سے دس بھکشو لئے اور بعدازاں شراوستی کو روانہ ہوا اور جیت بن میں جا کر بدھ دیو جی سے دکھشا لی۔ یہ سب پاک لوگ بدھ دیو جی کے آشرم میں دلی شردھا اور بھگتی

کے ساتھ آتے تھے۔ علاوہ ازیں اعلیٰ درجہ کے لوگ بھی اُن کے اُپدیش سُننے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ بُدھ دیوجی جب کسی بڑے شہر یا کسی بادشاہ کے دارالسلطنت میں جاتے تھے تو بادشاہ اور شہر کے دیگر بڑے بڑے لوگ۔ کوئی رتھ اور کوئی ہاتھی پر سوار ہو کر اُن کے درشن اور اُپدیش سُننے کے لئے آتے" سنیاس دھرم" نامی بودھ گرنتھ کے دیباچہ میں یہ بیان پایا جاتا ہے۔ کہ ایک روز رات کے وقت مگدھ دیش کا راجہ اجات شترو مع اپنے وُزرا کے اپنے محل کی چھت پر بیٹھا ہوا شرت موسم (اسوج اور کاتک کا موسم) کی روشنی کا لُطف حاصل کر رہا تھا۔ آہا! وہ روشنی عجیب دِلکش اور بارونق تھی۔ اس دلکش رات میں طبعاً راجہ کے دِل میں دھرم بھاو روشن ہو گیا۔ اُس نے وزیروں سے دریافت کیا کہ برہمنوں اور شرمنوں میں ایسا سنگور کون ہے۔ جو میرے دِل کی آرزو کو پُورا کر سکے؟ وزیروں میں سے کسی نے ایک اور کسی نے دُوسرے شخص کا نام لیا۔ بعدازاں جب راجہ نے راج وید (شاہی حکیم) جیوک سے دریافت کیا تو اُس نے کہا "مہاراج! بھگوان بُدھ مع اپنے شاگردوں کے میرے "آم بن" میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ تین سو بھکشو اُن کے ساتھ ہیں تینوں جہانوں میں اُن کا نام مشہور ہے۔ وہ تمام شاستروں سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ کیا دیوتاؤں اور کیا اِنسانوں کے گُرو ہیں۔ اور اعلیٰ درجے کے عالم اور فاضل ہیں۔ حضور اُن کے درشن کے

لئے تشریف لے چلیں۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ کہ آپ اُن کا اُپدیش سُن کر بہت خوش ہونگے"۔ راجہ نے اُسی وقت ہاتھی تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور اپنی رانیوں سمیت اُسی چاندنی رات میں راج گرہ کے دروازے سے جیوک کے "آم بن" میں پہنچا۔ اور وہاں بُدھ دیوجی سے "سنیاس دھرم" گرنتھ کا اُپدیش سُن کر اُن کا گرہستی شاگرد بن گیا +

اِس تمام بیان سے ہم بُدھ دیوجی کی زندگی کا کچھ نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے کھینچ سکتے ہیں۔ جب وہ کِسی شہر سے گزرتے تھے۔ تو کیا راجہ اور کیا رعایا۔ کیا چھوٹے اور کیا بڑے غرضیکہ سب ہی لوگ اُن کے درشن کے لئے جوق جوق آموجود ہوتے ایک دِن کا ذِکر ہے کہ کوشی نگر کے مَل۔ ویشالی کے لچھوی نوجوان اُن کے درشن کے لئے حاضر ہوئے۔ اُن کے ساتھ امبپالی گنکا (بیسوا) بھی موجود تھی۔ اُن کے کلام کا اس قدر اثر تھا کہ جب اُن کا اُپدیش ختم ہو چکتا۔ تو بُدھ دیوجی کی بھگت منڈلی دوسرے دِن اُن کو کھانا کھانے کے لئے بُلاتی۔ دوپہر کے وقت جب کھانا تیار ہو جاتا۔ تو مالکِ خانہ کہلا بھیجتا کہ اب کھانا تیار ہے۔ یہ خبر پاتے ہی بُدھ دیوجی تینوں کپڑے پہن۔ بھکشا پاتر (کاسۂ گدائی) ہاتھ میں لے وہاں آموجود ہوتے۔ کھانے کی تمام اشیاء خاتونِ خانہ اپنے ہاتھ سے پرسنی (چُنتی) کھانا کھانے کے بعد شہر کے لوگ بُدھ دیوجی کے پاس بیٹھ جاتے اور اُن کے اُپدیشوں کا امرت

پی کر دلی خوشی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے +
اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جاوے۔ کہ بُدھ دیوجی برہن آشرم کے طریق کو درست نہیں سمجھتے تھے۔ اور اس بات کی منادی کرتے تھے کہ بلالحاظ برہمن شودر آریہ اور ملیچھ۔ ہر ایک قوم کے لوگوں کو دھرم اور سنگھ میں شامل ہونے کا یکساں استحقاق حاصل ہے تاہم عملی طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ بُدھ دیوجی کے شاگردوں کی پہلی منڈلی اعلےٰ خاندانی لوگوں سے ہی تیار ہوئی تھی۔ بُدھ دیوجی خود ذات کے کشتری تھے اور اُن کے بڑے بڑے شاگرد بھی سب اعلےٰ خاندانوں میں پیدا ہوئے تھے۔ اُن کے شاگردوں کی جماعت میں جو نام دیکھنے میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:- ساری پُتر۔ مُدگل پُتر۔ کاشپ برہمن۔ آنند۔ دیودت (بُدھ دیوجی کا سالا تھا)۔ راہل (اُن کا اپنا بیٹا تھا) انی رُدھ (راجہ شُدھودن کا بھتیجا تھا) یش ویش خاندان میں سے تھا۔ اِس کا خاندان اور دُنیوی منصب بھی کچھ کم نہ تھا۔ اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ اُن کی منڈلی میں ایک دو شخص ادنےٰ ذات کے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ مثلاً اُپالی لیکن اُپالی بھی کوئی معمولی شخص نہ تھا۔ وہ شاہی حجام تھا +
ساری پُتر اور مُدگلائن یہ دونو برہمن شاگرد بُدھ دیوجی کے پہلے شاگردوں میں بہت مشہور ہیں۔ یہ تمام عمر اُن کے وفادار بھگت رہے۔ ساری پُتر ایک معنوں میں اُن کے سنگھ کا بُنیادی پتھر اور بودھ دھرم کا سرتاج تھا۔ آنند اُن کا پیارا شاگرد تھا اور آخری

وقت تک اُن کی سیوا ٹہل میں مصروف رہا۔ بُدھ دیوجی کے آخری وقت کی زندگی کے حالات آنند کے ساتھ وابستہ ہیں اور انہوں نے اپنا آخری وقت کا اُپدیش اُسی کو مخاطب کرکے دیا تھا۔ اُوپالی نے بُودھ شاستر تصنیف کرکے بودھ سماج میں بہت بڑی شہرت اور نام حاصل کیا تھا۔ بُدھ دیوجی کے سالے دیودت کا جس نے اُن کے برخلاف سازش کی تھی۔ ذِکر دوسرے حصّہ میں آچکا ہے۔

اِس کے علاوہ بُدھ دیوجی کے بہت سے گرہستی شاگرد بھی تھے۔ جنہوں نے دُنیا میں ہی رہ کر اور دُنیوی کاروبار کرکے بودھ سنگھ کی دان وغیرہ کے ذریعہ مدد کرکے بہت شہرت حاصل کی تھی۔ ایک معنوں میں بہت سے دھرم شیل گرہستی بھکشوؤں کی پُشت پناہ تھے بھکشو اِن کو دھرم کا اُپدیش دیتے تھے۔ اور یہ لوگ اُن کی خوراک لباس اور رہایش کے لئے مکانات وغیرہ کا اِنتظام کرتے تھے۔ ان گرہستی شاگردوں میں مگدھ کا راجہ بمبی سارا اور کوشل راج کا راجہ پرسن جیت بھی شامل تھے۔ بمبی سار کا راج دید جیوک محض راج پریوار (شاہی خاندان) کا ہی وید نہ تھا بلکہ بُدھ دیوجی اور بُودھ سنگھ کے عِلاج کا بار بھی اُسی کے سپرد تھا۔ اِن کے علاوہ گرہستی شاگردوں میں سے اناتھ پنڈک بُدھ دیوجی کا بہت بڑا بھگت تھا۔ اُسی نے بودھ سنگھ کے لئے بُدھ کا پیارا شانتی نکیتن جیت بن میں بنوا دیا تھا اور اپنی تمام دولت بودھ دھرم کے پرچار میں خرچ کر دی تھی جس کا مفصل ذکر دُوسرے حِصے میں آچکا ہے۔ بُدھ دیوجی جب پرچار

کے لئے باہر جاتے تھے - تو وہ اُن سب گرہستی شاگردوں کو جمع کرتے تھے - یہ لوگوں کے گھروں اور باغوں میں جلسوں کا اِنتظام کرتے - اور دان میں روپیہ اور زمین وغیرہ دیگر دھرم پرچاریں بھکشوؤں کی مدد کیا کرتے تھے ۔

دھرم پرچار - مُلکِ ہند کا قدیم مذہب اپنی رُوحانی حالت سے گر کر طرح طرح کے توہمات کے جال میں گرفتار ہو گیا تھا - بُدھ دیو جی نے اُس تمام جال کو کاٹ ڈالا - اور اُس مذہب میں جو سچائی خوبی اور پاکیزگی تھی - اُس کو جذب کر اور فضُول رسمیات اور اڈمبروں کو چھوڑ کر دھرم کی سیدھی سادی صداقتوں اور رُوحانیت کو قبُول کر کے تمام اہلِ ہند کو میتری (محبت) کے رشتے میں باندھ دیا - بُدھ دیو جی نے آسان اور عام فہم زبان میں بلا لحاظ ذات اور قوم کے دھرم پرچار کرنے کے لئے اپنی زندگی قربان کی - اُن کے پرچار کا میدان پریاگ (الہ آباد) کے مشرق - گوڑ کے مغرب - ہماچل کے جنوب اور گندوبان کے شمال یعنی اِن چاروں سمتوں کا وسط اجودھیا - متھیلا بنارس اور مگدھ تھا - اِن کے شاگردان کے ہاتھ کا دھرم بیج لیکر مُلک بمُلک بونے کے لئے چاروں طرف چلے گئے ۔

ہندو مذہب عالمگیر اور پرچار کا مذہب نہیں - ہندو خاندان میں پیدا ہونے کے بغیر کوئی ہندو نہیں ہو سکتا - یہاں تک کہ ہندو سوسائٹی برن آشرم کے طریق کے قانون میں اسقدر سخت زنجیروں سے بندھی ہوئی ہے - کہ جو شخص جس ذات میں پیدا ہوا ہے - وہ اُسی

سے کسی صورت میں بھی باہر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی دُوسری ذات کے شخص کو اپنی ذات میں شامل کر سکتا ہے۔ اور علاوہ ازیں برہمنی مذہب کی اعلےٰ درجے کی تعلیم اور ہدایت محض اعلےٰ درجے کی ذاتوں تک ہی محدُود ہے۔ وہ تعلیم سب ذاتوں کے لوگوں کے لئے ہی نہیں۔ صرف اعلےٰ درجے کے لوگوں کے لئے ہی ہے۔ اور شُودر وغیرہ ادنےٰ درجے کی قومیں اُس تعلیم سے بالکل محروم اور بے بہرہ ہیں۔ مگر بودھ دھرم کی تعلیم اِس کے بالکل برعکس ہے۔ بُدھ دیو جی جس طرح اپنے شاگردوں کو اپنی دھرم کی پیروی کی تعلیم دیتے تھے۔ اُسی طرح غیر ملکوں میں اُس دھرم کو پرچار کرنے کے لئے اُن کے دِلوں میں جوش اور قربانی کا بھاؤ بھی پیدا کرتے تھے۔ اُن کی ہدایت کے مطابق بھکشو چاروں طرف مختلف مُلکوں میں پھیل گئے اور بودھ دھرم کا بیج بونے کے لئے دِل وجان سے کوشش کرنے لگے۔

اَشوک کا دادا چندر گپت بودھ دھرم کا طرفدار تھا یا نہیں اِس بات کا پُورا اور کافی ثبوت نہیں ملتا۔ چندر گپت چانک کی کوشش اور سازش سے مگدھ کا راجہ ہو گیا تھا۔ اِس لئے یہ بہت اَغلب ہے کہ اُس کے دِل پر برہمنوں کا ہی زیادہ رُعب اور دبدبہ ہو۔ بودھ دھرم کا سب سے بڑا حامی اور مددگار راجہ اشوک تھا۔

چندر گپت کا پوتا اشوک (۲۷۲ سے ۲۳۲ ق۔م) ۲۷۲ میں گدی پر بیٹھا۔ اس نے چندر گپت سے بھی زیادہ شہرت

پانی اُس کو اکثر اشوک اعظم کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنے عہد کا سب سے بڑا طاقتور راجا تھا۔ شروع شروع میں یہ بُودھ دھرم کا سخت مخالف اور دشمن تھا۔ اور اُس نے چنڈگرگ نامی ایک نہایت شریر شخص کو بُودھ لوگوں کے مارنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ لیکن اس بات کو کون جانتا تھا کہ یہی اشوک ایک دن بُودھ مذہب کو قبول کر کے اُس کا زبردست حامی اور مددگار بن جائیگا۔ اور اُس کے پرچار کے لئے اپنی تمام طاقتوں اور شاہی دولت کو خرچ کردیگا۔ اُس مُنتظِم حقیقی کے اِنتظام کو پُورے طور سے کون جا سکتا ہے؟ اسی واسطے نانک دیوجی نے کہا ہے +

اوچ اپار بے انت سوامی۔ کون جانے گُن تیرے (رسچے بادشاہ)
پشو پریت مگدھ کو تارے۔ پاہن پار اُتارے (رسچے بادشاہ)

سُمدر نامی ایک مہاجن کے لڑکے کے باپ کو ڈاکوؤں نے مار ڈالا اور اُس کی تمام دولت لُوٹ لی۔ اِس واقع سے اُس کا دل دُنیا کی طرف سے اُچاٹ ہو گیا اور اُس نے بُودھ مذہب کو قبول کر لیا اور بھکشو بن کر بُودھ دھرم پرچار کے لئے جگہ جگہ گھومنے لگا گھُومتے گھُومتے وہ ایک دن چنڈگرگ کے ہاں آ پہنچا۔ چنڈگرگ اُس کو مارنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن ایسا کہا گیا ہے کہ سنیاسی نے جوگ کی طاقت سے اپنے آپ کو بچا لیا۔ قاتل نے حیران ہو کر اشوک کو اِس ماجرے کی خبر دی۔ اشوک جب وہاں پہنچا۔ تو وہ بھکشو کا ایسا مطیع ہو گیا کہ یک بہ یک اس کی طبیعت بالکل بدل گئی اور کہنے لگا کہ اب میں

بُدھ کی تعلیم پر چلونگا اور کبھی کسی کو نہ ستاؤنگا +

دھرم کی زندہ طاقت سے اِنسان کے دِل میں کس قدر حیرت انگیز تبدیلی ہو جاتی ہے ۔ اشوک کی زندگی اس کی ایک زندہ مثال ہے ۔ بدمزاج ۔ سرکش ۔ ظالم اور بے رحم اشوک جس نے بادشاہت کے لالچ میں پڑکر اپنے رِشتہ داروں اور لواحقوں کو بھی اپنے ہاتھ سے قتل کرنے میں دریغ نہیں کیا تھا ۔ نئی زِندگی حاصل کر کے ایسی فراخدلی اِنصاف اور مساوات کے ساتھ راج کرنے لگا ۔ کہ جس کا ثانی دُنیا میں نہیں مِلتا ۔ ویشالی مہاسنگ کے ۱۱۸ برس بعد یعنی ۲۵۹ ق ۔م اشوک نے بودھ دھرم کو قبول کیا ۔ اور اُپ گُپت بودھ جتی سے دھرم کی تعلیم حاصل کی ۔ اِس کے دِلی لگاؤ اور سرگرمی کی وجہ سے بودھ مذہب کو بہت ترقی حاصل ہوئی ۔ اِس نے بُودھ مت کو اپنے کل راج کا مذہب قرار دیا اور اپنا نام پریہ درشی (حبیبِ خدا) رکھا ۔ اُس نے کثرت سے چیتہ ۔ ستُوپ اور دیگر اِسی قسم کے مقامات بنائے کہ جن کے ذریعہ بودھ مذہب کی شہرت چاروں طرف پھیل گئی ۔ اُن کے نشانات دو ہزار کے عرصے میں بھی معدُوم نہیں ہوئے ۔ مگدھ راج میں چوسٹھ ہزار بھکشو اس کے خرچ سے پرورش پاتے تھے ۔ اور انکی رہائشگاہوں سے جن کو بہار کہتے تھے یہ صوبہ اس قدر پُر ہو گیا کہ اس کا نام ہی بہار ہو گیا ۔ اور یہی نام اب تک بھی چلا آتا ہے ۔ روما کے شہنشاہ کانسٹنٹائن (قسطنطین) کا عیسائی مذہب کے ساتھ جو تعلق ہے ۔

مگدھ کے اشوک اعظم کا بھی وہی رشتہ بودھ مذہب کے ساتھ ہے۔ اس نے تمام ملک ہند میں بودھ مذہب کی منادی کے لئے مضبوط عہد کیا۔ نیز اس نے بودھ مذہب کو محض اپنے کل راج کا ہی مذہب قرار نہیں دیا بلکہ ملکِ ہند سے باہر بھی دھرم پرچارک پرچار کے لئے روانہ کئے۔ بلگا سے جاپان تک سائبیریا اور منگولیا سے سیلون اور سیام تک جہاں جہاں بودھ مذہب کی شہرت پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں تک ہی اشوک کا نام مشہور ہے۔ راجہ اشوک کے دینی احکام اور کتبے پہاڑوں کی پشت۔ ان کی غاروں اور پتھر کی لاٹھوں پر کندہ ہیں۔ کتبوں کے مشہور مقامات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شہباز گڑھ۔ پشاور سے شمال مشرق کی جانب بیس کوس کے فاصلے پر یوسف زئی کے علاقہ میں ہے +

(۲) خالسی دریا جمنا کے دہانہ کے مغربی کنارہ پر واقع ہے +

(۳) گرنار۔ کاٹھی وار میں جوناگڑھ کے نزدیک سومناتھ سے بیس کوس کے فاصلے پر شمال کی جانب واقع ہے +

(۴) دھولی۔ اڑیسہ میں کٹک سے دس کوس جنوب اور جگناتھ سے دس کوس شمال کی جانب واقع ہے +

(۵) جوگدہ۔ گنجام کے علاقے میں واقع ہے (مدراس) +

(۶) براٹ۔ جے پور کی ریاست میں ہے۔ اس پر دو کتبے ہیں۔ جن میں سے ایک ایشیاٹک سوسائٹی کے مکان میں رکھا گیا ہے +

(۷) روپ ناتھ۔ کائے مور پہاڑ کے دامن میں واقع ہے +

(۸) سہس رام - بکسریا ڈمراؤں سے تخمیناً پچیس کوس کے فاصلے پر جنوب کی جانب واقع ہے +

لاٹھیں - (۱) اور (۲) دہلی (فیروزشاہ کی لاٹھ) یہ دو نظر آتی ہیں - فیروزشاہ بادشاہ نے اس کو شِوالک اور میرٹھ سے اٹھا کر دہلی میں نصب کر دیا تھا +

(۳) الہ آباد - پریاگ کے قلعہ میں ہے +

(۴) لوریا - بٹیا کے نزدیک لوریا گاؤں میں ہے +

(۵) لوریا - پٹنہ سے شمال مغرب کی جانب گیارہ میل کے فاصلے پر ہے +

وہ لاٹھیں جن کے اوپر احکام لکھے ہوئے ہیں - دہلی - الہ آباد اور دیگر مقامات میں پائی جاتی ہیں - اور وہ پتھر جن پر کتبے لکھے ہوئے ہیں - پشاور - گرنار - کاٹھیواڑ - وسطِ ہند - مدراس اور اوڑیسہ سے دریافت ہوئے ہیں - اب تک صرف چودہ کتبے معلوم ہوئے ہیں - جن میں سے ایک میں یونان کے پانچ بادشاہوں

نوٹ - یونان کے پانچ بادشاہ

سیریا کا اینٹی اوکس — 1. Antiochus of Syria

مصر کا ٹولیمی - ولد ٹولیمی فلے ڈفس — 2. Ptolemy of Egypt, father of Ptolemy Philadelphus

لی سیا وغیرہ کا اینٹی گونس — 3. Antigonus of Lycia Etc

سے رین کا میگس — 4. Magus of Cyrene

اپی رس کا سکندر - یعنی سکندرِ اعظم کا ماموں + — 5. Alexander of Epirus, maternal uncle to Alexander the Great

کے ساتھ صلح کے متعلق ذکر ہے۔ پریہ درشی کے عہد حکومت کے تیرھویں سال میں یہ کتبہ لکھا گیا +

اِن تمام احکام سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح سے تین سو برس پہلے سیریا۔ مصر۔ یونان۔ مقدونیہ وغیرہ دُور دراز ملکوں میں بودھ مذہب کے پرچار کے لیے کوشش کی گئی تھی۔ تیرھویں فرمان میں پریہ درشی کہتا ہے :۔ "یونانی بادشاہ اینٹی اوکس (Antiochus) ٹولیمی (Ptolemy) اینٹی گینی (antigonus) مگ (magus) اور سکندر (Alexander) چار بادشاہوں کے ملک اور دیگر مقاموں میں جہاں جہاں دیوانام پریہ درشی کے دھرم کے احکام کا پرچار ہوتا ہے۔ وہاں وہاں ہی لوگ دھرم کو قبول کرتے ہیں۔ فتوحات کئی قسم کی ہوسکتی ہیں۔ لیکن دھرم کی فتح سب سے اعلےٰ اور راحت بخش ہے۔ اور اِس قسم کی فتح ہی سب سے بڑھکر خواہش کرنے کے قابل ہے" +

اشوک کے احکام محبت۔ رحم۔ برداشت۔ رُوحانیت۔ اہنسا (نہ ایذا رسانی) وغیرہ عام اخلاقی مضامین سے پُر ہیں۔ ایک فرمان کے علاوہ پریہ درشی نے اپنے آپ کو کہیں بودھ ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ اُس نے دھرم کے متعلق اعلےٰ درجے کی فراخدلی ظاہر کی ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "پریہ درشی کی یہ خواہش ہے کہ جو لوگ بودھ نہیں اور شریر ہیں وہ بھی اُس کے راج میں امن اور آرام سے رہیں کیونکہ وہ بھی نیک بننے اور دھرم کی برکتیں حاصل

کرنے کی خواہش رکھتے ہیں" +

"میں اپنے مخالفین کے لئے طرح طرح کی پرارتھنا کرتا ہوں۔ تاکہ وہ میری مثال کی پیروی کرکے ہمیشہ کے لئے مکتی حاصل کریں"

(دہلی کی لاٹھ کے کتبہ کی عبارت)

+ ماں باپ کے لئے دلی عزت اور اُن کے حکم کی پیروی اور دھارمک لوگوں کی عزت کرنا یہی نیک کام ہیں اور دھرم کی پیروی کرنا بھی ویسا ہی نیک کام ہے +

(۱) "جس سے دُنیا میں رحم۔ فراخ دلی۔ سچائی۔ پاکیزگی۔ شفقت۔ نیکی کی ترقی ہو۔ وُہی حقیقی دھرم بھاو ہے اور وُہی تمام دھرم اُپدیشوں کا لبّ لُباب ہے" +

(۲) "دھرم ہی سب سے بڑھ کر افضل چیز ہے۔ نیک کام کرنا۔ بُرے کاموں سے پرہیز کرنا۔ رحم دلی۔ کشادہ دلی۔ پاکیزگی اور سچائی ہی دھرم ہے۔ میرے خیال میں یہ سب باتیں ہی پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ دھرم کے دان کے ساتھ اور کسی قسم کے دان اور دیا کا مُقابلہ نہیں ہو سکتا" +

(۳) "جو قصوروار ہے ہیں اُس کو تباہ نہیں کرونگا۔ جو پھانسی پانے کے لایق ہے۔ میں اس کو جلاوطن کرونگا۔ اور جس نے شارع عام پر قتل کیا ہے۔ وہ غریب ہو یا امیر خاص تین دنوں میں سزایاب نہ ہوگا +

(۴) "دیوپریہ (دیوتاؤں کا پیارا) پریہ درشی چاہتا ہے کہ

سنیاسیوں کو خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں کوئی نہ ستائے"۔

(۵) "بھکشو ہو یا گرہست - دیو پریہ پریہ درشی سب کے مذہب کی عزت کرتا ہے - اور سبھی کو اپنے مذہب کی عزت کرنی چاہیئے - لیکن دوسرے کے مذہب کی مذمت کرنا مناسب نہیں"۔

(۶) "بعض لوگ اپنے مذہب کی فوقیت اور عزت ظاہر کرنے کے لئے دوسرے مذہب کی مذمت کرتے ہیں - لیکن میں کہتا ہوں کہ جو شخص ایسا کرتا ہے - وہ اپنے ہی مذہب کو نقصان پہنچاتا ہے - اِس واسطے دینی معاملات میں میل اور اتحاد ہی سب سے اچھی بات ہے"۔

(۷) "جو لوگ غلام اور طرح طرح کی سختیاں اور ظلم برداشت کرتے تھے وہ اِسی دن سے راجہ کے حکم سے ہر ایک طرح کی غلامی سے آزاد کئے گئے"۔

صرف ایک کتبے میں بودھ مذہب کا خاص ذکر پایا جاتا

نوٹ (۱) بارتھ صاحب کے دریافت کردہ پتھر کے چوتھے کتبے کی عبارت

(۲) پرنسپ صاحب کے دریافت کردہ دہلی کے ساتویں کتبے کی عبارت

(۳) " " " " " نویں " " "

(۴) " " " " " چوتھے " " "

(۵) بارتھ صاحب کے دریافت کردہ پتھر کے ساتویں کتبے کی عبارت

(۶) " " " " " بارھویں " " "

(۷) دھولی کے لاٹھ کے پہلے کتبے کی عبارت۔

ہے۔ اور وہ مگدھ کے سنگھ کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے جس میں یہ ذکر ہے "راجہ پریہ درشی سنگھ کی بھلائی چاہتا ہے۔ آپ بہ بخوبی جانتے ہیں کہ میرے دِل میں بُدھ ۔ دھرم اور سنگھ کی کیسی گہری عزت اور محبت ہے۔ بُدھ دیوجی نے جو نصیحت کی ہے وہ نہایت اعلےٰ اور پاک ہے اور اگر اس کی پوری پوری پیروی کی جائے تو یہ سچا مذہب بہت عرصہ تک قائم رہیگا" بعد ازاں اُس نے نمونے کے طور پر سات دھرم تت (دینی صداقتیں) پالی زبان سے شائع کئے +

(۱) بِنے سمُت کرش (विनयसमुत कर्ष) (از پرتی موکش)

(۲) آریہ وش (आर्य्य वश) (از سنگیت سوتر)

(۳) اناگت بھے (अनागत भय) (از انگوتر)

(۴) مُنی گاتھا (मुनि गाथा)

(۵) مُونی سوتر (मौनि सूत्र)

(۶) اُپ تِسس پسن اُپتیشیہ (उपतिसस पसिन उपतिष्य) از بنے

(۷) راہُل باد (राहुल वाद) (راہل کے لئے بُدھ کے اُپدیش)

شرمن۔ شرمنا اور بُودھ گرہستیوں کو چاہئے کہ اِن تمام اُپدیشوں کو بہت توجہ سے سُنیں اور اِن پر عمل کریں۔ اِسی مقصد کو مدنظر رکھ کر میں اِن احکام کی منادی کرتا ہوں۔ (براٹ کتبے کی عبارت)

دھرم مہا ماتر اور پرتی بیدک

(धर्म महामात्र — प्रति वेदक)

اِن تمام احکام سے ایک اور بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اشوک کے عہد حکومت میں دھرم مہا ماتر کے نام سے کارندوں کی ایک جماعت مقرر کی گئی تھی۔ دھرم کی پاکیزگی کو قائم رکھنا اور اُس کی منادی کرنا یہہ دونو کام اِن کے سپرد کئے گئے تھے۔ رعایا کے ادنےٰ درجے کے لوگوں میں دھرم کی مُنادی کرنا اور جو قومیں آریہ نہیں ہیں۔ اُن کی ترقی اور بہتری کے لئے کوشش کرنا اِن لوگوں کا اہم فرض تھا۔ دوسری جماعت کے کارندوں کا نام پرتی بیدک تھا۔ رعایا کی اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کے لئے انتظام کرنا اِن لوگوں کا کام تھا اور یہ لوگ رعایا کے رسم و رواج۔ طرز سکونت۔ بہتری اور ابتری کے حالات کے متعلق بخوبی جانچ پڑتال کر کے مہاراجہ اشوک کو اطلاع دیتے تھے +

اشوک نے اپنے راج میں محض دھرم پرچار کے متعلق انتظام کرنے پر ہی اِکتفا نہیں کیا بلکہ اُس نے رفاہ عام کے لئے راستوں پر درخت لگائے۔ کنوئیں اور تالاب کھُدوائے۔ جانوروں کو نہ مارنے کا انتظام کیا۔ اِنسانوں اور حیوانوں کے لئے جُدا جُدا ہسپتال بنائے۔ عام لوگوں اور حیوانوں کے لئے ہسپتال قائم کرنے کی مثال بودھ لوگوں نے سب سے پہلے دکھلائی۔ پردہ نشین عورتوں اور دیگر لوگوں کے لئے دینی اور اخلاقی تعلیم کا انتظام کیا۔ اُس کے احکام میں اِن تمام

نیک اور بھلائی کے کاموں کے لئے کرمچاری (کارندے) مقرر کرنے کا بھی ذکر پایا جاتا ہے *

راجہ اشوک نے اپنے عہد حکومت کے اٹھارھویں برس یعنی ۲۴۲ ق - م میں بودھ مذہب کے ایک ہزار بزرگوں اور عالموں کی تیسری بڑی مجلس منعقد کی - مراد یہ تھی کہ بودھ مذہب کی تعلیم بعد کی بدعتوں اور آمیزشوں سے پاک ہوکر اپنے بانی کی اصلی تعلیم کے مطابق ہو جائے - پاٹلی پُتر میں یہ مجلس بیٹھی - بودھ مت کی تمام حکائتیں اور روائتیں پالی زبان میں لکھ لی گئیں - کچھ اوپر دو ہزار برس سے بودھ مذہب کے جو شاستر جنوبی شاخ میں جاری ہیں - وہ اِسی مجلس کے مرتب کئے ہوئے ہیں - مدگل پتر تشیہ اس کا میر مجلس تھا - نو مہینے تک اِس مجلس کا کام جاری رہا - اِس میں "ونیے اور دھرم" بودھ شاستر پڑھا جاتا تھا اور اِس بات پر بحث ہوتی تھی کہ کونسا حِصّہ دھرم کے مطابق ہے اور کونسا نہیں - کونسا چھوڑ دینے کے قابل ہے اور کونسا رکھنے کے لائق - یہاں اِس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے - کہ شمالی شاخ کے بودھ شاستروں میں اِس مجلس کا کچھ ذکر نہیں ملتا - اِس کے متعلق جو کچھ حالات معلوم ہوئے ہیں - وہ محض جنوبی شاخ ہی کی کتب سے لئے گئے ہیں - اگر دوسری شاخ کے ذریعہ سے بھی کچھ حالات معلوم ہوتے تو اِس مجلس کی کارروائی اور بھی زیادہ وضاحت سے صحیح طور پر معلوم ہو سکتی *

شاستر بیوپار کے متعلق اِس مجلس کی خواہ کچھ ہی کارروائی کیوں

نہ ہوئی ہو۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ دھرم کے پرچار کی طرف
اِس نے خاص توجہ دی تھی اور یہی بات اِس کی بزرگی اور عظمت
کا موجب ہوئی۔ اِس مجلس کی کارروائی کے ختم ہوتے ہی راجہ اشوک
نے کشمیر۔ قندھار۔ مہیشور۔ بن باس (راجستھان) اپرنتک
(پنجاب) مہاراشٹر۔ یُون لوک باختر۔ یُونان۔ ہمالہ۔ سورن بھومی
(ملئے پربت) اور سیلون کی طرف دھرم پرچارکوں کو روانہ کیا۔
اشوک کے احکام میں اور بہت سے ملکوں کا بھی نام پایا جاتا ہے
مثلاً چولا (تنجور) پانڈیا (مدورا) سات پور (نربدا دریا کے جنوبی پہاڑوں
کا سلسلہ)۔ اُرٹی یوکس کا راج وغیرہ۔ ان تمام ملکوں میں دھرم کی فتح
کا پھریرا اُڑا دینا اشوک کا خاص مقصد تھا۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہے کہ
"دھرم کی فتح ہی تمام فتوحات سے زیادہ اعلےٰ اور راحت بخش ہے"

سیلون میں بودھ مذہب

اشوک نے دھرم پرچار کے لئے جن تمام بھکشوؤں کو مختلف
ملکوں میں بھیجا تھا۔ اُن سب میں اُس کے اپنے بیٹے مہندر کو
سیلون میں دھرم پرچار کے لئے بھیجے جانے کا ذکر خاص کر قابلِ
بیان ہے۔ اُس وقت (देवानांप्रिय) دیوتاؤں کا پیارا۔ تِشیہ
سیلون کا راجہ تھا۔ اشوک کا بیٹا مہندر مع اپنے ساتھیوں کے اُس
کے پاس گیا۔ تِشیہ نے بہت عزت اور محبت سے اُس کو خیر
مقدم کہا۔ اور وہ بہت ہی جلد بودھ مذہب کا پیرو بن گیا۔

انورادھا پور کے نزدیک مہنتالی پہاڑ کی چوٹی پر جو بودھ مٹھ واقع ہے وہ اسی کے حکم سے تعمیر ہوا تھا۔ اس پربت آشرم میں مہندر نے کئی سال گزارے۔ پہاڑ کو کھود کر اس کے لئے غاریں جو آشرم تیار کیا گیا تھا۔ اُس کے تمام نشانات اب بھی موجود ہیں۔ مہندر کے پربت آشرم سے میدان کا تمام وادی نظر آتا ہے۔ پہاڑ کے چھتر کے سایہ کی وجہ سے اس آشرم میں سورج کی شعاعیں نہیں پہنچتیں۔ اور نہ وہاں انسان کا شور و غل ہے۔ چاروں طرف سناٹے کا عالم ہے۔ نیچے کے میدان سے وہاں شور و غل کی آواز نہیں پہنچتی۔ بھوروں کی بھنبھناہٹ اور درختوں کے پتوں کی سنسناہٹ کے سوا اور کوئی آواز کانوں تک نہیں پہنچتی۔ بودھ شاستر کے فاضل رس ڈیوس (Rhys davis) نے اس آشرم کی زیارت کی تھی۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔ کہ وہ جس دن اس پاک مقام میں داخل ہو کر میں نے اس آشرم کی زیارت کی تھی کہ جہاں چاروں طرف شانتی ہی شانتی برس رہی ہے۔ اور جہاں آج سے دو ہزار برس پہلے اس خوبصورت اور دلکش کنج تنہائی میں نہایت سرگرم اور پُرجوش بودھ دھرم پرچارک دھیان (مراقبہ) کرتا اور لوگوں کو دھرم کی تعلیم دیتا تھا وہ دن میری یاد سے کبھی نہ بھولیگا۔"

جب راجہ کے محل کی پردہ نشین عورتوں میں سے اکثروں نے بودھ مذہب کو قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ تو مہندر نے اپنی ہمشیرہ سنگھ متراکو بلا بھیجا۔ سنگھ متر اپنے باپ سے رخصت

حاصل کر کے مع چند بھکشوؤں کے سیلون میں آپہنچی۔ اور اُس نے بہت سی نئی عورتوں کو بودھ دھرم میں دیکھشت کیا۔
سنگھ مترا اپنے ساتھ بودھی درخت کی ایک شاخ لے گئی تھی۔ یہ اُسی پیپل کے درخت کی شاخ تھی۔ جس کے نیچے بیٹھ کر بُدھ دیو جی نے پرم گیان (نور عرفان) حاصل کیا تھا۔ یہ شاخ انُورادھا پور میں لگا دی گئی تھی اور اب وہ ایک بہت بڑا درخت بن گئی ہے۔ تاریخی درختوں میں یہ سب سے پرانا درخت مشہور ہے۔ ۲۸۸ سنہ ق م میں یہ لگایا گیا تھا۔ اِس لئے اب اِس کی عمر دو ہزار برس سے زیادہ ہے۔
देवानां प्रिय (دیوتاؤں کا پیارا) تشیہ بیس برس سلطنت کر کے مہندر سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا تھا۔ اس کی موت کے بعد بہت پولیٹیکل اور ملکی انقلاب پیدا ہوئے لیکن مہندر نے جو بیج بویا تھا اُس نے ایسے پھلدار اور طاقتور درخت کی صورت قبول کر لی تھی کہ اس کے اوپر سے اِن انقلابوں اور تہلکوں کے کتنے ہی زوردار طوفان گزر گئے۔ لیکن اُس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے۔
گوتم کی وفات کے ۳۳۰ برس بعد راجہ وٹ گامنی کے عہد سلطنت میں تری پٹک بودھ شاستر سنگھالی زبان سے پالی زبان میں قلمبند ہوئے۔ (مہاونش)
مہندر کے چند صدیوں بعد بُدھ گھوش نے سیلون میں آکر

بُودھ شاستر کا بھاشیہ (تفسیر) وغیرہ کتب تصنیف کیں۔ مہندر کے بعد دوسرے درجے پر سیلون میں اسی کا نام مشہور ہے ۴۵۰ء میں وہ سیلون سے برہما میں گیا اور وہاں اس نے بُودھ مذہب کی منادی کی۔ بعد ازاں سیام میں اس مذہب کا پرچار ہوا۔ اور پھر وہاں سے جزائر سوماٹرا اور اس کے قریبی دیگر مقامات میں پھیل گیا۔ ساتویں صدی سے لے کر بارھویں صدی تک ہند سے بہت سے بھکشوؤں نے تبت۔ نیپال۔ سیلون سیام۔ برہما میں جاکر اس مذہب کی منادی کی۔ آہا! مبارک ہے ان لوگوں کا دھرم کے لئے ایسا زبردست لگاؤ اور جوش اور اس کے لئے اس قدر ایثارِ نفس مبارک ہے ان کی بیحد کوشش۔ محنت اور غیر معمولی استقلال +

یونانی بادشاہ مِلند۔ اس امر کے ثبوت کثرت سے ملتے ہیں کہ سنہء سے پہلے ہی شمال میں بودھ مذہب کا پرچار شروع ہو گیا تھا جس وقت ملک ہند میں یونانیوں کی حکومت قائم ہو گئی تھی اُس وقت بھی یہ مذہب عروج پر تھا۔ "شاہ مِلند کے سوالات" نامی کتاب میں بودھ بھکشو ناگ سین اور یُونانی بادشاہ مِلند کے درمیان بُودھ مذہب کے متعلق جو بات چیت کا سلسلہ ہے۔ اُس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ناگ سین نے ایسی خوبی کے ساتھ یُونن بادشاہ کے تمام دلائل اور سوالات کی تردید کر کے اپنے مت کو ثابت کیا تھا کہ اُس سے اس بودھ

تپسوی کی ذہانت - قابلیت اور فضیلت کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے - اِس بادشاہ کا نام مناندر تھا - جس کو ہندو مصنفوں نے ملند لکھا ہے - اِس نے بودھ مت اختیار کر لیا تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بڑا نیک اور عادل بادشاہ تھا - ہندو مصنفوں نے ہندو یونانیوں کو یوَن لکھا ہے - آہستہ آہستہ یوَن اِس ملک کے باشندوں سے مِل جُل گئے اور بعد میں اِن کا کہیں ذکر نہیں آیا -

راجہ کنشک - سنہ سے کچھ پہلے سکا قوم کے ایک بادشاہ نے شمالی ہند میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی - اس قوم کا تیسرا راجہ کنشک تھا جس نے کابل سے لے کر پنجاب اور سندھ سے لے کر آگرے تک ایک بہت وسیع سلطنت کی بنیاد ڈال لی تھی - کشمیر اِس کی راجدھانی تھی - یہ نہایت پکا اور سرگرم بودھ تھا - اِس کے عہد حکومت میں جالندھر میں جو مجلس منعقد ہوئی تھی اُس سے ہی مہایان مت کے تمام شاستر تیار ہوئے - اِس بات کا پہلے ذکر آ چکا ہے - کہ اِس مجلس میں بودھ شاستر کی تین بڑی تفسیریں سنسکرت زبان میں تصنیف ہوئی تھیں - اِن تمام تفسیروں سے اصلی بودھ مذہب کی پاکیزگی کی حفاظت میں کچھ مدد نہ ملی - جنوبی شاخ میں شروع ہی سے تمام بودھ شاستر پالی زبان میں ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی بے ترتیبی اور بیقاعدگی واقع نہیں ہوئی - مگر یہ بات شمالی شاخ میں نظر نہیں آتی - بلکہ وہاں پر بودھ مذہب نے کسی قسم کی روک ٹوک نہ ہونے کی وجہ سے

مختلف ملکوں میں مختلف صورتیں قبول کرلیں +

چین میں بودھ مذہب

سنہ ۶۱ء میں ملک چین میں بودھ مذہب کی بنیاد پڑی۔
اس کے متعلق یہ روایت ہے کہ اس وقت کے فغفور منتی نے
ایک خواب دیکھا۔ کہ ایک سونے کا دیوتا اس کے محل میں نازل
ہوا۔ یہ خواب دیکھ کر اس نے اس کی تعبیر اپنے وزیروں سے پوچھی
ایک وزیر نے اس کی یہ تعبیر دی کہ مغرب میں بدھ دیوجی کا ظہور
ہوا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خواب کا اس واقعہ کے
ساتھ کچھ تعلق ہوگا۔ شاہ چین نے بدھ کے اصل حالات معلوم
کرنے کے لئے ہند میں اپنے جاسوس بھیج دئے۔ جاسوس مع
دو بھکشوؤں اور کچھ کتابوں اور تصویروں وغیرہ کے اپنے ملک
کو واپس آگئے۔ بادشاہ نے بھکشوؤں سے اپدیش لیکر بودھ
مذہب کو قبول کرلیا۔ اور اپنی راجدھانی میں ایک بودھ مندر
تعمیر کروایا۔ اسی وقت سے چین میں آہستہ آہستہ بودھ مذہب
پھیلنے لگا۔ سنہ کی پانچویں صدی میں بودھ سنیاسی کمار جیو نے
دیگر آٹھ سو بھکشوؤں کی مدد سے بودھ شاستروں کا چینی زبان
میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد فاہیان۔ ہیون سانگ۔ اِت سنگ
وغیرہ چینی سیاحوں نے ہندوستان سے واپس جاکر اپنے
ملک میں اس مذہب کو بہت تقویت دی۔ رفتہ رفتہ کنفیوشش

تاؤمت اور دیگر وہاں کے مروجہ مذہبی توہمات کے ساتھ خلط ملط ہوکر ملک چین کے بودھ مذہب نے موجودہ بگڑی ہوئی صورت قبول کرلی۔ ۔۔ءکی چھٹی صدی میں یہ مذہب چین اور کوریا سے جاپان میں داخل ہوا۔ اور اس طور پر رفتہ رفتہ جنوب اور شمال میں پھیل گیا +

امریکہ میں بودھ مذہب

یہ بات توسب کو معلوم ہے کہ بودھ مذہب چند صدیوں کے عرصہ میں ہی جنوب میں سیلون۔ سیام۔ برہما وغیرہ ملکوں تک۔ شمال میں نیپال۔ تبت۔ کابل اور قندھار تک۔ مشرق میں چین اور چین سے منگولیا۔ کوریا۔ جاپان اور وسط ایشیا تک۔ مغرب میں یونان اور مصر تک۔ دُور دراز ملکوں میں پھیل گیا۔ لیکن یہ بات اکثر لوگوں کو نئی اور عجیب معلوم ہوگی کہ کولمبس کے امریکہ کے دریافت کرنے سے ایک ہزار برس پہلے بودھ پرچارک (حواریین) اس دھرم کی خوشخبری کو امریکہ تک بھی لے گئے تھے۔ اس کے بہت سے ثبوت ملتے ہیں۔ کہ درحقیقت ایسا ہی ہوا تھا۔ بہت سی وجوہات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ پانچ بودھ بھکشو روس کی شمالی حد کیمسکٹکا سے بحرالکاہل کو عبور کرکے الاسکا کے راستہ سے امریکہ پہنچکر میکسیکو تک گئے تھے۔ اس راستہ سے امریکہ پہنچنا کچھ مشکل بات نہیں۔ نقشہ کو دیکھنے سے یہ بات سمجھ میں

سکتی ہے۔ کہ راستہ میں جو الیوسیا وغیرہ جزائر آتے ہیں۔ اُن سے پار ہوکر امریکہ میں باسانی پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ جو چینی سیلح خشکی کی راہ سے ہندوستان میں آتے ہیں۔ یہ راستہ اُس کے مقابلے بہت آسان ہے۔ میکسیکو اور اُس کے متصل پورانے امریکہ کے باشندوں کی تواریخ مذہب۔ رسم ورواج اور پُورانی یادگاروں کے نشانات وغیرہ سے اس صداقت کی پُوری پُوری شہادت ملتی ہے۔ چین کی پُورانی کتابوں میں فُوسنگ نامی ایک ملک کا ذکر ہے۔ اور اُس ملک کے ایک درخت سے یہ نام لیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میکسیکو میں آگوئے یا ماگوئے جو ایک درخت پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے ساتھ فُوسنگ درخت کی بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔

چین کے لٹریچر (علم ادب) میں "ہوئی سین کا سفرنامہ" نامی ایک کتاب ہے اس کی عبارت بہت سلیس ہے اور اس میں کسی ایسے غیر معمولی واقعہ کا بیان نہیں۔ جو عجیب و غریب اور مصنف کا محض ایک خیال ہی ہو۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوئی سین کابل کا باشندہ تھا۔ اور ۴۹۹ء میں یُوآن بادشاہ کے عہد حکومت میں فُوسنگ سے کنچن راجدھانی میں آیا تھا۔ اس وقت وہ مُلکی تہلکہ کی وجہ سے بادشاہ سے ملاقات نہ کرسکا۔ لیکن جب غدر فرو ہوگیا۔ تو اُس نے اُس کے جانشین نئے بادشاہ سے ملاقات کی۔ وہ فُوسنگ سے

پسند چیزیں بطور نذرانے کے اپنے ساتھ لایا تھا۔ اُن میں ایک قسم کا کپڑا بھی تھا جو ریشم کی مانند نرم تھا۔ لیکن اُس کا سوت ایسا سخت تھا کہ اگر اُس میں کوئی بھاری چیز بھی لٹکا دی جاتی تھی تو وہ نہیں ٹوٹتا تھا۔ میکسیکو کے آگوئے درخت سے بھی اس قسم کا ریشم نکلتا ہے اُس نے ایک خوبصورت چھوٹا آئینہ بھی نذر کیا۔ جیسا کہ میکسیکو کے قرب و جوار میں اکثر لوگ استعمال کرتے ہیں۔ بادشاہ کے حکم سے ہُوئی سین کے سفر کا حال اُس کی زبانی لکھ لیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے:۔ پہلے فُوسنگ کے باشندے بودھ مذہب کی نسبت کچھ نہ جانتے تھے ۴۵۸ء میں سُنگ خاندان کے تامنگ بادشاہ کے عہدِ حکومت میں کابل سے پانچ بودھ بھکشو فُوسنگ میں گئے۔ اور وہاں انہوں نے بودھ مذہب کی منادی کی۔ اُن کے اُپدیشوں سے وہاں کے بہت سے لوگ بودھ بھکشو بن گئے۔ اور اُس وقت سے لوگوں کے چال چلن۔ اخلاق۔ رسم و رواج درست ہونے لگے۔ پری براجک بھکشو کا مُلک کا سے کیونکر اور کس راستہ سے وہاں پہنچے۔ اور کونسا راستہ کس راستہ سے کس قدر فاصلے پر ہے۔ وہاں کے باشندوں کا طرز ماند و بود رسم و رواج کس قسم کا ہے۔ یہ تمام حالات اس کتاب میں پائے جاتے ہیں۔ نیز فُوسنگ درخت کی خاصیت کیا ہے۔ اُس کی چھال سے سوت بنا کر کپڑا اور کاغذ کس طرح تیار کیا جاتا ہے۔ ان سب باتوں کا بھی مفصل بیان ہے۔ اُس مُلک میں ایک قسم

کا سفید امرود، انگور، کشمش بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ جو میکسیکو کے پھل ہے
ملتی ہے۔ اُس ملک میں تانبا ملتا ہے۔ لیکن لوہے کی کانیں
نہیں۔ چاندی سونے کا بھی استعمال نہیں اور چیزوں کا نرخ بھی
ٹھیک نہیں۔ وہاں کے لوگوں کے طرزِ حکومت۔ رسم و رواج۔
شادی اور غمی کے طریق۔ قدیمی یادگاروں کے نشانات وغیرہ اور
پُورانے امریکہ خاصکر میکسیکو کے قُرب و جوار کے حالات میں ایک
عجیب مشابہت پائی جاتی ہے +

میکسیکو کے باشندوں میں یہ روایت مشہور ہے۔ کہ سفید
رنگ کا ایک شخص سفید لباس اور ایک لمبا چولا پہنے ہوئے
اِس مُلک میں آیا۔ اور لوگوں کو گناہ چھوڑنے۔ سچائی اور انصاف
کی زندگی بسر کرنے۔ نیک برتاؤ۔ کفایت شعاری وغیرہ کے
متعلق نصیحت کرتا تھا۔ اور بعد ازاں جب لوگوں نے اُس نیک
شخص کو ستانا اور تکلیف دینا شروع کیا۔ تو وہ جان کے خوف سے
ایک دن یکایک کہیں چلا گیا۔ اور کسی کو کچھ پتہ نہ ملا۔ وہ ایک
پہاڑ پر اپنے پاؤں کا نشان چھوڑ گیا۔ اُس کی یادگار کے لئے
میگڈ لینیا گاؤں میں اُس کی ایک پتھر کی مورت بنائی گئی جس
کا نام اوی سی پے کو کا ہے۔ بالکل قرین قیاس ہے۔ کہ یہہ
نام ہُوئی سین بھکشو کا بگڑا ہوا نام ہو۔ اور علاوہ ازیں ایک اور
بھکشو مع اپنے چند ساتھیوں کے بحر الکاہل کے کنارے پر وارد
ہوا۔ ممکن ہے کہ یہ ہی مذکورہ بالا پانچ بھکشو ہوں۔ یہ لوگ جو

دینی تعلیم دیتے تھے - وہ بہت کچھ بُودھ مذہب کی تعلیم سے ملتی جلتی ہے - اہل ہسپانیہ نے جب امریکہ کو فتح کر لیا تو انھوں نے اُس وقت میکسیکو اور وسط امریکہ کے شہروں میں جس مذہب کے اصول اور عقاید مروج دیکھے اور وہاں کی صنعت و حرفت اور عمارات کی تعمیر میں حکمت اور دانائی - مہینوں اور تاریخوں کے گننے کے طریق کو ملاحظہ کیا - تو معلوم کیا کہ اُس میں اور ایشیا کے مذہب اور شائستگی میں ایک عجیب مشابہت پائی جاتی ہے - اِن تمام حالات کو مطالعہ کرنے سے یہ بات صاف اور واضح طور سے معلوم ہوتی ہے کہ اِن دونوں ملکوں میں ایک وقت آمد و رفت کا سلسلہ جاری تھا اِس کے علاوہ یہ بات دونوں ملکوں کی زبانوں کے الفاظ کے مقابلہ کرنے سے بھی پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے - ملک ایشیا میں بُدھ کا لفظ چنداں مروج نہیں - بلکہ بُدھ کا پیدائشی نام گوتم اور خاندانی نام شاکیہ زیادہ تر زبان زد ہے - یہی دونو نام اور اُن کے بگڑے ہوئے الفاظ میکسیکو میں جو نام مروج ہیں - اُن کے ساتھ خلط ملط ہو گئے ہیں - اُس ملک کے پروہتوں کے نام اور القاب سے یہ مشابہت ثابت ہوتی ہے - مثلاً

گوات مالا = گوتم آسلے - ہواتا مو وغیرہ مقامات کا نام - پروہت کا نام - گواتے موتجن - یہ گوتم سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے - اوپاس کاکا - جاکاٹے کاس - شاکا ٹوپیک - جاکاٹے لام

شاکاپلاس ۔ ان سب الفاظ کے پہلے حروف کے ساتھ شاکیہ نام کی مشابہت دیکھی جاتی ہے +

بکٹنک کے بڑے پروہت کا لقب "تائے ساکا" ہے۔ جس کے معنی "شاکیہ کا آدمی" ہیں۔ پالینک میں بدھ کی ایک مورت ہے ۔جس کا نام "شاکیہ مُول" (شاکیہ مُنی) ہے ۔ کالو رٹیڈو دریا کے کنارے پر ایک چھوٹے سے جزیرے میں ایک پروہت رہتا تھا ۔جس کا نام گوتو شاکا (گوتم شاکیہ) تھا۔ میکسیکو کے پروہت کا نام تلاما ہے ۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ میکسیکو کا نام وہاں کے ایک درخت پر رکھا گیا ہے ۔ اگر ہوئی سین اس ملک سے وہاں گیا ہو تو اُس کے لئے یہ طبعی بات تھی کہ اُس نے فُوسنگ درخت کے نام سے اُس کا نام رکھا ہو +

حاصلِ کلام یہ ہے کہ امریکہ میں چند ایسی اشیاء پائی گئی ہیں کہ جن سے اس بات کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے ۔کہ اس ملک میں بودھ مذہب کا پرچار ہوا تھا +

دھیاتست (حالت مراقبہ) بُدھ سنیاسیوں کا لباس پہنے ہوئے بودھ بھکشو اور ہاتھی (امریکہ میں ہاتھی کی مانند کوئی جانور نہیں پایا جاتا) کی مورتیوں ۔چین پاگوڈا کی شکل کے عبادت خانوں ۔ فصیلوں کی تصویروں ۔ کندہ پتھروں ۔ ستونوں ۔ وہاروں ۔ زیورات وغیرہ پر بودھ مذہب کی مہر لگی ہوئی

ہے۔ مذکورہ بالا تمام وجوہات سے فاضل فرائر (Fryer) نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ چودہ سو برس پہلے بودھ بھکشو اپنے مذہب کی منادی کے لئے امریکہ میں گئے تھے[1]

یہ لوگ ہر ایک قسم کی رکاوٹوں۔ مشکلات۔ دقتوں اور مصیبتوں پر غالب آکر کسی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہوئے تھے۔ آج کل جاپان کے سن سیونامی بودھ فرقے کے لوگوں نے ان کے نقش قدم پر چلنے کا عہد کیا ہے۔ چنانچہ سن فرانسسکو ان لوگوں کے مشن کا صدر مقام ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں ہی انہوں نے کیلی فورنیا میں پانچ پرچارک بھیجکر پرچار کا کام شروع کیا ہے۔ ان پرچارکوں نے جو دھرم سنگھ وہاں قائم کیا ہے۔ پانچ سو جاپانی بودھ اس کے ممبر ہیں۔ کیلی فورنیا کے دیگر شہروں میں بھی اس مشن کی مختلف شاخیں قائم ہوئی ہیں۔ امریکنوں کے لئے ہر ایک اتوار کو انگریزی زبان میں بودھ مذہب کے طریق کے مطابق عبادت کی جاتی ہے۔ بیس یا اس سے کچھ زیادہ امریکن اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے گیارہ اشخاص نے بدھ۔ دھرم اور سنگھ کی پناہ لی ہے۔ یہ بات بودھ دھرم کی خوبی اور عظمت کو ظاہر کرتی ہے +

بودھ مذہب کا اثر عیسائی مذہب پر بھی کچھ کم نہ پڑا تھا۔

---

[1] The Buddhist discovery of America Harpers Magazine July 1901

ڈن میانسل کا بیان ہے کہ سکندر اعظم کے بعد دو صدیوں کے درمیان بودھ پرچارک مصر میں گئے اور سکندریہ کے تھیراپیوٹش فرقہ کے لوگوں نے بودھ لوگوں کے مذہب اور رسوم کو قبول کرلیا تھا۔ سیلنگ۔ سوپن ہر اور لاسین نے اس رائے کی تائید کی ہے۔ رینن کا بیان ہے کہ مسیح سے پہلے بودھ لوگوں نے پیلسٹائن میں بودھ مذہب کی منادی کی تھی۔ کول برگ کا بیان ہے کہ بدھ اور فیثاغورث کے عقیدہ میں بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔ ہل میان کا خیال ہے کہ تھیراپیوٹش فرقہ کے لوگ بودھ مذہب کے پیرو تھے۔ فائی لو کا بیان ہے کہ سیریا اور پیلسٹائن نے جمنوس فسٹ سے بہت فائدہ اٹھایا اور یہ لوگ بودھ تھے۔ پیلسٹائن کے ایسینز بھی بہت سی باتوں کے لئے بودھ لوگوں کے مقروض ہیں۔ ایسینز کا فرقہ حضرت مسیح سے ایک سو پچاس برس پہلے اور تھیراپیوٹش اس سے بھی زیادہ پہلے کا ہے۔ حضرت مسیح کی جائے پیدائش پیلسٹائن میں بودھ مذہب کی تعلیم اور اس کی رسوم بہت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔ عیسائیوں نے بودھ لوگوں کی تعلیم و رسوم کو اپنے مذہب میں جذب کرلیا ہے۔ اسی واسطے ان دونوں مذاہب میں ایک عجیب مشابہت پائی جاتی ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ جیمس فرگوسن کا بیان ہے کہ عیسائی گرجے بہت کچھ بودھ مندروں کی شکل و صورت پر بنے ہوئے

ہیں" یہاں تک کہ عیسائیوں کے پاک اور زاہد لوگوں کی جماعت میں بھی بُدھ دیوجی نے جگہ حاصل کرلی اور رومن کیتھلک جوسوفٹ کے نام سے اُس کی پرستش کرتے ہیں

سینٹ جوسوفٹ - اِس کی کیفیت یہ ہے کہ جونس نامی ایک یونانی مصنف نے بالام اور جوسوفٹ کے نام سے یونانی زبان میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا مضمون بالکل بُدھ دیوجی کے زندگی کے حالات سے ملتا جلتا ہے۔ رومن کیتھولک عیسائیوں نے اِس جوسوفٹ کو اپنا سینٹ قبول کرلیا یہاں تک کہ ۲۷۔ نومبر کا دن اُس کی موت کا دِن سمجھکر منایا جاتا ہے ایک وقت میں یہ کتاب مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر یورپ۔ ایشیا اور افریقہ میں بھی بہت قدر کے ساتھ قبول کی گئی تھی لیکن بعدازاں معلوم ہوا کہ جوسوفٹ بودھی ستّو کا دوسرا نام ہے اور بُدھ دیوجی کے علاوہ اِس کی اپنی کوئی شخصیت نہیں اِس یونانی مصنف کا والد خلیفہ المنصور[1] کے دربار میں بڑے وزیروں میں سے تھا اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص آٹھویں صدی کے لوگوں میں سے تھا۔ مصنف اِس بات کو خود تسلیم کرتا ہے کہ اُس نے یہ کہانی اُن لوگوں سے سُنی تھی جو ہند سے اِس طرف آئے تھے۔ عالم لوگوں کا خیال ہے کہ اِس کتاب کا بہت سا حصہ جاتک کی تفسیر پالی لِلت بستار سے تالیف ہوا ہے +

---

[1] المنصور ۷۵۴ء میں خلیفہ تھا +

برہمنی اور بودھ مذہب میں مخالفت کا باعث - اگر گوتم صرف بودھ مذہب کا فلسفہ لکھنے پر ہی اکتفا کرتا تو اس میں شک ہے کہ آیا وہ اپنے دھرم کے پرچار کرنے میں کامیاب ہوتا - نیائے سانکھ - ویدانت وغیرہ چھ درشنوں (فلسفہ) کے علاوہ وہ بھی ایک اور شاستر (فلسفہ) شمار ہوتا اور وہ سات بھائیوں میں سے ایک بھائی سمجھا جاتا - مگر اس سے زیادہ اور کچھ نہیں - اور نہ بودھ اخلاق کے شاستروں کی طاقت سے ہی ہندو سوسائٹی میں کوئی انقلاب اور تہلکہ پیدا ہوتا اس میں کچھ شک نہیں - کہ بدھ دیو جی نے بلا امتیاز ذات - برن - ادنےٰ اور اعلےٰ عام لوگوں کے حسب حال پاک زندگی بسر کرنے کے متعلق دھرم کی تعلیم اور ہدایت کی تھی - لیکن اس قسم کی تعلیم برہمنی دھرم شاستروں میں بھی پائی جاتی ہے اس قسم کی اعلےٰ درجے کی تعلیم کے ذریعہ سے بھی اُن کے پرچار کے کام میں مدد ملنے کا امکان نہ تھا - اب باقی رہا "ربنے" شاستر کے قاعدہ کے مطابق بودھ سوسائٹی کو گٹھن کرنا - یعنی دوسرے معنوں میں سنگھ کا قائم کرنا - یہی ایک طاقت بودھ مذہب کے پھیلنے کا سب سے بڑا ذریعہ معلوم ہوتی ہے - اور علاوہ ازیں اُس وقت کی مُلکی اور پولیٹکل حالت بھی اس نئے دھرم کے پرچار کے موافق تھی - مختلف اطراف سے آکر مختلف طاقتوں نے ہندوستان میں بہت بڑی تبدیلی پیدا کر دی تھی - اُس وقت کے حالات کے مطالعہ سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے - کہ اُس وقت ملک کے رسم

و رواج میں بہت تبدیلی واقع ہو گئی تھی۔ ویدک دھرم کریا کانڈ۔ اور بیرونی اڈمبروں (رسمیات) کے جال میں گرفتار ہو جانے سے اپنی طاقت کھو بیٹھا تھا۔ اور سکندر اعظم کے ہند پر حملہ آور ہونے کی وجہ سے یونانیوں کی سلطنت کی بنیاد پڑنی شروع ہو گئی تھی۔ آخرش یونانیوں کی طاقت کی رَو کو روک کر موریا خاندان کے شودر راجاؤں نے اپنی حکومت قائم کر لی کیونکہ سکندر اِس ملک میں کوئی اپنی مستقل یادگار نہ چھوڑ سکا۔ اُس کے چلے جانے کے کچھ دن بعد چندر گپت نے چانک کی مدد سے نند خاندان کو تباہ کر کے مگدھ راج پر اپنا قبضہ کر لیا۔ یہ شخص ذات کا شودر تھا۔ موریا خاندان کے شودر راجاؤں کے راج کے فروغ کے ساتھ ساتھ بودھ مذہب کی توسیع اور ترقی ہونے لگی۔ موریا خاندان کے راجاؤں کے دلوں میں اِس مذہب کے ساتھ دلی رغبت اور کشش کا ہونا بجی تھا۔ ہند میں اُس وقت دو نئی طاقتیں کام کر رہی تھیں۔ اور دونوں ہی برہمنی مذہب کے مخالف تھیں۔ یعنی (۱) ویدک مذہب کی جگہ بودھ مذہب۔ اور کھتری قوم کے راجہ کی جگہ شودر خاندان کا راجہ۔ مگر اِن دونوں مذہبوں میں جلد ہی صلح اور آشتی کا رشتہ قائم ہو گیا۔ راجہ اشوک نے بودھ مذہب کو قبول کیا اور اُس کو بہت بڑی تقویت دی۔ جس سے اُس کا دھرم کے لئے لگاؤ اور شاہی دُور اندیشی دونوں کا ہی بہت بڑا ثبوت ملتا ہے۔ دُور دراز ملکوں کے بادشاہوں کے ساتھ اُس کا رشتہ محبت قائم ہو جانے میں اُس کے دھرم پرچار

نے بہت بڑی مدد دی۔ اپنے بیٹے مہندر کے ذریعہ اُس نے دکن
میں اپنے مذہب کا اثر پیدا کیا۔ بعدازاں ایک طرف جس طرح
موریا خاندان کا تنزل ہوا۔ اُسی طرح دوسری طرف ہند کے شمالی
حصے میں کئی صدیوں تک یونان اور پارتھیاں سکا خاندان کی طاقت
بڑھنے لگی۔ اور بودھ مذہب کو اس انقلاب سے بہت فائدہ پہنچا۔
برہمنی مذہب صرف ہندو قوم میں ہی محدود تھا لیکن بودھ مذہب کا
دروازہ تمام قوموں کے لیئے کھلا ہوا تھا۔ یوں بادشاہوں کے ساتھ
ساتھ شمال سے تمام وحشی قومیں ہند میں داخل ہوئیں۔ اور بودھ مذہب
اُن کے لئے پیارا اور قدر کی چیز بن گیا۔ علاوہ ازیں اشوک کے
اقبال سے جس طرح دکن میں اُس کا مذہب قائم ہوگیا۔ اُسی طرح ان
تمام بادشاہوں کی طاقت کے ذریعہ ہمالہ کے دوسری طرف یعنی
ملک افغانستان۔ باختر۔ چین میں بھی اُس کے لئے دروازہ کھل گیا۔
ہر اقبال کے زوال ہے۔ اس مذہب کے اقبال کا آفتاب طلوع ہو کر
اور نصف النہار پر پہنچکر آخر رفتہ رفتہ غروب ہونے لگا۔ ایک طرف
جیسے سنگھ کے ذریعہ بودھ دھرم کا پرچار اور ترقی ہوئی دوسری طرف
یہی سنگھ اس کے زوال کا باعث ثابت ہوا۔ برہمنی مذہب کے رگ و
ریشہ میں ایک ایسی فراخدلی اور کشادہ دلی پائی جاتی ہے۔ کہ جس کی
وجہ سے اسکے لئے اپنے مخالف مت کے لوگوں کو اپنے میں شامل
کر لینا کچھ مشکل نہیں۔ یہ مذہب عقیدے کے اختلاف کی چنداں
پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن وہ بیرونی رسم و رواج۔ بیوہار۔ کھانے پینے

کے طریق وغیرہ پردست اندازی کرنے اور ذات کی رسم کی بیخ کنی کی کوشش کرنے کو برداشت نہیں کرسکتا۔ جب تک کوئی نیا مذہب آچار بیوہار کے برخلاف کھڑا نہ ہو۔ تب تک یہ اُن کے مذہبی عقائد اور مت کا کچھ خیال نہیں کرتا۔ اِس لئے ہندو مذہب ایک معنی میں گویا رسوم و بیوہار کا مذہب ہے۔ اور بودھ فلسفہ یا بودھ اخلاقی تعلیم بودھ مذہب کی مخالفت کا باعث نہیں۔ بلکہ اِس کی مخالفت کا باعث سنگھ ہے۔ سنگھ میں بھی دھرم کا جُز نہیں۔ بلکہ سنگھ کی سوشل ساخت اِن دونو مذاہب میں مخالفت اور دشمنی کا موجب ہے۔ جب بودھ سنگھ کے خاص خاص قواعد و آئین وضع ہوگئے اور ہندو سماج سے علیحدہ وہ ایک گروہ بن گیا۔ جب وہ برہمن شودر گرہستی اور سنیاسی سب کو بلا کسی روک ٹوک کے اپنے میں شامل کرنے لگا۔ خصوصاً جب راجہ اور دولتمند گرہستی بھی دان وغیرہ کے ذریعہ سے اُس کی مدد کرنے لگے۔ تب وہ ہندو سماج کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگا۔ اور برہمن اپنے اقتدار اور آمدنی کا ذریعہ بند ہوتے دیکھ کر اُس کے برخلاف کمربستہ ہوگئے۔ ہمارے خیال میں ویدآچار کے برخلاف سنگھ کی علیحدہ ساخت کے طریق سے ہی برہمنی اور بودھ مذہب کے درمیان سخت مخالفت اور دشمنی کی بنیاد پڑی۔ ایک طرف برہمنوں کا "گرہست آشرم" دوسری طرف بودھ سنگھ کا "سنیاس دھرم"۔ ایک سماج کی بنیاد ویدک کریا کانڈ اور برن آشرم پر تھی اور دوسری سماج اِنسانی مساوات کو قائم

کرنے والے سخت اخلاقی اصولوں پر قائم تھی۔ بھلا اِن مخالف طاقتوں میں اور کتنے دن تک صلح اور امن کا رشتہ قائم رہ سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ مخالفت اور دُشمنی کا طوفان روز بروز بڑھتا گیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ آخر بودھ مت معدوم ہو گیا۔ اور ہندو دھرم اوج پر پہنچ گیا +

ہندوستان میں بودھ مذہب کے فروغ کے وقت بھی ہندو مذہب اِس ملک سے بالکل نیست و نابود نہیں ہوا۔ بلکہ بہت سالوں تک یہ دونو مذہب ہندوستان میں ساتھ ہی ساتھ امن و آشتی سے قائم رہے۔ ایک ہی کنبے کے لوگوں میں سے کچھ بودھ تھے۔ کچھ ہندو۔ بہت سے راجاؤں نے ہندو اور بودھ مذہبوں کو یکساں سمجھا اور دونو کی برابر اعانت و حمایت کی۔ بُدھ کے زمانہ کا آخری بڑا راجہ ہرش ہے۔ یہ ۶۰۶ء سے ۶۴۸ء تک ستلج اور جمنا کے درمیانی ملک پر حکمران تھا۔ اِس کی راجدھانی تھانیسر تھی جس کا قدیم نام کُرو کھشیتر ہے۔ اِس نے شِلادتیہ لقب اختیار کیا۔ یہ شمالی ہند کا مہاراجادھیراج تھا۔ اِس کے بعد ہندو راجاؤں میں کوئی ایسا زبردست راجہ نہیں ہُوا۔ جو اِس تمام ملک کا مہاراجادھیراج کہلایا ہو۔ پنجاب سے لے کر آسام تک گنگا اور سِندھ کی وادیوں کی کُل سلطنتوں کے فتح کرنے میں اِسے تیس سال لگے تھے۔ اِس نے دکن کے فتح کرنے کی بھی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اِس کے راج کے پُورے پُورے حالات موجود ہیں۔ (۱) ایک چینی سیاح

ہیوان سیانگ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جو کچھ عرصے تک اس کے دربار میں رہا تھا۔ (۲) ایک فاضل برہمن مسمّٰی بہ بان کے لکھے ہوئے ایک کتاب کی صورت میں ہیں جس کا نام ہرش چرت (ہرش کے حالات) ہے +

اس سے پہلے ذکر آ چکا ہے۔ کہ اگرچہ ہرش خود بودھ تھا تاہم برہمنوں اور ہندو دھرم کی ایسی ہی عزت کرتا تھا۔ جیسے اپنے دھرم کی۔ قنوج میں بودھ مت کے سو وہار تھے تو ہندوؤں کے مندر دو سو تھے ۶۳۴ء میں شِلادِتیہ نے پریاگ میں ایک بڑی مجلس منعقد کی۔ اس میں اکیس راجہ شامل تھے۔ جنھوں نے اُس کو اپنا مہاراجادھیراج تسلیم کیا۔ اس مجلس کے موقعہ پر راجہ کے سامنے برہمن پنڈتوں اور بودھ بھکشوؤں میں مذہبی بحث مباحثے ہوئے۔ پہلے دن مجلس میں بُدھ کی مورت نصب کی گئی۔ دوسرے دن سویتا (سورج) کی۔ تیسرے دن شوجی کی۔ ۷۵ دن تک شِلادِتیہ نے سب کی دعوت کی۔ پھر اپنا تمام دھن دولت زیور اور محل کا ساز و سامان بلا امتیاز بودھ مت والوں اور برہمنوں کو بانٹ دیا۔ اس کے بعد شاہی لباس بھی اُتار دیا اور فقیرانہ چیتھڑے پہن لئے۔ جیسے کہ بُدھ نے باپ کے محل سے رخصت ہونے پر پہنے تھے۔ ہر پانچ سال کے بعد شِلادِتیہ اسی طرح کیا کرتا تھا۔ گیا کے قریب نالندہ میں ایک بہت بڑا وِہار تھا۔ جہاں دس ہزار بھکشو کُتب دینی۔ قانون اور طب کے مطالعہ میں

اوقات بسر کرتے تھے۔ ناگانند بودھ ناٹک اسی وقت کی تصنیف ہے۔ اس کے مضمون سے مختلف متوں اور فرقوں کے درمیان آپس میں اتحاد اور نیک برتاؤ کا ثبوت ملتا ہے۔ الورا اور دیگر مقامات میں بودھ اور ہندو مندر ایک دوسرے کے پاس پاس دیکھے جاتے ہیں۔ اس سے بھی دونو مذہبوں میں ایک دوسرے کی نسبت اچھا اور نیک خیال ظاہر ہوتا ہے۔ گیارھویں صدی تک کشمیر کا راجہ ہرش دیو اور اڑیسہ کا سنخر پال دونو بودھ مذہب کے حامی اور مددگار تھے۔ بہار اور گوداوری کے حصہ میں بارھویں صدی تک بودھ راجاؤں کے راج کا ثبوت ملتا ہے۔ تیرھویں صدی میں اس کی حالت بہت نازک ہو گئی" پر بودھ چندرا ودے" ناٹک میں جو غالبًا بارھویں صدی کی تصنیف ہے۔ بودھ دھرم پر ہندو دھرم کی فتح دکھلائی گئی ہے۔ چودھویں صدی تک بھی کہیں کہیں اس کے نشانات دیکھنے میں آتے ہیں لیکن یہ ایک بڑے تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ اس کے بعد یکایک کس طرح یہ دھرم ہندوستان سے غائب ہو گیا +

بودھ مذہب کا زوال اور اُس کے بواعث۔

یہ سوال طبعًا لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے کہ ہند سے بودھ مذہب کے معدوم ہونے کا باعث کیا ہے؟ اس کے متعلق مختلف لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ برہمنوں اور مسلمانوں کے ظلم کے باعث بودھ لوگ

اِس مُلک سے نکالے گئے ۔ یہ خیال بالکل بے بنیاد نہیں ۔ بیشک ایک وقت ہندوؤں اور مسلمانوں نے بودھ لوگوں کے ساتھ بہت سختی اور زیادتی کی تھی ۔ اُن کے تیرتھوں کو نیست و نابود کر دیا تھا ۔ اور سر منڈے بھکشوؤں پر حد سے زیادہ ظلم ڈھایا تھا ۔ لیکن اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے تاہم یہ عارضی اور مقامی ظلم و ستم بودھ مذہب کی بیخکنی کا اصلی باعث نہیں کہا جا سکتا ۔ جو مُلک مذہبی معاملات میں فراخ دِلی کی خوبی کی وجہ سے اِس قدر مشہور و معروف ہو ۔ اور جس مُلک میں ایک دوسرے کے متضاد کثرت سے مت اور فرقے اپنی اپنی جگہ پر موجود چلے آئے ہوں ۔ ایسی صورت میں یہ درست معلوم نہیں ہوتا کہ اِس مُلک سے معصوم اور مسکین بودھ بھکشوؤں کو نکالنے کے لئے یہ لوگ کمربستہ ہوئے ہوں ۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اِس کے جلاوطن ہو جانے کے دو باعث ہیں ۔ اوّل ۔ بُدھ اور بُدھ گھوش کی وفات کے بعد بودھ مذہب میں ایسے قابل شخص نہ ہوئے جو اُس کی حفاظت کرتے اور دوسری طرف اُس زمانے میں ہندوؤں کے بڑے بڑے عالم اور مشہور واعظ ہوئے ۔ کہ جن کی تعلیم کا بہت بڑا اثر ہوا ۔ اور جنہوں نے وِشنو اور شِو کی پُوجا کے پھیلانے میں بڑی کوشش کی ۔ یہ زیادہ تر انہیں کی کوشش کا نتیجہ ہے ۔ کہ بودھ مذہب ہند سے خارج اور معدوم ہو گیا ۔ اور اُس کی بجائے ہندو مذہب پھر اوج پر پہنچ گیا ۔ اِن

مہاتماؤں میں اوّل شنکرا چاریہ ہیں۔ دکن کے مغربی ساحل پر ملیبار دیس میں اِن کا جنم ہُوا تھا۔ کمارِل بھٹ جو ایک بڑے فاضِل شخص تھے۔ اور بہار سے دکن میں بودھ مذہب کو نیست و نابود کرنے اور اپنا مت پھیلانے کے واسطے آئے تھے اِن کے گرو تھے۔ اِنہوں نے تمام ہند میں اپنے مذہب کی مُنادی کی تھی۔ دوم چونکہ راجپوت راجہ کہ جو خود تلوار کے دھنی تھے اُنہوں نے بُدھ اور اُس کے مذہب کے واعظوں کی تعلیم کو کہ جو جنگ و جدل اور کُشت و خون کے مخالف تھے بھلا کب پسند کیا ہوگا؟

بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ بودھ مذہب اس مُلک سے ظُلم اور زبردستی سے خارج نہیں کیا گیا بلکہ آہستہ آہستہ برہمنی مذہب کے ساتھ خلط ملط ہو کر معدُوم ہو گیا بودھ مذہب نے اپنے عقائد اور تعلیم کے عوض برہمنی مذہب کی کچھ تعلیم اپنے اندر جذب کر لی اور برہمنی مذہب نے بعض باتوں میں اپنے مخالِف مذہب کے عقائد اور خیالات کو قبول کر لیا۔ اور اِس طور پرایکشن اور ری ایکشن (عمل اور واپسی عمل) کے اصُول کے مُطابق کمزور بودھ مذہب برمھ تیج (الٰہی طاقت) میں فنا ہو گیا۔ ہماری رائے میں بھی یہ خیال بہت کچھ دُرست معلُوم ہوتا ہے۔ اِس بات کا ذِکر پہلے آچکا ہے۔ کہ شیو شاکت اور تانترک مت نے بودھ مذہب کی تعلیم میں داخِل ہو کر اُس کی اصلی صورت کو کِس قدر

تبدیل کردیا اور بگاڑ دیا تھا۔ علیٰ ہذالقیاس اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وشنو مذہب کے قرب سے بھی دونو مذہبوں کا ایک دوسرے پر بہت اثر پڑا تھا۔ وشنو مذہب کے تعلقات سے دُنیا کے دُکھ کو دُور کرنے والی بودھ مذہب کی اخلاقی تعلیم میں ویسا زور نہ رہا۔ آتم پربھاو (یعنی اپنی محنت اور کوشش) کے اصول کے ساتھ دیو پرساد (یعنی فضل خدا) کا اصُول شامل ہوگیا۔ نرالیشور باد (دہریہ پن) کی جگہ بُدھ دیوی دیوتاؤں کی پرستش جاری ہوگئی۔ نربان کی جگہ سورگ اور نرک (بہشت و دوزخ) کا خیال پیدا ہوگیا۔ غرضیکہ ان تمام خیالات کی تبدیلی میں برہمنی مذہب کا بخوبی اثر دیکھا جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس تبدیلی سے بودھ مذہب اپنی شخصیت اور خصوصیت کھوکر بالکل بیجان ہوگیا۔ نیز دوسری طرف یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وشنو مذہب نے بودھ مذہب کے عالمگیر پریم میتری (ترحم) اہنسا (نہ ایذا رسانی) عفو۔ برداشت تمام نوع انسان کے لئے برادرانہ محبت۔ بلا لحاظ ذات پات تمام انسانوں کے لئے گیان اور دھرم حاصل کرنے کے یکساں استحقاق کی دینی اور اخلاقی تعلیم کو اپنے اندر جذب کرکے اُس کو اُسی کے ہتھیاروں سے نیست و نابود کرڈالا اور وشنُو کے دس اوتار بناکر بودھ اوتاروں کو اُن کے اپنے منصب سے گرادیا۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ بُدھ دیو کو بھی اپنی منڈلی میں شامل کرکے اُس کو اپنے اندر جذب کرلیا۔ دیکھئے

ہندو لوگ منتر تنتروں کے ذریعہ دھرم کی تلقین کرنے میں کیسے ہوشیار ہیں۔ اُنہوں نے روزمرہ اُتسو منانے اور طرح طرح کے تیوہاروں اور رسمیات کو دھرم کا جزو بنا لیا۔ اَن پڑھ لوگ اِن رسموں اور خوشی کے تیوہاروں کو زیادہ پسند کرنے لگے۔ برہمن لوگ بھگتی مارگ کے اُپدیش دینے لگے۔ برہمنوں نے پُرانوں کی کتھا عام لوگوں کو سنانی شروع کیں۔ بودھ مذہب کی تعلیم کے مقابل پُرانوں کی دِلچسپ کہانیاں عام لوگوں کو زیادہ پسند آنے لگیں۔ اِن لوگوں نے دھیانست بُدھ کو جوگی مہا دیو (شِو) بنا لیا۔ اور کتنے ہی بودھ تیرتھوں اور کھیتروں کو اپنا تیرتھ اور دھرم کھیتر بنا لیا۔ اور بودھ مذہب کی مذہبی رسوم جاترا۔ اور مہا اُتسو کی پیروی کر کے عام لوگوں کی نگاہ میں ہندو مذہب کی عظمت قائم کردی۔ بُدھ گیا میں ایک دیوآلے (مندر) کے اندر ایک گول پتھر پر دو پاؤں کے نشان ہیں۔ اِس دیوآلے کا نام بُدھ پد ہے۔ پہلے یہ مقام بُدھ پد کہلاتا تھا۔ بعد ازاں وِشنو پد کے نام سے مشہور ہو گیا۔ گیا بھی پہلے ایک بودھ کھیتر تھا۔ بعد ازاں ایک بہت مشہور و معروف ہندو تیرتھ بن گیا۔ گیا مہاتم میں صاف بیان کیا گیا ہے۔ کہ تیرتھ جاتریوں کو وشنو پد میں پنڈدان کرنے سے پہلے بُدھ گیا میں جا کر بودھی درخت کو پرنام کرنا چاہئے +

धर्म्मं धर्म्मेश्वरं नत्वा महाबोधि तरुं नमेत ॥

معنی۔ دھرم اور دھرمیشور کو پرنام کر کے مہا بودھی درخت کو

پرنام کرے *

جگناتھ کھیتر - جگناتھ کے حالات اور واقعات کے ساتھ تو بودھ مذہب کا اور بھی زیادہ گہرا تعلق ہے - یہ بات تو عام مشہور ہے کہ جگناتھ بدھ اوتار ہے - دس اوتاروں کے ساتھ بدھ اوتار کی جگہ جگناتھ قائم کیا گیا ہے - جگناتھ کی تری مورتی - رتھ جاترا بشنو پنجر کی روایت - ذات پات کی تمیز کا نہ ہونا وغیرہ بہت سی باتوں کی تہ میں پوشیدہ طور سے بودھ خیال پایا جاتا ہے - شری کھیتر (جگناتھ) میں ذات پات کی تمیز نہ ہونا ہندو مذہب کا خیال نہیں بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال بودھ مذہب کی تعلیم کے معراج سے لیا گیا ہے - ہیان سیانگ آتکل (اڑیسہ) کے جنوب مشرق میں سمندر کے کنارے پر چرتر پور نامی ایک مشہور بندرگاہ دیکھ گیا تھا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ چرتر پور ہی آجکل کی پوری (جگناتھ) ہے اس کے پاس پانچ بہت اونچے ستوپ تھے کننگھم صاحب کا قیاس ہے کہ یہی ستوپ جگناتھ کا مندر ہیں - سنہ ۶ کی بارھویں صدی میں جب بودھ لوگوں کا زور کم ہوگیا تھا - تو اس وقت یہ مندر تعمیر ہوا تھا - ستوپ کے اندر بدھ دیوجی کی ہڈیاں اور بال وغیرہ رکھے جاتے ہیں - یہ افواہ ہے کہ جگناتھ کی مورت میں شِو کا پنجر رکھا ہوا ہے - چینی سیاح فاہی یان نے ہند کے سفر کے وقت راستے میں ملک تاتار کے کھوٹان شہر میں ایک مہا اتسو دیکھا تھا - اس موقع پر وہ ایک رتھ میں تین مورتیں دیکھ

آیا تھا - بیچ میں بُدھ کی مُورتی اور اُس کے دونو طرف دو. بودھی
ستووں کی پرتی مُورتیں تھیں - بہت اغلب ہے کہ جگناتھ کی
رتھ جاترا کھوٹان کے بودھ لوگوں کی رتھ جاترا کی نقل ہو۔ اور
جگناتھ - بلرام اور سوبھدرا بودھ تری مُورتی کی دوسری شکل
کے علاوہ اور کچھ نہیں - بھوپال سے قریباً نو کوس کے فاصلہ پر
سانچی گاؤں میں جو بیتوا ندی کے کنارے پر واقع ہے - بودھ فرقوں
کے لوگوں کے بہت سے ستوپ وغیرہ ہیں - اِس جگہ کے جنوبی
دروازے پر بودھ مذہب کے تین دھرم جنتر ایک ہی جگہ تراشے
ہوئے ہیں - کننگھم صاحب کا خیال ہے کہ یہ تینوں دھرم جنتر بودھ
لوگوں کی تری مُورتی یعنی بُدھ - دھرم اور سنگھ کو ظاہر کرتے
ہیں - اُنہوں نے نہ صرف سانچی - اجودھیا - اوجینی وغیرہ مقامات
سے بلکہ یہاں تک کہ سکا قوم کے بادشاہوں کے سکّوں سے بھی یہ
دھرم جنتر جمع کر کے اِس خیال کو ظاہر کیا ہے - مذکورہ بالا تین
دھرم جنتروں کے ساتھ جگناتھ کی تین مُورتیوں کی مشابہت
دیکھی جاتی ہے - بودھ لوگ ہمیشہ دھرم کو عورت کی شکل میں
کلپنا کرتے ہیں - پتھروں پر بھی عورت کی مُورت تراشی ہوئی
دیکھنے میں آتی ہے - نیپال میں بھی دھرم پارمتاپرگیا पारमिताप्रज्ञा
رُوپنی دیوی ہے - بہت اغلب ہے کہ یہ جگناتھ کی سوبھدرا ہو -
ایسی تری مُورتی جس میں ایک عورت کی مورت بھی ہو اور کسی
ہندو مندر میں دیکھنے میں نہیں آتی - اِس لئے جگناتھ کا جگناتھ -

بلرام اور سوبھدرا بودھ لوگوں کا بُدھ ۔ سنگھ اور دھرم خیال کیا گیا ہے بودھ شاستروں میں بُدھ پد کے چکر کے نشان کا خاص طور سے ذکر پایا جاتا ہے ۔ بودھ لوگ بہت عرصہ سے ہی اُس کی مورت بنا کر اُس کی پرستش کرتے تھے ۔ اُن کے بہت سے سکوں پر بھی اس مورت کے نشان دیکھے جاتے ہیں ۔ شری کھیتر (جگناتھ) میں وشنو کا سودرشن چکر نقش کندہ ہے ۔ ڈاکٹر راجیندر لعل متر نے اس وشنو چکر کو بودھ لوگوں کا چکر قیاس کیا ہے ۔ جگناتھ کے علاوہ اور کسی دیوتا کے مندر میں سودرشن چکر کا نشان نہیں دیکھا جاتا ۔ متر صاحب کا مذکورہ بالا خیال اس بارے میں قرین قیاس معلوم ہوتا ہے ۔ ان تمام وجوہات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جگناتھ کھیتر پہلے ایک بودھ کھیتر تھا[1] ۔

اگرچہ یہ مذہب اِس ملک سے معدوم ہو گیا ۔ لیکن ہندو سوسائٹی پر اپنی تعلیم کے جو نشانات چھوڑ گیا ۔ وہ کبھی نہ مٹینگے ۔ اہلِ ہند نے بودھ مذہب سے بہت سی نئی باتیں سیکھیں اور بہت پاک نصیحتیں حاصل کیں ۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اس احسان کو کبھی فراموش نہ کریں ۔ بودھ مذہب کی تعلیم کے ذریعے شخصی طاقتوں نے نشو و نما پایا ۔ اپنی مدد آپ کرو اور روحانی آزادی کے

---

[1] بھارت ورشیہ اُپاسک سمپرداے حصہ دوم : از اکھے کمار دت +
The antiquities of Orissa Vol II
by Rajendralal Mitra.

خیال نے بہت تقویت حاصل کی۔ اِس یقین سے کہ گناہ کی سزا کا پانا لازمی ہے لوگوں کی اِخلاقی حالت بہتر ہوئی۔ اِس کی تعلیم سے لوگوں کے دلوں سے دشمنی۔ عداوت۔ حسد۔ دُور ہُوا۔ اور اُس کی جگہ عالمگیر پریم پیدا ہوا۔ جسمانی دنیا پر رُوحانی دُنیا غالب آئی۔ بُودھ مذہب کی تعلیم سے گوشت کھانا۔ اور شراب پینا ممنوع خیال کیا گیا۔ بیرونی رسمیات اور ویدک کریاکانڈ روحانی زندگی کے نشو ونما کرنے کے لئے بے سُود اور فضول سمجھے گئے۔ پروہتائی اور ذات کی رسم دُور ہوئی۔ کثرت ازدواج کا دفعیہ۔ عورتوں کو روحانی زندگی حاصل کرنے کا یکساں استحقاق۔ ہند میں اتفاق اور قومی طاقت کا بڑھنا۔ وحشی قوموں میں شائستگی کا پھیلنا وغیرہ وغیرہ بُودھ مذہب کی تعلیم کے نہایت لذیذ اور شیریں پھل ہیں۔ بُودھ لوگوں نے کرم پھل کے اٹل قانون کی تعلیم کو لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیا تھا۔ اور اُنہوں نے ہی جگ ہون اور جانوروں کو مارنے کی مذموم رسم دُور کر کے "اہنسا پرم دھرم" کی عظمت کی منادی کی۔[1]

[1] جس زمانہ میں بُدھ زندہ تھا اور اپنے مذہب کی اشاعت کر رہا تھا اُسی زمانہ میں ایک اور کھتری قوم کا شہزادہ تھا کہ جس کا نام وردھ مان تھا اُس نے مہابیر کا لقب اختیار کیا اور ایک اور مت پھیلایا جو بہت سی باتوں میں بُودھ مت سے ملتا جلتا ہے یہ خود جن یعنی سِدھ کہلاتا تھا۔ اس کے مت کو جن مت یا جین مت کہتے ہیں اس کے پیرو جینی کہلاتے ہیں یہ بھی شمالی ہند میں رہتا اور

بودھ لوگوں نے خود ضبطی - ایثارِ نفس - دھرم کے لئے دلچسپی - عالمگیر برادرانہ محبت کی زندہ مثال قائم کی - بدھ اور اُن کے بھکشوؤں نے تمام دنیوی آرام اور بہبودیوں پر لات مار کر محض دھرم سادھن اور دھرم پرچار کے لئے اپنی زندگیاں قربان کیں - جن کو لڑکے

(بقیہ حاشیہ ص ۲۰۸) وعظ کرتا تھا جینیوں کا دعوےٰ ہے کہ اُن کا مذہب بودھ مت سے پُرانا ہے اور بعض عالموں کا خیال ہے کہ اِن کا دعوےٰ صحیح ہے - اب تک ۱۵ لاکھ کے قریب جینی ہند کے مختلف حصوں میں آباد ہیں بودھ مت والوں کی طرح جینیوں کے بھی سادھو ہوتے ہیں +

اِن لوگوں کی مانند جَین مذہب کے لوگ بھی "اہنسا پرم دھرم" - अहिंसा परम धर्म (یعنی کسی جانور کو نہ مارنا ہی اعلےٰ دھرم ہے) کی پیروی کرتے ہیں - یہ لوگ گوشت کا استعمال نہیں کرتے اور اِس خیال سے کہ مبادا کوئی جانور مر جائے سُورج کے غروب سے پہلے ہی کھانا کھاتے اور چھان کر پانی پیتے ہیں - علاوہ ازیں اِن کے طرزِ سکونت - رسُوم اور تیوہار وغیرہ سے بھی جانداروں کے لئے دَیا ظاہر ہوتی ہے - جینی لوگ دَیا کے مسئلہ کو یہاں تک لے گئے ہیں کہ وہ حتی المقدور چھوٹے سے چھوٹے جانور کو بھی نہیں مارتے - مبادا سانس لینے سے کوئی کِرم اندر چلا جائے اِس خیال سے اِن میں سے بعض بعض لوگ مُنہ پر پٹی باندھ رکھتے ہیں - جَینیوں کی طرف سے کلکتہ کے نزدیک سید پور میں حیوانوں کے لئے ہسپتال (پنجرپول) کا قائم کرنا جہاں کمزور - بوڑھے اور بیمار حیوان داخل کئے جاتے ہیں اور اُن کی خوراک اور علاج وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے "اہنسا پرم دھرم" کی ایک بینظیر مثال ہے۔

بالوں کی طرف سے کچھ فکر نہ تھا۔ درخت کا سایہ ہی جن کا گھر تھا۔ پھٹے پرانے چیتھڑے ہی جن کا لباس تھا۔ در در کے ٹکڑے اور بھیک ہی جن کی آمدنی تھی۔ یہ لوگ تمام دنیا کو ہیچ سمجھکر اور ہر ایک قسم کے تردد اور تفکرات سے آزاد ہو کر صرف دھرم سادھن اور دھرم پرچار میں ہی اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ اِس واسطے بودھ مذہب کی فتح کا نشان تھوڑے عرصہ میں ہی دُور دراز ملکوں تک لہرانے لگا۔ بودھ لوگوں نے پرچار کا نہایت عمدہ طریقہ معلوم کیا تھا اُن میں سے سادھکوں کی ایک جماعت تو مٹھ میں رہ کر دھیان دھارنا میں مصروف رہتی تھی۔ دھرم کی اعلےٰ صداقتوں پر سوچ وچار کرنا اور اُن کے متعلق شکوک وغیرہ رفع کرنا اِن لوگوں کا کام تھا۔ دوسری جماعت کے لوگ باہر جاکر پرچار کرتے تھے اور دُنیوی لوگوں کو دھرم اُپدیش دیتے تھے۔ بودھ عورتیں بھی دھرم پرچار کرتی تھیں۔ بُدھ دیو جی کی پاک زندگی۔ دلکشش۔ بے غرضانہ محبت اور ذاتی ایثار کی خوبی کی وجہ سے بودھ مذہب اہلِ ہند کے دِلوں پر ہمیشہ اپنا اثر کرتا رہیگا ؎

بُدھ دیو اِس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اُن کا مذہب بھی اِس مُلک سے معدوم ہو گیا۔ لیکن اُن کی اِخلاقی تعلیم کا اثر آج تک بھی دُور نہیں ہوا۔ جب تک یہ دُنیا رہیگی بُدھ دیو جی کے پریم کے شاستر کو کوئی بھی نیست ونابود نہ کر سکیگا۔ بودھ مذہب کی ترقی اور اُس کے پیروؤں کی تعداد کو شمار کر کے بعض عالم لوگوں

نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ دُنیا میں بودھ لوگوں کی تعداد قریباً
پچاس کروڑ ہے - بعض کہتے ہیں کہ اس میں کچھ مبالغہ ہے - تاہم
مبالغہ وغیرہ کو چھوڑ کر یہ ضرور تسلیم کرنا پڑیگا کہ ہندو مسلمان اور
عیسائی مذاہب کے پیرؤں کے مقابلے میں اس کی تعداد کچھ کم بھی
نہیں - اس مذہب کی ابتدائی حالت میں کون خیال کرتا تھا یہاں
تک کہ بُدھ دیوجی نے خود بھی گمان نہ کیا ہوگا کہ یہ مذہب چند صدیوں
کے عرصہ میں دُور دراز مُلکوں میں پھیل کر بے شمار انسانوں کو پناہ دیگا -
اور اُن کے دِلوں کو سچی راحت - سکون - اطمینانِ قلب اور گناہ سے
نجات بخشیگا - اور اس کی اپنی جنم بھُومی اس کی کچھ قدر نہ کرے گی
اور نہ اس کی عظمت کو جانے پہچانے گی - اس کا اپنی جنم بھُومی سے
معدوم ہو جانا اور دُور دراز مُلکوں میں پھیل جانا ایک نہایت
حیرت اور تعجب کی بات ہے - ناظرین اس عجیب معمہ کا حل معلوم
کر کے خود ہی فیصلہ کریں کہ آیا یہ مذہب ظلم اور زیادتی کے باعث
اس مُلک سے خارج ہوا یا شیوشاکت اور وشنو مذہب کے
ساتھ خلط ملط ہو کر معدوم ہو گیا - یا قانون قدرت کے مطابق بگڑ
تگڑ کر اپنی شخصیت کھو بیٹھا - ہندو مذہب کا پھر زندہ ہونا - ہندو
فاضلوں کی علمیت اور قابلیت اور اُن کی مذہبی تعلیم کا اثر - ہندو
اور مسلمانوں کی تعدی اور ظُلم - بودھ مذہب میں بھجن اور پُوجن
کی تعلیم کی بے وقعتی ویدک رسمیات اور روح کی شخصیت میں
یقین کا نہ ہونا - نر ایشور باد (دہریہ پن) - سُونا پن - منتر تنتر

بھوت پریت پشاچ - سِدھی وغیرہ تانترک کریا کانڈ کے داخل ہو جانے کی وجہ سے اصلی دھرم کا نہایت ابتر حالت میں پہنچ جانا وغیرہ وغیرہ بُودھ مذہب کے زوال کے بہت سے بواعث معلوم ہوتے ہیں - اِن میں سے کونسا صحیح - معقول اور مدلل ہے اور کونسا غلط اور بے بُنیاد - ناظرین خود سوچ کر فیصلہ کریں - میں اب آپ سے رخصت ہوتا ہوں اور اس مضمون کو اسی جگہ ختم کرتا ہوں +

تتمہ

تے ویجیہ ست (ترِی ودیا سوتر)*

(براہمن نوجوانوں کو بدھ دیوجی کا اُپدیش)

ایک دفعہ بدھ دیوجی اپنے بہت سے شاگردوں سمیت کوشل راج میں گھومتے گھومتے منسا کرت گاؤں میں پہنچے۔ اس گاؤں میں پُشکر سانی اور تارو کھیہ وغیرہ مشہور اور معزز براہمن رہتے تھے۔ اس جگہ انہوں نے اچراوتی ندی کے کنارے ایک انبوں کے باغ میں کچھ عرصہ کے لئے ڈیرا کیا +

انہیں دنوں دو نوجوان براہمن سچائی کے متلاشی اُن کے پاس آئے۔ جن میں دھرم کے متعلق بحث کرتے کرتے باہم کچھ اختلاف رائے پیدا ہوگیا تھا۔ اُن میں سے ایک کا نام بشِشٹ اور دوسرے کا نام بھرددواج تھا۔ بشِشٹ نے بدھ دیوجی کے چرنوں (قدموں) پر سر رکھ کر عرض کی "ہے مہاتمن! ہم لوگوں نے اس مضمون پر کہ ست پتھ (راہ راستی) کونسا ہے" بہت بحث مباحثہ کیا ہے۔ مگر اب تک ہم دونو کچھ فیصلہ نہیں کرسکے اور نہ کسی تسلی بخش نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ میرے خیال میں تو جس راستہ پر چلنے سے

* بدھسٹ ستّ سیکرڈ بکس آف دی ایسٹ رِس ڈیوس + ۰

برمھ تک پہنچ سکیں اور جس کا اُپدیش (وعظ) پُشکر ساتھی نے کیا ہے وہی راستہ ٹھیک ہے۔ لیکن میرا رفیق کہتا ہے کہ برمھ بادی تارو کھشیہ نے جو طریق بتلایا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ ہے شرمن! دُنیا آپ کو جگت گُرو اور بُدھ سمجھتی ہے۔ آپ کرپا (مہربانی) کرکے یہ فرمائیے کہ اِن دونو طریقوں میں سے کونسا طریق سچا ہے؟ کیا دھرم کے سبھی مختلف راستے ٹھیک ہیں؟ جیسے اِس منسا کرت گاؤں میں مختلف اطراف سے مختلف راستے آکر مل جاتے ہیں۔ کیا اِسی طرح دھرم کے تمام مختلف راستے ہم کو منزل مقصود پر پہنچا دیتے ہیں؟ کیا اِن سب راستوں کو درست سمجھکر ہم کو اِن پر ضرور چلنا چاہئیے؟"

بُدھ دیو جی نے پُوچھا "کیا تمہارے خیال میں یہ سارے راستے ٹھیک اور صحیح ہیں؟"

دونوں "ہاں۔ ہم تو ایسا ہی سمجھتے ہیں"۔

بُدھ دیو جی "بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اِن وید پڑھنے والے براہمنوں میں کوئی ایسا بھی ہے۔ جس نے برمھ کا درشن کیا ہو؟"

دونوں "نہیں"۔

بُدھ دیو جی "اُن کے گرُوؤں میں سے کسی نے بھی برمھ کو پرتکیش (ہو بہو) دیکھا ہے؟"

دونوں "نہیں"۔

بُدھ دیو جی "بہت سے ایسے رِشیوں کے نام سُننے میں آتے

ہیں - جو ویدوں کے رچیتا (مصنف) خیال کئے جاتے ہیں مثلاً اشٹک - وام دیو - وشوامتر - یمداگنی - انگی رس - بھردواج ِبششٹ کاشیپ - بھرگو وغیرہ وغیرہ - کیا اُنھوں نے کہیں یہ بھی شہادت دی ہے کہ اُنھوں نے برمھ کو پہچانا اور رُو برو دیکھا ہے ؟"

جب اِن نوجوان براہمنوں نے اِس کا جواب بھی پہلے کی طرح "نہیں" دیا - تو بُدھ دیو جی نے مثال کے طور پر اَور دو ایک باتیں چھیڑیں - اُنھوں نے کہا "فرض کرو کہ اگر ایک ایسے شخص سے جو کسی مکان پر چڑھنے کے لئے راستہ میں سیڑھی بنا رہا ہو - لوگ دریافت کریں کہ جس مکان پر چڑھنے کے لئے تم یہ زینہ تیار کر رہے ہو - وہ کہاں ہے ؟ شمال کی طرف ہے یا جنوب کی - مشرق کی طرف ہے یا مغرب کی - کس شکل کا ہے - چھوٹا ہے یا بڑا یا درمیانہ - محل ہے یا جھونپڑا ؟ اِس کے جواب میں اگر وہ لاعلمی ظاہر کرے تو کیا لوگ اُس کی ہنسی نہ اُڑائینگے - اور یہ نہ کہینگے - کہ یہ عجیب بات ہے کہ جس مکان پر یہ شخص چڑھنا چاہتا ہے - اُس کی بابت اِس کو کچھ بھی معلوم نہیں اور نہ اُس مکان کو اِس نے کبھی دیکھا ہے - پھر بھی سیڑھی بنانے کے لئے اِس قدر بے چین اور بے قرار ہے - تو تم ہی بتلاؤ کہ - کیا اُس کی یہ حالت پاگلانہ نہ خیال کی جائیگی ؟"

اِس کے جواب میں براہمنوں نے کہا "بیشک اُس کا ایسا کرنا پاگل پن کے سواء اور کچھ بھی نہیں"۔

پھر بُدھ دیو جی نے کہا کہ یہ براہمن جن کو برمھ کے بارے میں

کچھ بھی علم نہیں اور جو اُس کو جانتے تک نہیں اور نہ جنہوں نے اُسکو ہُو بہو دیکھا ہے۔ لوگوں کا اُسی برمھ کے ساتھ میل کرا دینا چاہتے ہیں اور اُس میل کا طریق بتلانے کے لئے تیار ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی بات ایک پاگل کی بکواس سمجھ کر چھوڑ دینے کے لایق نہیں؟ اِن کے برمھ اُپدیش کے کچھ معنے ہی نہیں۔ اِن کی مثال تو اندھے کے پیچھے اندھے کے چلنے کی مانند ہے۔ جو آگے چلتا ہے وہ بھی کچھ نہیں دیکھتا اور جو پیچھے چلتا ہے اُس کو بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ لوگ بھی اندھوں کی جماعت میں سے ہیں۔ کہنے والا بھی اندھا اور سُننے والا بھی اندھا۔ اِن تمام لوگوں کے اُپدیش جو ویدوں کے جاننے کا دعوے کرتے ہیں۔ بالکل بے مطلب۔ بے معنی اور بے مغز ہیں کیونکہ صرف اُن کا زبانی جمع خرچ ہی ہے اور اصلیت کچھ بھی نہیں*

سُنو بشِشٹ! اب ایک ایسے شخص کی مثال لو جو کہتا ہے کہ وہ اِس شہر کی ایک نہایت خوبصورت عورت کے لئے بیقرار اور بے چین ہوا ہے۔ اور اُس عورت کیلئے اُس کے دل میں اِس قدر پیار اور محبت ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اگر اُس سے پوچھا جائے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ جس کے لئے تمہارا دِل اِس قدر ڈانواڈول اور بے چین ہے۔ وہ عورت کیسی ہے؟ کس ذات کی ہے؟ براہمن۔ کھشتری ویش یا شُودر۔ کالی یا گوری؟ اُس کا نام کیا اور سکونت کہاں ہے؟ اِس کے جواب کے لئے اگر وہ چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی دیکھے اور یہ کہے کہ وہ اِس کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا۔ تو کیا لوگ اُس کو پاگل سمجھکر

اُس کا مذاق نہ اُڑائینگے ؟ اور کیا ایسے شخص کی بات کبھی قابلِ یقین ہو سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں *

پھر فرض کرو کہ اگر یہ اچراوتی ندی سیلاب کے پانی سے لبریز ہو جائے اور ایسے وقت کسی شخص کو کسی ضروری کام کی وجہ سے پار جانا ہو۔ اور وہ ندی سے پکار کر کہے کہ "اے ندی تم دوسرے کنارے کو میرے پاس اُٹھا کر لے آؤ" تو کیا اُس کی دِلی آرزو پُوری ہو گی" ؟

اِس کے جواب میں براہمنوں نے کہا کہ "اے گوتم ! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا" *

یہ سُن کر بُدھ دیو جی نے کہا۔ تمہارے اُپدیش دینے والے براہمنوں کا بھی یہی حال ہے ۔ براہمن کی جو تمام خوبیاں اور علامات ہیں ۔ اُن میں سے اِن لوگوں میں ایک بھی نہیں ۔ اور جِن کاموں کے کرنے سے کوئی براہمن حقیقی براہمن کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے ۔ اُن سے یہ لوگ بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور یہ لوگ صِرف ہے اِندر۔ ہے سوم ۔ ہے برُن وغیرہ وغیرہ الفاظ ادا کر کے صرف شور ہی مچاتے ہیں ۔ اِس قسم کی پرارتھنا ۔ منت سماجت ۔ بندگی اور حمد سے کیا حاصل ؟ ایسا کرنے سے کیا اُن کو اِس دُنیا میں برمھ حاصل ہوگا۔ یا موت کے بعد برمھ کے ساتھ وصل کی آرزو پُوری ہو گی ؟

اِس کے جواب میں براہمنوں نے کہا کہ بے شک اِس صورت میں تو یہ بات کبھی ممکن نہیں *

بُدھ دیو جی ۔ اے بشِشٹ ! پھر خیال کرو کہ اگر یہ ندی سیلاب کے

پانی سے اس قدر بھر جائے کہ اُس کا پانی اُچھل کر باہر تک پھیل جائے اور چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگے - ایسی حالت میں اگر کوئی ایسا شخص ندی کے پار جانا چاہے - کہ جس کے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے بندھے ہوئے ہوں یا جو سر مُنہ لپیٹ کر ندی کے کنارے پر سویا ہوا ہے اور دریا کے اِس پار سے وہ یہ خیال کرے کہ میں دریا پار ہو جاؤنگا تو کیا تمہارے خیال میں وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا ؟

بشِشٹ - کبھی نہیں +

بُدھ دیو جی - ہمارے شاستر میں پانچ بندھن اور پانچ پردوں کا (جنکو پانچ رُکاوٹیں بھی کہا جاتا ہے) ذکر ہے - وہ پانچ بندھن یہ ہیں (۱) روپ (۲) رس (۳) گندھ (۴) سپرش (۵) شبد - اور پانچ پردے یہ ہیں (۱) مخصوص خواہش (۲) ہِنسا اور دویش (عداوت) (۳) اہنکار (غرور) (۴) آلس (کاہلی) (۵) سندیھ (روحانی شکوک)

اِن پانچ سخت بندھنوں میں گرفتار رہونے کی وجہ سے اِن ویدان براہمنوں میں چلنے کی طاقت نہیں رہی - اے بشِشٹ! میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ لوگ ویدوں کو خواہ کتنا ہی پڑھیں لیکن وہ تمام خوبیاں اور کام جن کے باعث کوئی شخص حقیقی براہمن کہلانے کا مستحق ہوتا ہے اِن لوگوں میں نہیں پائے جاتے - اور وہ اُن تمام خوبیوں اور کاموں سے محروم ہیں - دُنیا کے بندھنوں میں گرفتار رہونے پر یہ کب ممکن ہے کہ اِن کا آتما جو موہ کے جال میں پھنسا ہوا ہے - اِس جسم کو چھوڑ دینے کے بعد برہم کے ساتھ مِل جائیگا - اے

بشِشٹ! تُم نے بہت سے عمر رسیدہ اور تجربہ کار براہمن پنڈتوں کے اُپدیش سُنے ہیں۔ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ وہ برمھ کے اوصاف اور سیرت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اور کچھ یہ بھی بتلاتے ہیں کہ برمھ کے پاس کیا دولت حشمت ہے اور اُس کے لڑکے بالے بھی ہیں یا نہیں؟

بشِشٹ۔ نہیں۔ اِن میں سے تو برمھ کے پاس کچھ بھی نہیں +

بُدّھ دیوجی۔ برمھ کیا کام۔ کرودھ وغیرہ جذبات کی وجہ سے ڈانواڈول ہوتا ہے؟

بشِشٹ۔ نہیں +

بُدّھ دیوجی "کیا وہ کسی سے عداوت رکھتا ہے"؟

بشِشٹ۔ نہیں +

بُدّھ دیوجی۔ کیا اُس میں دشمنی۔ غرور اور کاہلی بھی ہے؟ +

بشِشٹ۔ نہیں +

بُدّھ دیوجی۔ کیا وہ سنجمی (اپنے اوپر تصرت رکھنے والا) ہے یا نفسانی خواہشات کے مطیع ہے؟

بشِشٹ۔ سنجمی +

بُدّھ دیوجی۔ اُس کی ذات پاک ہے یا نہیں؟

بشِشٹ۔ وہ پاک ذات ہے +

بُدّھ دیوجی۔ لیکن اے بشِشٹ! کیا ان براہمنوں کے چلن اور اوصاف برمھ کے سُبھاؤ اور اوصاف کے برعکس نہیں ہیں اور کیا یہ لوگ دولت حشمت اور لڑکے بالے نہیں رکھتے؟

بشِشٹ - ہاں ضرور رکھتے ہیں +

بُدّھ دیوجی - کیا یہ لوگ کام - کرودھ وغیرہ جذبات کے مطیع نہیں ہیں ؟

بشِشٹ - ہاں ضرور ہیں +

بُدّھ دیوجی - کیا یہ لوگ ہِنسا - دویش (دشمنی اور انتقام) سے خالی ہیں ؟

بشِشٹ - نہیں +

بُدّھ دیوجی - کیا یہ لوگ اپنے حواسوں کو قابو میں رکھنے والے ہیں - یا اُن کے غلام ہیں ؟

بشِشٹ - غلام +

بُدّھ دیوجی - اِن کی روح پاک ہے یا ناپاک ؟

بشِشٹ - ناپاک +

بُدّھ دیوجی - جب یہ لوگ نفسانی خواہشات سے آزاد نہیں ہوئے اور دُنیاوی سامانوں کی گرویدگی میں پھنسے ہوئے ہیں - اور جب یہ لوگ اِندریوں کی سیوا میں ہی رات دن ڈوبے رہتے ہیں - اور کام - کرودھ - لوبھ - موہ وغیرہ سخت بندھنوں میں گرفتار ہیں اور جب برہم کی فِطرت اور اوصاف اِن کی فِطرت اور اوصاف سے ٹھیک برعکس ہے تو بھلا تُم ہی بتلاؤ کہ موت کے بعد اِن کا کبھی اُس برہم کے ساتھ وصل ہوگا جس کی صفات ٹھیک اُنکے برعکس ہیں - اور اِن دونو کی آپسمیں کوئی مشابہت نہیں ہے ؟

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اِن سب براہمنوں کے اُپدیش فضول ہیں۔ اِن لوگوں کی ترئی بدیا (تینوں ویدوں کا علم) مثل اُس جنگل کے ہے جس میں کوئی راستہ نہیں۔ مثل اُس ریگستان کے ہے۔ جہاں نہ پانی ہے اور نہ کوئی پھلدار درخت۔ اِن کا مقصد کچھ اور ہے اور عمل کچھ اور۔ یہ لوگ منزلِ مقصود پر پہنچنے کا راہ راست چھوڑ کر غلط راستے پر پڑ گئے ہیں اور مثل اُس مسافر کے جو راستہ بھول کر اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ خراب ہو رہے ہیں +

بُدھ دیوجی کا یہ اُپدیش سُنکر بشِشٹ نے کہا:-

"اے شرمن! ہم نے سُنا ہے کہ شاکیہ مُنی برمھ کے ساتھ میل کا راستہ بخوبی جانتا ہے۔ ہم لوگ آپ سے اُسی اُپدیش کے سُننے کی آرزو رکھتے ہیں۔ مہربانی کر کے آپ وہ مُکتی مارگ (نجات کا راستہ) ہم لوگوں کو بتلائیے اور ہمارا برمھ کُل اُدھار کیجئے +

بُدھ دیوجی نے کہا۔ جو شخص اِس منسا کرت گاؤں میں پیدا ہوا ہے اور وقت پیدائش سے یہیں رہتا ہے۔ اگر اُس شخص سے کوئی شخص اُس گاؤں کے بازار۔ گلی و کوچہ وغیرہ کا پتہ پُوچھے تو کیا وہ نہیں بتلا سکتا؟

بشِشٹ۔ ہاں ضرور بتلا سکتا ہے +

بُدھ دیوجی۔ اے بشِشٹ! بلکہ یہ ممکن ہے کہ ایک ایسا شخص جو منسا کرت میں پیدا ہوا ہو۔ وہ اِس گاؤں کے راستے نہ بتلا سکے لیکن تتھاگت کے لئے وہ راستہ بتلانا جس کے ذریعہ سے انسان

برمہ تک پہنچ جاتا ہے کچھ بھی مشکل نہیں - کیونکہ اے بشِشٹ!
میں برمہ اور برمہ دھام کو جانتا ہوں اور اُس راستے سے بھی
واقف ہوں - جس کے ذریعے سے برمہ تک پہنچ سکتے ہیں اور
نہ صرف اسی قدر بلکہ میں اُس کو اس طرح جانتا ہوں - کہ گویا میں
برمہ دھام میں داخل ہوا ہوں اور میں نے اُس میں جنم لیا ہے +

اِس دنیا میں تتھاگت وقتاً فوقتاً نازل ہوتے رہتے ہیں - وہ
گیان مئے (عالم کل) اور منگل نکیتن (پُراز محبت) ہوتے ہیں اور دُنیا
کے تمام حالات سے واقف - سورگ - پرتھوی - پاتال - برمہ -
شرمن - براہمن - سُر - نر - بھوت - پریت - چر - اچر - سب کو جانتے
ہیں - وہ خود ست (راستی) کو جانتے ہیں - اور دوسروں کو بھی
اُس کا اُپدیش دیتے ہیں - وہ ست گُرو ہوتے ہیں - اور وہ ست دھرم
دُنیا میں پرچار کرتے ہیں - جس کا آغاز انجام - رفتار اور جس کی
ترقی سب ہی کچھ شیریں ہوتا ہے - جب کوئی گرہستی خواہ وہ اعلےٰ
خاندان کا ہو یا ادنےٰ کا تتھاگت کی بتلائی ہوئی صداقتوں کو سُنتا
ہے - وہ اُن کو سُنکر اور تتھاگت پر کامل ایمان لاکر اپنے دل
ہی دل میں یہ خیال کرتا ہے - کہ

"یہ دنیا طرح طرح کی تکالیف اور دُکھوں کا مجموعہ ہے - تمام
دنیاوی لوگ موہ کے جال میں گرفتار اور خواہشات کی دلدل میں
پھنسے ہوئے ہیں - لیکن جس نے دنیاوی چیزوں کی محبت اور
گرویدگی کو چھوڑ دیا ہے اُس کی زندگی مثل ہوا کے آزاد ہے -

اُس کے لئے اِس دُنیا میں لڑکے بالوں اور کُنبے کے لوگوں سے محیط رہ کر اعلےٰ اور پاک ترین زندگی کا لُطف اُٹھانا ناممکن ہے۔ اِس واسطے میں آج سے یہ عہد کرتا ہوں۔ کہ سر منڈوا۔ بھگویں کپڑے پہن اور گرہست آشرم کو چھوڑ سنیاس برت کے لئے اپنی زندگی قربان کرونگا"۔ اِس طور پر وہ بھکشو کا لباس پہن کر پرتی موکھش (بودھ شاستر کا نام) کے قاعدہ کے موافق آتم سنجم (ضبط حواس)، ابھیاس (مشق) کرتا ہے۔ ایسا شخص ہمہ راستی بن جاتا ہے۔ اور دھرم ہی اُس کی زندگی کا برت ہو جاتا ہے۔ وہ گناہ کے ناپاک راستہ کو چھوڑ کر اپنے آپ کو پاکیزگی کے قواعد کے مطیع رکھتا ہے اور ہر ایک قول و فعل میں دھرم کی پیروی کرتا ہے اور اِس راستہ سے کسی حالت میں بھی رُوگرداں نہیں ہوتا۔ اِس شخص کا معراج بھی پاک اور چلن بھی پاک ہوتا ہے اور اُس کے حواسوں کے دروازوں پر چاروں طرف سیکڑوں پہرے دار موجود رہتے ہیں۔ "اپنے اوپر بھروسہ" کا خیال ہی اُس کا پشتیبان ہوتا ہے آتما کی خوشی سے یہ ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ اُس کے دل میں ہمیشہ راحت کا چشمہ بہتا رہتا ہے ٭

جس طرح نفیری کی آواز آسمان میں جا کر چاروں طرف گونج اُٹھتی ہے اُسی طرح اِس کا پریم بھی عالمگیر ہوتا ہے۔ کیا بڑا کیا چھوٹا۔ کیا اعلےٰ اور کیا ادنےٰ یہ کسی کو بھی نفرت اور حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا اور نہ کسی سے اپنا رشتہ توڑتا ہے۔ اِسکی پریتی

رمحبت)۔ میتری (رحم)۔ سمتا (یکساں نظری) سب جانداروں کے لئے یکساں ہوتی ہے۔ سب جانداروں کے لئے اس کے دل میں ایسی دیا ہوتی ہے جیسی والدین کے دلوں میں اپنی اولاد کے لئے۔ اس کی نگاہ میں اعلے اور ادنے کا امتیاز نہیں اور اس کے نزدیک اپنے اور بیگانے سب برابر ہیں۔ برمھ کو حاصل کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے +

جس نے راستی کو اختیار کیا ہے۔ جس نے کام۔ کرودھ۔ لوبھ موہ سے مکتی پائی ہے۔ جس نے نفسانی۔ جسمانی خواہشات اور دنیاوی سامانوں کی حرص کو چھوڑ دیا ہے۔ جس کے دل میں دشمنی اور انتقام کا خیال نہیں۔ جس کا چلن پاک ہے۔ جو کیا جسم کیا خیال اور کیا کلام کے ذریعہ سے اشٹانگ مارگ پر چلتا ہے۔ ایسے پاک بھکھشو کی زندگی کی برمھ کی فطرت کے ساتھ مشابہت تم ہی بتلاؤ کہ ہے یا نہیں ؟

بشسٹ - ہاں یہ ضرور ہے" +

بدھ دیوجی - پس اس سے ثابت ہوا کہ اس جسم کے چھوڑ دینے کے بعد ایسے ہی پاک بھکھشوؤں کا برمھ کے ساتھ میل ہوگا +

بدھ دیوجی کے اس اُپدیش کے ختم ہونے پر بشسٹ اور بھرڈ دواج دونوں نے اُن کے چرنوں پر سر رکھکر عرض کی۔ ہے پربھو! آپ کا پُرمعرفت اُپدیش سُنکر ہم لوگ دھنّ دھنّ ہوگئے ہیں اور اپنے آپ کو نہایت مبارک خیال کرتے ہیں۔ جو ٹوٹ گیا تھا۔

آپ نے اُس کو جوڑ دیا ہے - جو پوشیدہ تھا آپ نے اُسکو عیاں کر دیا ہے - جو راستہ بھول گیا تھا - اُس کو آپ نے راستہ دکھلا دیا ہے اور اندھیرے گھر میں چراغ جلا کر آپنے گویا اندھے کو آنکھیں عطا کی ہیں۔ ہم دونو بُدھ - دھرم اور سنگھ کی شرن لیتے ہیں - ہماری یہ پرارتھنا ہے - کہ آج آپ ہم لوگوں کو اپنے وفادار شاگردوں کی جماعت میں دیکھشت کر کے ہماری زندگیوں کو کرتارتھ کیجئے ۔

تشریح

بودھ مذہب کا مطالعہ کرتے کرتے انسان کے دل میں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ خدا اور عاقبت کے متعلق بُدھ دیوجی کا کیا عقیدہ اور یقین تھا اور اُس وقت کے مروجہ مذہب سے اُن کا کیا تعلق تھا ؟ مذکورہ بالا سوتر سے اس سوال کا کسی قدر جواب ملتا ہے - دو برہمن نوجوان اُن سے موت کے بعد برمھ کے ساتھ ملنے کا راستہ پوچھتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ ویدانت کے عقیدہ کے موافق جیو آتما کی شخصیت کس طرح برمھ میں فنا ہو جاتی ہے - بُدھ دیوجی نے جو طریق بتلایا ہے وہ طریق سادہ پاک اخلاقی زندگی کا بسر کرنا ہے - خود ضبطی خواہشات اور جذبات کو قابو میں رکھنا سنیاس کا قبول کرنا - چلن کو نیک بنانا - تمام جانداروں کے لئے پیار اور رحم ہی برمھ کے حاصل کرنے کا سچا ذریعہ ہے - اس کے سوا اُنھوں نے کوئی غیر طبعی اور تعجب انگیز طریق نہیں بتلایا - اس سوتر میں برمھ کے

ساتھ ملنے کے متعلق جو بات چیت سوال اور جواب کے پیرایہ میں ظاہر کی گئی ہے۔ اُس کا مفہوم کیا ہے؟ بودھ مذہب کی تعلیم کے موافق اس کا مفہوم سمجھنا کچھ آسان بات نہیں۔ یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بُدھ کے زمانہ میں پورانک برمھا کا خیال لوگوں کے دِلوں میں پیدا نہیں ہوا تھا اور نیز ویدانت اور اُپنشد کے برمھ اور بودھ برمھا دونو کو ایک نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اِن دونو کا نام ایک ہوسکتا ہے۔ لیکن اِس میں بھی کچھ شک نہیں دونو کا مفہوم بالکل الگ الگ ہے۔ آریہ مذہب بتدریج ترقی کے قانون کے موافق عناصر پرستی سے ترقی کرتے کرتے آخر ایک خدا کی پرستش تک پہنچا لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ بودھ مذہب میں اِس ویدانتک برمھ اُپاسنا (عبادت الٰہی) کے طریق کو اختیار کیا گیا ہو۔ برمھ بدیا (علم الٰہی) کی بات تو دُور رہی بودھ مذہب جسم میں روح کی الگ ہستی کو بھی قبول نہیں کرتا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ہندو مذہب کے دیوی دیوتاؤں کے نام اور اُن کے یقین نے کسی حد تک اِس مذہب میں جگہ حاصل کی ہے۔ اِن دو متضاد خیالات میں میل قائم کرنا ایک لاینحل معمہ ہے۔ ویدک دیوتا بودھ مذہب میں سادھو پُرش (نیک لوگ) سمجھے گئے ہیں اور اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ بودھ بھکشوؤں کی مانند خیال کئے جا سکتے ہیں۔ بودھ مذہب میں اِن تمام دیوتاؤں کی حمد اور پرستش کی تعلیم نہیں دی گئی۔ یہ دیوتا بھی غیر فانی نہیں۔ اِن کی بھی اور جانداروں

کی طرح موت ہوتی ہے۔ لیکن اِن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنے اپنے اعمال کی خوبی سے اعلےٰ سے اعلےٰ ہوتے ہوتے رفتہ رفتہ بزبان راج میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ بُودھ ارہت منڈلی میں جگہ حاصل کر سکتے ہیں۔ علےٰ ہذالقیاس برمھا بھی ایک فرضی دیوتا ہے اور دیگر جانداروں کی طرح وہ بھی موت کے مطیع ہے اور وہ بھی بُدھ کے بتلائے ہوئے اشٹانگ مارگ کی پیروی کر کے رفتہ رفتہ بزبان مُکتی کے حاصل کرنے کا مستحق ہے۔

خیر کچھ ہی ہو یہ بات ضرور تسلیم کرنی پڑیگی کہ بُودھ مذہب میں اور جانداروں کے مقابل میں برمھا ایک خاص اور قابل تعظیم مہاپُرش سمجھا گیا ہے۔ جس طرح دیوتاؤں کی جماعت میں اِندر۔ کہتے ہیں کہ اپنے پہلے جنم میں جب کاشیپ بُدھ اِس دُنیا میں نازل ہوا تھا۔ تب برمھا۔ ساہک نامی پرم بھگت بھکشو کے نام سے مشہور تھا۔ جاتک کا مفسر کہتا ہے کہ برمھا کی یہ بہت زبردست خواہش تھی کہ بُدھ دیوجی اِس دنیا میں پیدا ہوں اور اُس کے بعد بُودھی ستو کی زندگی میں بھی جب مار نے اُن کو طرح طرح کی ترغیبات اور خوف دلا کر سخت مصیبتوں اور تکلیفوں میں ڈالا تھا اُس وقت بھی مار کو شکست دینے کے لئے برمھا نے دو دفعہ اُن کی مدد کی تھی۔ مار پر فتح حاصل کرنے کے بعد بھی جب بُدھ دیوجی نے اپنے دھرم کو پرچار کرنے کا ارادہ کیا اور مار کی طرف سے اُن کے دل میں طرح طرح کے شک پیدا کئے گئے۔ تب برمھا نے ہی آ کر اُن تمام شکوک

کو رفع کرکے اُن کو دھرم پرچار کے لئے مستعد کیا تھا نیز یہ بھی بیان
کیا گیا ہے کہ جب بُدھ دیوجی کی موت کے وقت آسمان کے
ٹکڑے ٹکڑے کردینے والی آہ وزاری کی گونج اُٹھی تھی تو وہ برمھا
سہا مپتی کے دِل سے ہی نکلی تھی۔ بعدازاں جب ایک دفعہ بودھ
دھرم سماج میں بہت بڑا تہلکہ پیدا ہوا تھا۔ تو برمھانے ہی سورگ
سے نازل ہوکر بودھ سماج کے پیشواؤں میں صلح اور امن قائم کرکے
اُس تہلکہ کو دور کیا تھا +

اِن تمام مثالوں سے صاف ظاہر ہوتاہے کہ بودھ سماج کے
ساتھ برمھا کا کیسا گہرا اور قریبی رشتہ ہے۔ صرف اِس مادی دُنیا
میں ہی نہیں بلکہ لامحدود عرشِ بریں پر بھی جس قدر مقامات ہیں۔
اُن سب کا مالک ایک ایک برمھا فرض کیا گیا ہے۔ اِس برمھا
کے ساتھ میل ہونا اور ویدانت کے برمھ میں انسانی روح کا فنا
ہوجانا یہ دونو خیال ایک نہیں۔ بودھ عقیدے کے مطابق اِس
میل کے معنے برمھ لوک میں برمھا کے ساتھ ملکر رہنے کے علاوہ اور
کچھ خیال نہیں کئے جاسکتے۔ لیکن یہ میل حاصل کرنا بودھ مذہب
میں سب سے اعلےٰ معراج نہیں۔ بودھ مت میں انسانی زندگی کا
اعلےٰ معراج اور مقصد بالکل اَور ہے۔ بودھ مت کی تعلیم کا
لُب لباب یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنے اعمال۔ پاکیزگی۔
دِلی کوشش۔ ایثارِ نفس۔ بے غرضانہ محبت۔ سچائی۔ انصاف
رحم اور عفو کی خوبیوں کے ذریعہ سے اِس دُنیا یا عاقبت میں

زبان پد حاصل کر سکتا ہے[۱]۔

[۱] اِس تشریح میں برمھ اور برمھا کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ پالی زباں کے فاضل رِس ڈیوس (Rhys Davids) نے بھی تے بیجیہ سُت کی تشریح میں یہ ہی خیال ظاہر کیا ہے۔ ٹھیک طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اِس سُوتر میں جو بُدّھ دیوجی کا بیان ہے آیا اُس میں برمھ یا برمھا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ پالی زبان میں اصلی سُوتر کو دیکھے بغیر اِس کا حل نہیں ہو سکتا۔ تاہم اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ برمھ کا ہی لفظ استعمال ہوا ہے تو بھی اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بُدّھ دیوجی کا یہ عقیدہ تھا کہ جیوآتما برمھ میں فنا ہو جاتا ہے۔ اُنھوں نے دونو برہمنوں کے خیال کو مدنظر رکھکر اپنے عقیدے کے موافق اُن کو دھرم کا راستہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔

سوانح عمری مہاتما بُدھ دیوجی کے باقی تین حصے

جو صاحبان مہاتما بُدّھ دیوجی کی زندگی اور بودھ مذہب کے حالات سے پوری پوری واقفیت
حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ سوانح عمری بُدّھ دیوجی مؤلفہ شردھے
پرکاش دیوجی ضرور مطالعہ کریں + (ملنے کا پتہ:- مینیجر براھمو دھرم پرچار آفس لاہور)

ایک مستند اُردو دان فاضل کی رائے

جب میں نے اول بار ڈاکٹر پال کیرس
کی انگریزی زبان میں تصنیف کی ہوئی "دی گوسپل آف بُدھ" یعنی بُدھ کی مقدس
کتاب کو پڑھا تو مجھے ازحد شوق ہوا کہ اِس کا ترجمہ اُردو زبان میں کرکے شائع کیا
جائے تاکہ صرف اُردو جاننے والے لوگ بُدھ جیسے مہاتما کی پوِتر زندگی کے حالات
اور اُن کے اُپدیش پڑھکر فیضیاب ہوں۔ لیکن بڑی خوشی کی بات ہے کہ پرم پُوجنے
شردھے پرکاش دیوجی مہاراج پرچارک براھمو دھرم نے رفاہ عام کیلئے اور عام لوگوں
کے دلوں میں دھارمک اور پوتر جیون کے خیالات پیدا کرنے کی غرض سے ایک کتاب
موسومہ "بُدھ دیو کی سوانح عمری اور بُدھ دھرم کا بیان" بنگالی اور انگریزی کتابوں
سے انتخاب کرکے تصنیف کی ہے اِسکے چار حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں پیدائش سے سادھنا
اور سِدّھی تک کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں دھرم پرچار۔ آخری وقت اور
بُدھ دھرم کے حالات درج ہیں۔ تیسرے حصہ میں بُدّھ کی اخلاقی تعلیم اور بودھ
تمثیلیں اور کہانیاں درج ہیں۔ یہ تین حصے چھپکر تیار ہیں اور انکی قیمتیں سہ ۸ر ۸ر روسہ
ان حصوں کی خوبی پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ بُدھ دیوجی مہاراج کی سوانح عمری
نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کیگئی ہے۔ اردو عبارت شستہ سلیس اور بامحاورہ ہے
ہر ایک حصے میں اخلاقی تعلیم کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور ہر ایک حصہ کے شروع میں جو
دیباچہ مصنف نے لکھا ہے وہ اُس حصہ کا لُب لباب ہے اور پڑھنے کے لائق ہے جو شخص
صدقدل سے اِن حصوں کا مطالعہ کریگا یقین ہے کہ اُسکی زندگی سدھر جائیگی اور گمراہی سے
راستی اور نیکی کی طرف مائل ہوگی + میری رائے میں ایسی عمدہ عمدہ کتابوں کا ذخیرہ ہر ایک
شخص کے پاس ہونا چاہئے + ۸- اگست سنہ ۱۹۰۴ع رو منشی لعل ایم اے گورنمنٹ پنشنر لاہور

مہاتما بُدھ دیوجی کی سوانح عمری

حصہ اول۔ دوم اور سوم پر

اخباروں کی رائے

پیسہ اخبار لاہور ۔ بدھ دیوجی کی سوانح عمری شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمہ دھرم کی تصنیف ہے جسمیں مہاتما بُدھ کے حالاتِ زندگی کے علاوہ اصول بُدھ دھرم پر بھی وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ شاید اردو زبان میں اس سے زیادہ جامع اور عمدہ سوانح عمری مہاتما بدھ کی نہ مل سکیگی +

آریہ گزٹ لاہور ۔ بُدھ دیوجی کی زندگی کے حالات ہمارے دیش کے نوجوانوں کیلئے اسوقت خاص سبق رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کے چاروں طرف پولٹیکل جد وجہد کا شور سنائی دیتا ہے۔ میری رائے میں مہاشے پرکاش دیوجی نے اُردو دان پبلک پر ان نسخوں کے طبع کرانے سے بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ جس طرز پر انھوں نے بُدھ دیو اور بُدھ دھرم کے واقعات پیش کئے ہیں۔ اُن سے ہمارے دیش کے تعلیمیافتہ اصحاب کو بہت کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے +

مسٹر بیل ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن نے ہر سہ حصہ کی بہت قدر کی۔ اور مصنف کی حوصلا فزائی کے لئے ہر سہ حصہ کی جلدیں خرید فرمائیں +

قدردانی ۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ۔ پٹیالہ اور ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب نے اس سوانح عمری کی جلدیں خرید فرما کر قدرافزائی کی ہے +